وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

(پارہ: ۵ سورۃ نساء آیت: ۱۱۳)

التحقیق الحسین فی علم النبی الامین ﷺ

از قلم

صاحبزادہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب چوڑہ شریف

ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات۔ فاضل علوم اسلامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا

(پارہ: ۵ سورۃ نساء آیت: ۱۱۳)

التحقیق الحسین فی علم النبی الامین ﷺ

از قلم

صاحبزادہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب چورہ شریف

ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات۔ فاضل علوم اسلامیہ

معاونِ خاص

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

فیصل آباد

نام کتاب : اَلتَّحقِیقُ الحَسِین فِی عِلمِ النَّبِیِّ الاَمِین

از قلم : صاحبزادہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب چورہ شریف
ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات۔ فاضل علوم اسلامیہ

پروف ریڈنگ : مولانا محمد افضال حسین نقشبندی فیصل آباد

کمپوزنگ : محمد طیب، علی رضا (طیب گرافکس)

صفحات : ۴۰۰

قیمت : ۳۵۰ روپے

سن اشاعت : ستمبر ۲۰۱۵ء

فون نمبر : 0321-4761150

قصر عارفاں پیر چورہ شریف سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ

النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور پاکستان

مکتبہ القمر، گنج بخش روڈ لاہور

نذرانۂ عقیدت

بارگاہ سلطان الانبیاء زیب مقام دنیٰ فتدلّٰی

حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثّناء

والصلوٰۃ والسلام

باُمید شفاعت روز جزا

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

بفیضان نظر

خواجۂ خواجگان بانئ چورہ شریف حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

قبلہ عاشقاں حضرت خواجہ پیر سیّد پھل حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قبلہ عالم حضرت پیر سیّد عابد حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی

قبلہ عالم حضرت پیر سیّد اعجاز حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و الصّلوٰۃ و السلام علی سید الانبیاء والمرسلین و علیٰ آلہ و اصحابہٖ اجمعین

اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام کے بعد قارئین کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ کتاب حضور نبی پاک ﷺ کے علم مبارک کی عظمت و وسعت بتانے کیلئے لکھی گئی ہے۔ تاکہ بے خبر لوگوں کو پتہ چلے کہ علم مصطفےٰ کی وسعت کیا ہے؟ اور یہ کہ اللہ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو ما کان و مایکون کا علم عطاء فرمایا ہے۔ اور حضور بعطائے الٰہی علم غیب کلی رکھتے ہیں۔

مومن اپنے نبی کی جتنی تعریف کرے تھوڑی ہے کیونکہ سرکار دو عالم کے فضائل و کمالات کی کوئی حد نہیں۔ اس کتاب میں قرآن پاک کی آیات اور سرکار دو عالم ﷺ کی احادیث مبارکہ جو وسعتِ علم سید عالم ﷺ کے متعلق ہیں اُنکے ترجمہ سے ہی یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ ہر شئے جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص علم غیب پر مطلع ہیں۔ قرآن پاک کے مکمل عالم ہیں جس میں لوح محفوظ اور ہر چیز کی تفصیل ہے۔ سب کچھ جانتے ہیں۔ ابتداء سے لے کر انتہاء تک جمیع احوال مخلوقات سے باخبر ہیں قیامت تک کے تمام ہونے والے واقعات و حالات کے عالم اور مخبر ہیں۔ ساری زمین کو دیکھنے والے ہیں۔ سب کچھ جان کر سب کچھ بتانے والے ہیں۔ ہر چیز کو دیکھنے والے ہیں۔ زمین و آسمان کی ہر چیز کو جاننے والے ہیں۔ ہر چیز آپ پر روشن ہے اور ہر چیز کے پہچاننے والے ہیں۔ کل شئے کے عالم ہیں۔ ما کان و مایکون کے جاننے والے ہیں۔ علم اولین وآخرین کے جامع ہیں۔ ہر غیب پر مامون ہیں۔ یہ سب کچھ جو جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے عطاء کرنے سے ہی جانتے ہیں۔

مسلمانو یہ ہے علم سید عالم ﷺ کے متعلق ہمارا اسلامی عقیدہ۔

یہ کتاب آیات قرآنی اور احادیث و آثار و اقوال ائمہ و علماء سے مزّین ہے مولیٰ کریم اس کتاب کو غافلوں کے لیے سبب تذکیر و عاشقان رسول ﷺ کے لیے سبب تسکین قلوب کرے اور اسی کے سبب مولیٰ کریم ہمیں ہمیشہ حضور کی حاضری میں رکھے اور خاتمہ ایمان پر ہو۔

رَبَّنَاتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم ○ (آمین)

از قلم

سید احمد محمد چورہ شریف

﴾فہارس﴿

صفحہ نمبر

فہارس

باب ششم: احادیثِ مبارکہ سے علمِ غیبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت 162

بابِ اوّل:

غیب سے کیا مراد ہے؟

لغوی طور پر تو ہر وہ شے جو ہماری نظروں سے غائب (پوشیدہ) ہو غیب کے زمرے میں آتی ہے۔ مگر اصطلاحی طور پر غیب وہ چھپی ہوئی چیز ہے جس کا علم نہ تو حواس خمسہ (ا۔حسِ لامسہ،۲۔حسِ باصرہ،۳۔حسِ سامعہ،۴۔حسِ ذائقہ،۵۔حسِ شامہ) سے حاصل ہو سکے اور نہ ہی بداہتِ عقل سے معلوم ہو بلکہ اس کی خبر انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعہ سے حاصل ہو۔ پاکستان والوں کیلئے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ غیب نہیں۔ کیونکہ یا تو انہوں نے خود اپنی آنکھوں سے اس کی زیارت کی ہوگی یا پھر کسی کی زبانی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا تذکرہ سنا ہوگا۔ یہ حواس سے علم ہوا اسی طرح کھانوں کی لذتیں اور ان کی خوشبو وغیرہما غیب نہیں کیونکہ اگرچہ یہ چیزیں آنکھ سے چھپی ہیں مگر دوسرے حواس سے معلوم ہیں۔ جن، ملائکہ، جنت، دوزخ، عذاب قبر، قیامت، پل صراط، حشر ونشر، میزان اور ذات خداوندی ہمارے لئے اس وقت غیب ہیں۔ کیونکہ نہ ان کو حواس سے معلوم کر سکتے ہیں اور نہ بلا دلیل عقل سے۔ غیب کی یہ تعریف، جمہور مفسرین کی متفق علیہ ہے۔

☆ آئمہ تفسیر کے اقوال

ا۔امام ابن جریر طبری (المتوفی ۳۱۰ھ)

عَنِ ابن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی ﷺ اماا لغیب فماغاب عن العباد من امر الجنة و النار (ا)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ غیب سے مراد وہ پوشیدہ ہے جو بندوں سے غائب ہو۔ جیسے جنت اور دوزخ۔

(ا) جامع البیان فی تفسیر القرآن المعروف به تفسیر طبری جلدا،ص ۱۳۹ مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان

۲۔امام فخر الدین رازی (المتوفی ۶۰۶ھ)

قول جمهور المفسرين أن الغيب هوالذی يكون غائباً عن الحاسة ثم هذا ينقسم اِلی ماعليه دليل و الی ماليس عليه دليل (۱)

ترجمہ: جمہور مفسرین کا یہ قول ہے کہ غیب وہ ہے جو حواس سے چھپا ہوا ہو۔ پھر غیب کی دو اقسام ہیں ایک تو وہ جس پر دلیل ہے دوسری وہ جس پر کوئی دلیل نہیں۔

۳۔محمد بن یعقوب فیروز آبادی (المتوفی ۸۱۷ھ)

﴿اَلَّذِينَ يُؤمِنُونَ بِالغَيْبِ﴾ بما غاب عنهم من الجنة والنار و الصراط والميزان والبعث والحساب وغير ذلك (۲)

ترجمہ: (جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں) غیب سے مراد وہ چیزیں ہیں جو لوگوں سے غائب ہیں یعنی جنت اور دوزخ اور پل صراط اور میزان اور بعث اور حساب کتاب وغیرہ۔

۴۔امام نسفی (المتوفی ۷۱۰ھ)

﴿بالغَيْبِ﴾ بماغاب عنهم مما أنباهم به النبی عليه السلام من أمر البعث والنشور والحساب وغير ذلك (۳)

ترجمہ: غیب سے مراد وہ امور ہیں جو متقین کی نظروں سے پوشیدہ تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان امور کی خبر دی جیسے مرنے کے بعد اُٹھایا جانا حشر ونشر، حساب اور دیگر امور غیبیہ۔

---

(۱) التفسير الكبير جلد:۱، ص:۲۷۳ زیر آیت اَلَّذِينَ يُؤمِنُونَ بِالغَيب مطبوعه عُلوم اسلامیه اقراء سنٹر سڑیٹ اردو بازار لاہور

(۲) تنوير المقباس من تفسير ابن عباس ص:۴ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان

(۳)مدارك التنزيل و حقائق التأويل علیٰ ہامش لباب التاويل فی معانی التنزيل المعروف تفسير خازن جلد: ۱،ص: ۲۳ مطبوعه مكتبه رشيديه سر کی روڈ کوئٹه

۵۔امام بیضاوی (المتوفی ۶۸۵ھ)

والمراد به (ای بالغیب) الخفی الذی لا یدر که الحس ولا یقتضیه بدیهة العقل (۱)

ترجمہ: غیب سے مراد ہر وہ مخفی شئے ہے جس کا ادراک نہ تو حواس کر سکیں اور نہ ہی وہ عقل کی سریع الفہمی کے دائرے میں آسکے۔

۶۔امام قرطبی (المتوفی ۶۶۸ھ)

الغیب کل ما اخبر به الرسول علیه السلام مما لا تهتدی الیه العقول من اشراط الساعة وعذاب القبر و الحشر و النشر والصراط والمیزان والجنة والنار (۲)

ترجمہ: غیب وہ سب کچھ ہے جس کی خبر رسول ﷺ نے دی ان امور میں سے جن تک عقل راہ یاب نہیں ہو سکتی یعنی علاماتِ قیامت، عذابِ قبر، حشر و نشر، پل صراط، میزان جنت اور دوزخ۔

۷۔امام اسماعیل حقی (المتوفی ۱۱۳۷ھ)

وهو ماغاب عن الحس والعقل غیبة کاملة بحیث لا یدرك بواحد منها ابتداء بطریق البداهة (۳)

ترجمہ: اور غیب وہ شے ہے جو حس اور عقل سے پوشیدہ ہو ایسی کامل پوشیدگی کے ساتھ کہ بدیہی طور پر ان دونوں (عقل اور حس) میں سے کسی کے ساتھ اس کا ادراک نہ کیا جا سکے۔

---

(۱) انوار التنزیل واسرار التاویل جلد:۱، ص:۲۸ مطبوعه مصطفی البابی مصر

(۲) الجامع لاحکام القرآن جلد:۱، ص:۱۶۳ مطبوعه دار الاحیاء التراث العربی بیروت

(۳) تفسیر روح البیان جلد:۱، ص:۵۸ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

۸۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۲۲۵ھ)

والمراد به ما غاب عن أبصارهم من ذات اللّٰه وصفاته والملائكة والبعث والجنة والنار والصراط، والميزان وعذاب القبر وغير ذلك (۱)

ترجمہ: غیب سے مراد وہ ہے جو لوگوں کی نظروں سے غائب ہے جیسے ذات وصفات باری تعالیٰ، ملائکہ، بعث، جنت، دوزخ، پل صراط، میزان، عذابِ قبر اور اسی طرح کے دیگر امور۔

☆ آئمہ لغت کے اقوال

۱۔ جمال الدین محمد مکرم بن منظور افریقی (المتوفی ۷۱۱ھ) لکھتے ہیں:

والغيب كل ما غاب عنك۔ ابو اسحٰق فی قوله تعالٰی یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ای یومنون بما غاب عنهم مما اخبرهم به النبی امن امر البعث و الجنة والنار و کل ماغاب عنهم مما أنباهم به فهو غيب (۲)

ترجمہ: جو چیز تم سے غائب ہو وہ غیب ہے۔ امام ابواسحاق نے یُؤْمِنُونَ بِالْغَیْبِ کی تفسیر میں کہا ہے جو چیز متقین سے غائب تھی اور نبی کریم ﷺ نے ان کو اس کی خبر دی وہ غیب ہے جیسے مرنے کے بعد اُٹھنا، جنت، دوزخ اور وہ چیز جو ان سے غائب تھی اور نبی ﷺ نے ان کو اس کی خبر دی وہ غیب ہے۔

۲۔ امام راغب اصفہانی (المتوفی ۵۰۲ھ) نے لکھا ہے:

مالا يقع تحت الحواس ولا تقتضيه بداهة العقول وانما يعلم بخبر الانبياء عليهم السلام (۳)

---

(۱) تفسیر مظہری جلد:۱، ص:۲۶ مطبوعه المکتبة الحقانیه محله جنگی پشاور
(۲) لسان العرب جلد: ۱، ص: ۲۵۴ مطبوعه دار الاحیاء التراث العربی بیروت
(۳) المفردات فی غرائب القرآن ص: ۳۶۷ مطبوعه المکتبة المرتضویه ایران

ترجمہ: غیب وہ ہوتا ہے جو حواس خمسہ میں نہ آسکے اور نہ ہی عقل کی تیزی اس کا ادراک کر سکے اور وہ صرف انبیاء کرام علیہم السلام کی خبر سے معلوم ہو۔

☆ مخالفین کی کتب تفسیر سے چند حوالے

مشہور و معروف دیوبندی عالم مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے:

''یعنی جو چیزیں حواس اور عقل سے پوشیدہ ہیں (ان کو غیب کہتے ہیں)'' (۱)

دیوبندی حضرات کے ''شیخ الاسلام'' مولوی شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے:

''یعنی جو چیزیں ان کے عقل و حواس سے مخفی ہیں (جیسے دوزخ، جنت، ملائکہ وغیرہ)''۔ (۲)

وہابیوں کے ''نواب اہلحدیث'' وحید الزمان حیدری آبادی نے لکھا:

'' الغیب '' سے وہ حقائق مراد ہیں جو عقل و حواس کی رسائی سے ماوراء ہیں۔ مثلاً ذات باری تعالیٰ، وحی الٰہی، عذابِ قبر اور جملہ امورِ آخرت۔'' (۳)

وہابیوں کے ''حافظ'' صلاح الدین یوسف نے لکھا ہے:

''امور غیبیہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کا ادراک عقل و حواس سے ممکن نہیں۔ جیسے وجود باری تعالیٰ، وحی الٰہی، جنت، دوزخ، ملائکہ، عذابِ قبر اور حشرِ اجساد وغیرہ'' (۴)

---

(۱) اختصار شدہ بیان القرآن ص ۴ مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ

(۲) تفسیر عثمانی ص ۳، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ

(۳) فوائد سلفیہ المسمیٰ بہ اشرف الحواشی ص:۳ مطبوعہ شیخ محمد اشرف ناشران قرآن مجید ۷ ایبک روڈ نیو انار کلی لاہور

(۴) تفسیر احسن البیان ص ۳ مطبوعہ دار السلام

علم غیب کسے کہتے ہیں؟

علم غیب ان حقائق کا علم ہے جو نہ تو بداہت عقل کے ذریعہ سے معلوم ہوسکیں اور نہ انسان کے حواس خمسہ کے ذریعے ان تک رسائی ہو سکے۔ دوسرے لفظوں میں وہ نہ تو آنکھ سے نظر آئیں اور نہ کان سے سنائی دیں اور نہ ہاتھ سے چھو کر ان کو محسوس کیا جا سکے نہ زبان سے چکھ کر ان کا علم ہو سکے اور نہ ناک سے سونگھ کر ان کا علم ہو سکے، اور نہ فطرت ووجدان ہی ان کی حقیقت و ماہیت کو جان سکیں اس پر دلائل پیش کئے جا چکے ہیں۔

علم غیب کی اقسام

علم غیب کی دو اقسام ہیں:

۱۔ علم غیب ذاتی

۲۔ علم غیب عطائی

علم غیب ذاتی:

علم غیب ذاتی، قدیم بالذات ازلی جو تمام کلیات و جزئیات ممکن الوجود اور غیر ممکن الوجود کو حاوی ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی کو غیر خدا کا علم حاوی نہیں ہوسکتا۔

تمام اولین و آخرین، انبیاء مرسلین اور ملائکہ کرام سب کے علوم مل کر بھی علومِ الٰہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑ ہا کروڑ سمندروں سے ایک ذرہ بلکہ بوند کے کروڑویں حصہ کو ہے کیونکہ وہ تمام سمندر اور اس بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں۔ علوم الٰہیہ غیر متناہی ہیں (یعنی خدا کے علم کی کوئی انتہا نہیں ہے) مخلوق کے علم اگر چہ عرش و فرش، جملہ کائنات از روز اول تا روز آخر اور شرق و غرب کو محیط ہو جائیں آخر متناہی ہیں۔ جملہ علوم خلق کو علوم الٰہی سے کوئی نسبت نہیں۔

علم غیب عطائی:

علم غیب عطائی، جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اس کے اعلام اور سکھانے سے حاصل ہو اور یہ علم غیب صرف بندوں سے ہی مخصوص ہے اس علم غیب کی نسبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہیں کی جاسکتی ہے۔

ضروری وضاحت:

جس طرح علم غیب ذاتی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اسی طرح علم غیب عطائی مخلوق کے لئے خاص ہے علم غیب ذاتی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے ثابت کرنا کفر ہے خواہ وہ ذرہ برابر علم ہی کیوں نہ ہو اسی طرح علم غیب عطائی کو مخلوقات کے بجائے اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا کفر ہے خواہ وہ رائی کے دانے کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

اسی حوالے سے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت شیخ المسلمین الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل ومحدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ علم غیب ذاتی اور علم غیب عطائی دونوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فالاول مختص بالمولی سبحنه وتعالیٰ لایمکن لغیره ومن اثبت شیئا منه ولوانی من ادنی من ذرة الاحد من العلمین فقد کفر واشرك وبار وهلك و الثانی مختص بعباده عز جلاله لا امکان له ومن اثبت شیئا منه للّٰه تعالیٰ فقد کفر واتی بما هوا خنع واشنع من الشرك الاکبر - لان المشرك من یسوی باللّٰه غیره وهذا جعل غیره اعلیٰ منه حیث افاض علیه علمه وخیره (ا)

(ا) الدَّوْلَةُ المَکِیَّةَ بِالْمادَّةِ الغَیبِیَّةَ ص ۱۳ مطبوعه استنبول ترکی

اس عبارت کا اردو ترجمہ شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے پیش خدمت ہے:

"پہلی قسم مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص اس کے غیر کے لئے محال ہے اور جو اس میں سے کوئی حصہ جہاں بھر میں کسی کے لئے ثابت کرے اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر سے کمتر وہ یقیناً مشرک ہے اور تباہ و برباد ہوا اور دوسری قسم مولیٰ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ کے لئے ممکن نہیں اور جو اس طرح کا کوئی علم اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرے وہ کافر ہوا اور ایسی چیز لایا جو شرک اکبر سے بھی زیادہ خبیث و شنیع ہے اس لئے کہ مشرک تو وہ ہے جو اللہ کے برابر دوسرے کو جانے اور اس غیر خدا کو خدا سے برتر سمجھا، یا کہ اس نے اپنے علم و خیر کا فیض خدا کو پہنچا دیا" (۱)

علم غیب کے متعلق عقیدۂ اہلسنت

ہم نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب عطائی کے قائل ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذاتی علم غیب ماننے والے کو مشرک کہتے ہیں اور عطائی علم غیب کے مطلقاً انکار کو کفر سمجھتے ہیں۔

عقیدہ کی توضیح:

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ کی عطا اور بخشش کے بغیر ایک ذرے کا بھی علم غیب تسلیم نہیں کرتے۔ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کے بغیر ایک ذرے کا بھی علم غیب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانے گا وہ مشرک قرار پائے گا۔ اس عقیدہ کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا

---

(۱) علوم مصطفی ﷺ ترجمہ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ ص:۵۵، ۵۶، مطبوعہ نذیر سنز پبلشرز ۴۰ اردو بازار لاہور

بھی لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت سا علم غیب ما کان وما یکون عطا فرمایا ہے، غیب پر مطلع کیا ہے'' اور جو شخص مطلقاً علم غیب کو تسلیم نہ کرے وہ کافر ہے۔''

رب تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو علم غیب عطا فرمایا پھر دعائے نبوی:

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (۱)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔ (کنز الایمان)

کے مطابق اس علم میں اضافہ ہوتا رہا۔ جب قرآن مجید کی آخری آیت کریمہ نازل ہو گئی تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے اللہ تعالیٰ نے ما کان و مایکون کا علم مکمل فرما دیا۔ ہم اہلسنت نزول قرآن کریم کی تکمیل سے پہلے نبی اکرم نور مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے ما کان و مایکون کے علم کا دعویٰ نہیں کرتے۔

تمام کائنات انبیاء مرسلین اور تمام ملائکہ مقربین کے علم کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم سے وہی نسبت ہے جو ایک قطرہ کے کروڑویں حصہ کو کروڑہا سمندروں سے ہے۔

اکابرِ اہلسنت کے حوالے

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت شیخ المسلمین امام احمد رضا خاں فاضل ومحدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اماتری العمیان ان علم اللّٰہ ذاتی و علم الخلق عطائی علم اللّٰہ واجب لذاته وعلم الخلق ممکن له علم اللّٰہ ازلی سرمدی قدیم حقیقی و علم الخلق حادث لان الخلق کله حادث والصفة لا تتقدم الموصوف علم

---

(۱) پارہ: ۱۶ سورۃ طٰهٰ آیت ۱۱۴

اللّٰہ غیر مخلوق و علم الخلق مخلوق علم اللّٰہ غیر مقدور وعلم الخلق مقدور ومقھور علم اللّٰہ واجب البقا وعلم الخلق جائز الفناء علم اللّٰہ ممتنع التغیر وعلم الخلق ممکن التبدیل و مع ھذہ التفرقات لایتوھم المساواۃ الا الذین لعنھم اللّٰہ واصمھم واعمی ابصارھم (۱)

شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

''کیا اندھوں کو یہ نہیں سوجھتا کہ اللہ کا علم ذاتی ہے اور خلق کا علم عطائی ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم اس کی ذات کے لئے واجب اور خلق کا علم اس کے لئے ممکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا علم ازلی، سرمدی، قدیم، حقیقی ہے اور مخلوق کا علم حادث، اس لئے کہ تمام مخلوق حادث ہے اور صفت موصوف سے پہلے نہیں ہوسکتی اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کا علم مخلوق نہیں اور خلق کا علم مخلوق ہے اللہ تعالیٰ کا علم کسی کے زیر قدرت نہیں اور خلق کا علم اللہ کی قدرت میں اور اس کے زیر دست ہے علم الٰہی کا ہمیشہ رہنا واجب اور علم مخلوق کی فنا ممکن علم الٰہی کسی طرح بدل نہیں سکتا اور علم خلق میں تغیر روا اور ان فرقوں کے ہوتے ہوئے برابری کا وہم نہ کرے گا مگر وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔'' (۲)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں فاضل ومحدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم کو اللہ عزوجل نے تمام موجودات جملہ مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃ جمیع

---

(۱) الدَّوْلَۃُ المکیّۃ بالمادَّۃ الغیبیۃ ص: ۳۰ مطبوعہ استنبول ترکی

(۲) علوم مصطفی ﷺ اردو ترجمہ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ ص۲۸،۲۹ مطبوعہ نذیر سنز پبلشرز، ۴۰ ۔ اے اردو بازار لاہور

مندرجات لوحِ محفوظ کا علم دیا اور شرق و غرب و سماء و ارض و عرش و فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وَلِلّٰهِ الحجَّةُ السَّاطِعَةُ اور جب کہ یہ علم قرآن عظیم کے تبیاناً لِکُلِ شَیٍٔ ہونے نے دیا اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے نہ ہر آیت سورۃ کا نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء علیھم الصلوٰۃ والتسلیم کی نسبت ارشاد ہو لَمْ نَقْصُصْ عَلَیْكَ یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے "لَا تَعْلَمُھُمْ" ہرگز ان آیات کے منافی اور علم مصطفوی کا نافی نہیں" (۱)

"مفتی اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کو لکھا ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"برابری تو درکنار میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الٰہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرے کے کروڑویں حصہ کو کروڑ سمندر سے ہے کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی کے ساتھ ہے اور وہ غیر متناہی کو متناہی سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔" (۲)

صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"واضح رہے کہ سرور عالم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے نہ ہم جمیع غیوب غیر متناہیہ کا علم ثابت کرتے ہیں نہ جملہ معلومات الٰہیہ کا۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو علم الٰہی سے کوئی نسبت نہیں ذرہ کو آفتاب سے اور قطرہ کو سمندر سے جو نسبت ہے

---

(۱) انباءُ المصطفیٰ بحال سرّہ اخفیٰ ص ۲۶، ۲۷ مطبوعہ پروگریسو بکس ۴۰۔بی اردو بازار لاہور

(۲) الملفوظ معروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول ص:۴۰، مطبوعہ یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ

وہ بھی یہاں متصور نہیں ۔ کہاں خالق اور کہاں مخلوق مماثلت و مساوات کا تو ذکر ہی کیا؟ علم الٰہی کے حضور تمام مخلوق کے علوم اقل قلیل ہیں کوئی ہستی نہیں رکھتے لیکن بایں ہمہ عطائے الٰہی سے حضور انور علیہ الصلوۃ والسلام کو جمیع کائنات، تمام ما کان و مایکون کے علوم حاصل ہیں ۔ الحمد لِلّٰہ! ہم نہ مماثلت و مساوات کے قائل نہ عطائے الٰہی اور فضائل احمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے منکر، مخالفین کا الزام مماثلت و مساوات ہم پر افتراء ہے۔"(۱)

۳۔ صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی۔ زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ علم نہیں کہ ان کو ہے اللہ کے دیئے سے ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عزوجل کے لئے محال ہے کہ اس کی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے ۔ جو لوگ انبیاء بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں (اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ) (۸۵،۲) یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی و اثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصۂ الوہیت ہے اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء ہی کی شایان شان ہے اور منافیِ الوہیت ہے"۔(۲)

---

(۱) الکلمۃ العلیا للاعلاء، علم المصطفی ص ۴۳، مطبوعہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ

(۲) بہار شریعت جلد اول حصہ اول عقائد متعلقہ نبوت ص ۳۰ مطبوعہ شمع بک ایجنسی یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

علمِ الٰہی اور علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں آٹھ فرق

اہلسنت کو عقیدہ علم غیب کی وجہ سے مشرک قرار دینا مخالفین کی بہت بڑی جسارت ہے۔ قارئین! علم الٰہی اور علم مصطفوی میں تمیز اور فرق کرتے ہوئے یہ امر ملحوظ خاطر رکھا جائے گا کہ اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ جس طرح اس کی ذات کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے مشابہ ہوسکتی ہے۔ اسی طرح اس کی صفات کو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے مشابہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس بنا پر علم الٰہی اور علم مصطفیٰ میں اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ خالق اور مخلوق میں فرق ہے۔ یہ تسلیم کرنے کے بعد علم الٰہی اور علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مساوی اور مماثل قرار دینا تو در کنار اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اہلسنت اللہ تعالیٰ اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب میں مندرجہ ذیل فرق ضرور کرتے ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا علم قدیم، ازلی، سرمدی اور حقیقی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم حادث ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا سارا علم غیب ذاتی ہے جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا علم غیب عطائی ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں اضافہ نہیں ہوتا جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کا علم غیر محدود اور غیر متناہی ہے جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی نسبت نہیں بس یوں سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ ہی نہیں اس کے مقابلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محدود و متناہی ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کا علم کسی کے زیر قدرت نہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ کے زیر قدرت ہے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق نہیں جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بھی

مخلوق ہے۔
۷۔ ہمیں متعدد چیزوں کا علم ہوتا ہے لیکن ہر وقت ہر چیز کی طرف ہماری توجہ نہیں ہوتی۔ لیکن اس پوری کائنات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ایک ذات ایسی ہے جس کا علم ہر وقت ہر گھڑی ہر ہر چیز کے ہر ہر پہلو کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ کوئی لمحہ ایسا نہیں آیا اور نہ آئے گا جب اللہ تعالیٰ کا علم کسی چیز کے کسی پہلو کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اس کے برعکس یہ عین ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چیز کا علم تو ہو لیکن اس چیز کی طرف توجہ نہ ہو۔
۸۔ اللہ تعالیٰ کا علم کسی طرح بدل نہیں سکتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ مخلوق ہیں اس لئے ان کے علم میں تغیر روا ہے۔

علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کلی یا جزئی!

آج کل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق بڑا اختلاف ہے کوئی علم غیب کلی کا قائل ہے اور کوئی علم غیب جزئی کہتا ہے۔ اس اختلاف کو بڑی آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس اختلاف کو حل کرنے کے لئے یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ ہر کل ایک نسبت سے کل اور دوسری نسبت سے جز ہے۔ یعنی کسی شے کو کل یا جز قرار دینا تقابل اور موازنہ کے بغیر ممکن نہیں۔ لہذا ہمیں سب سے پہلے اس امر کا تعین کرنا ہو گا کہ جز اور کل ہونے کا ہم نے جو معیار قائم کر رکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی کوئی شئے اپنے مقابل کے حوالے سے کلی حیثیت رکھتی ہے اور جب مقابل بدل جائے تو کسی دوسرے مقابل کے حوالے سے اسی شئے کی حیثیت جزئی ہو جاتی ہے۔

مثال:

اس بات کو اس مثال سے سمجھا جا سکتا ہے کہ آپ کے محلے کی مسجد کے محراب کا مسجد کے کل سے تقابل کیا جائے تو مسجد کل ہے اور محراب مسجد کا جز اسی طرح اگر مسجد کا پورے

محلے سے تقابل کیا جائے تو مسجد جو محراب کے مقابلہ میں کل تھی محلے کے موازنہ میں جز قرار پائے گی۔ جب کہ محلّہ اس کے مقابلے میں کل کی حیثیت کا حامل ہو گا۔ اگر محلے کا پورے شہر سے تقابل کیا جائے تو محلّہ جو مسجد کے مقابلے میں کل تھا اب جز قرار پائے گا۔ اسی طرح شہر جو محلّہ کے موازنہ میں کل قرار پایا وہ ضلع کے مقابلے میں جز ہو جائے گا۔ اسی طرح آگے چلیں جو ضلع شہر کے تقابل میں کل قرار پایا تھا اب اس کا موازنہ پورے صوبہ سے کریں تو ضلع صوبے کے مقابلے میں جز رہ جائے گا۔ اب صوبہ کل ہو جائے گا اسی طرح جو صوبہ ضلع کے تقابل میں کل قرار پایا تھا وہ پورے ملک کے مقابلہ میں جز رہ جائے گا۔ یوں ہی اگر ملک کو پوری دنیا سے تقابل کیا جائے تو ملک جو صوبہ کے مقابلے میں کل تھا وہی ملک پوری دنیا کے مقابلے میں جز رہ جائے گا۔

پس معلوم ہوا کہ ہر کل دوسرے اعتبار سے جز ہوتا ہے۔

بلاتشبیہ و بلاتمثیل! اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم جز قرار پائے گا۔ لیکن اگر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا تقابل ہم تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے اور جملہ بنی نوعِ انسان سے کریں تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور تمام مخلوق کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کل ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں علم جز ہے۔

پس جب اہلسنت حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کلی کا اثبات کرتے ہیں تو اس سے مراد تمام انبیاء کرام علیھم السلام اور جملہ بنی نوع انسان کے حوالے سے علم غیب کلی کہتے ہیں اور جب مفسرین کرام اور آئمہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب بعض کا قول نقل کرتے ہیں تو اس سے مراد مخلوق کا علم غیب نہیں بعض خالق کائنات کا علم مبارک مراد ہوتا ہے۔(۱)

---

(۱)ماخوذ ملفوظات شیر اہلسنت فاتح دیوبندیت مفتی محمد عنایت اللہ قادری حامدی رحمۃ اللہ علیہ مرتب: محمد افضال حسین نقشبندی

منکرین علم غیب کو جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے

جب علم غیب کا منکر اپنے دعویٰ پر دلائل قائم کرے تو ان چار باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

اول: وہ آیت قطعی الدلالۃ یا ایسی ہی حدیث متواتر ہو۔

دوم: واقعہ تمامی نزول قرآن کے بعد کا ہو۔

سوم: اس دلیل سے رأساً عدم حصول علم ثابت ہو کہ مخالف مستدل ہے اور محل ذہول میں اس پر جزم محال اور منافی حصول علم نہیں بلکہ اس کا مثبت و مقتضیٰ ہے۔

چہارم: صراحۃً نفی علم کرے ورنہ بہت علوم کا اظہار مصلحت سے نہیں ہوتا اور اللہ اعلم یا خدا ہی جانے یا اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایسی جگہ قطع طمع جواب کے لئے بھی ہوتا ہے اور نفی حقیقت ذاتیہ، نفی حقیقت عطائیہ کو مستلزم نہیں، اللہ عزوجل روزِ قیامت رسولوں کو جمع کر کے فرمائے گا۔ ''مَاذَا اُجِبْتُمْ'' تم جو کفار کے پاس ہدایت لے کر گئے انہوں نے تم کو کیا جواب دیا؟ سب عرض کریں گے ''لَا عِلْمَ لَنَا'' ہمیں کچھ علم نہیں۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''علم غیب'' کی اصطلاح

منکرین علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''خبر غیب''''انباء الغیب''''اطلاع علی الغیب'' اور ''اظہار الغیب'' کی اصطلاحات تو درست ہیں۔ لیکن آج تک کسی عالم یا مفسر نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''علم غیب'' کی اصطلاح کا

---

(۱) ازاحۃ الغیب لسیف الغیب از سیدی اعلحضرت امام احمد رضاخان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ص۵، مطبوعہ مکتبہ غوثیہ مرید کے

استعمال نہیں کیا، اس لئے کہ ''عالم الغیب'' اللہ کے اسماء میں سے ایک ہے لہٰذا یہ صفت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کرنے سے شرک فی الاسماء ہوگا۔ اس واسطے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''خبر غیب''، ''انباء الغیب''، ''اطلاع علی الغیب'' اور ''اظہار الغیب'' کی اصطلاحات تو استعمال کر سکتے ہیں لیکن ''علمِ غیب'' کی اصطلاح کا استعمال نہیں کر سکتے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''علم غیب'' کی اصطلاح کن کن بزرگوں نے استعمال کی ہے۔

۱۔ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ)

امام حسین بن مسعود بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ من الاحكام وقيل من علم الغيب (۱)

ترجمہ: (اور تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے) یعنی احکام میں سے اور کہا گیا ہے کہ علم غیب میں سے۔

۲۔ امام علی بن محمد الخازن (المتوفی ۷۶۵ھ)

امام علی بن محمد الخازن (المتوفی ۷۶۵ھ) وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (پارہ:۵ سورۃ النساء آیت:۱۱۳) کے تحت لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ يعنى من احكام الشرع و أمور الدين وقيل علمك من علم الغيب مالم تكن تعلم و قيل معناه وعلمك من خفيات الامور و أطلعك على ضمائر القلوب (۲)

---

(۱) تفسیر معالم التنزیل المعروف به تفسیر بغوی جلد ۱، ص ۴۷۹، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان

(۲) لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن جلد ۱، ص ۴۲۹، مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

ترجمہ: (اور تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے) یعنی احکام شرعیہ اور امور دینیہ کا علم اور کہا گیا ہے کہ علم غیب میں سے جو آپ نہیں جانتے تھے وہ آپ کو سکھا دیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پوشیدہ امور کا علم عطا فرمایا اور دلوں کے راز بتا دیئے۔

نیز وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (پارہ ۳۰، سورۃ التکویر آیت ۲۴)

کے تحت لکھتے ہیں:

يقول انه (ﷺ) ياتيه علم الغيب ولا يبخل به عليكم ويخبر كم به (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ میرے محبوب ﷺ کے پاس علم غیب آتا ہے اور وہ تمہیں بیان فرماتے ہیں بخل نہیں فرماتے اور تمہیں اس کی خبر دے دیتے ہیں۔

۳۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ۔ (۲) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

حتى تعرفو المنافقين من المؤمنين قبل التميز من اللّٰه تعالىٰ ﴿ ولٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَنْ يَشَآءَ ﴾ فيطلعه على البعض من علوم الغيب أحياناً كما أطلع نبيه ﷺ على أحوال المنافقين بنور الفراسته، نظير هذه الآية قوله تعالىٰ فى سورة الجن ﴿ عٰلِمُ الغيبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلىٰ غَيْبِهٖ

---

(۱) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن جلد ۴، ص ۳۸۳، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۲) پارہ: ۴، سورۃ آل عمران آیت: ۱۷۹

اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضیٰ مِن رَّسُولٍ﴾ وقد ذکرنا بحث الاطلاع علیٰ علم الغیب فی تفسیر تلک الآیۃ۔(۱)

ترجمہ: یہاں تک کہ تم منافقوں کو پہچان لو مومنوں کے درمیان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ممیّز کئے جانے سے پہلے اور لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے پس اسے (اپنے رسول کو) علوم غیبیہ سے بعض پر اطلاع دیتا ہے جیسے اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فراست کے ساتھ منافقوں کے احوال کی خبر دی۔ اس آیت کی نظیر سورۃ جن میں رب تعالیٰ کا فرمان عٰلِمُ الْغَیْبِ...... الخ اور تحقیق علم غیب پر اطلاع کی بحث کو ہم نے اس آیت کی تفسیر کے تحت ذکر کیا ہے۔

۴۔ امام احمد بن محمد الصاوی (المتوفی ۱۲۴۱ھ)

امام جلال الدین سیوطی (المتوفی ۹۱۱ء) نے:

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۱۳) کی تفسیر میں لکھا (من الاحکام و الغیب) اس تفسیر کے حاشیہ میں الشیخ احمد بن محمد الصاوی (المتوفی ۱۲۴۱ھ) میں لکھتے ہیں (والغیب) ای علم الغیب وھو ماغاب عنا (۲)

ترجمہ: اور غیب یعنی علم غیب اور غیب وہ ہے جو ہم سے پوشیدہ ہو۔

۵۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ)

عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۳۹ھ) فلا

---

(۱) تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۱۸۴۔۱۸۵، مطبوعہ المکتبہ الحقانیہ محلہ جنگی پشاور

(۲) تفسیر الصاوی علی الجلالین جلد ۲، ص ۲۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِن رَّسُوْلٍ (پارہ:۲۹،سورۃ الجن آیت:۲۶) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

درآیت حصر علم غیب بر لفظ رسول فرموده اند(۱)

دیو بندیوں نے تفسیر عزیزی کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے اس میں سے اس مذکورہ بالا عبارت کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے:

''اس آیت میں علم غیب کا حصر فقط رسول کے لفظ پر ہے۔'' (۲)

جواب دوم:

منکرین علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انباء الغیب، اخبار الغیب، اطلاع علی الغیب اور اظہار الغیب جیسے الفاظ تو تفاسیر میں ملتے ہیں مگر لفظ ''علم غیب'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آج تک کسی مفسر نے استعمال نہیں کیا مخالفین کا یہ قول سیاہ جھوٹ ہے ہم پانچ مفسرین کرام کے حوالہ جات نقل کر چکے ہیں۔ جن میں مفسرین کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''علم غیب'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔

آیئے! اب چند حوالے اس پر بھی ملاحظہ کر لیں کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو شان ہی وراء الوراء ہے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کے لئے بھی مفسرین کرام نے لفظ ''علم غیب'' استعمال کیا ہوا ہے۔

---

(۱) فتح العزیز المعروف به تفسیر عزیزی جلد ۲، پاره تبارك الذی:۲۹، ص:۲۱۷ مطبوعه المکتبه الحقانیه کانسی روڈ کوئٹه

(۲) تفسیر عزیزی جلد ۳، ص ۳۰۴، مطبوعه ایچ ، ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوك کراچی

ا۔امام ابن جریر طبری (المتوفی ۳۱۰ھ)

سید المفسرین امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری (المتوفی ۳۱۰ھ) اس آیت:

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا (پارہ:۱۵،سورۃ الکھف آیت:۶۷) کے تحت لکھتے ہیں:

﴿قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ وكان رجل يعلم علم الغيب قد علم ذٰلك (۱)

ترجمہ: (حضرت خضر علیہ السلام نے) کہا آپ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے اور حضرت خضر علیہ السلام علم غیب جانتے تھے انہیں علم غیب دیا گیا تھا۔

یہ امام ابن جریر طبری (المتوفی ۳۱۰ھ) مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا کے تحت لکھتے ہیں:

"لم تحط من علم الغيب بما اعلم" (۲)

ترجمہ: (حضرت خضر علیہ السلام) نے فرمایا جو علم غیب میں جانتا ہوں آپ کا علم اسے محیط نہیں۔

۲۔امام قرطبی (المتوفی ۶۶۸ھ)

علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (المتوفی ۶۶۸ھ) "وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا" (پارہ :۱۵سورۃ الکھف آیت:۶۵) کے تحت لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا﴾ اى علم الغيب (۳)

ترجمہ: اور اُسے ہم نے اپنے پاس سے علم سکھایا یعنی علم غیب۔

---

(۱) جامع البيان فى تفسير القرآن المعروف تفسير طبرى جلد ۹، ص ۳۰۹، مطبوعه دارالفكر بيروت (۲) جامع البيان فى تفسير القرآن المعروف به تفسير طبرى جلد ، ص، مطبوعه دارالفكر بيروت

(۳) جامع لاحكام القرآن المعروف تفسير قرطبى جز۱۱، ص۱۷ مطبوعه مكتبه رشيديه كوئٹه

۳۔امام واحدی (المتوفی ۴۶۸ھ)

امام واحدی (المتوفی ۴۶۸ھ) نے بھی وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا (پارہ:۱۵سورۃ الکھف آیت: ۶۵) کے تحت لکھا ہے:

اعطیناه علمًا من علم الغیب (۱)

ترجمہ: ہم نے اسے علم غیب میں سے عطا کیا۔

۴۔امام بیضاوی (المتوفی ۶۸۵ھ)

امام بیضاوی (المتوفی ۶۸۵ھ) وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا (پارہ:۱۵سورۃ الکھف آیت:۶۵) کے تحت فرماتے ہیں:

ای ما یختص بنا ولا یعلم الا بتو فیقنا وهو علم الغیوب (۲)

ترجمہ: یعنی اس میں سے جو ہمارے ساتھ خاص ہے اوراور ہماری توفیق کے بغیر (کسی کو) معلوم نہیں ہوسکتا اوروہ غیوب کا علم ہے۔

۵۔علامہ الشیخ سیلمان الجمل (المتوفی ۱۲۰۴ھ)

علامہ سیلمان بن عمر عجیلی (المتوفی ۱۲۰۴ھ) نے بھی آیت "وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا (پارہ:۱۵سورۃ الکھف آیت:۶۵) کے تحت وہی کچھ لکھا ہے، ملاحظہ ہو۔(۳)

آیت کریمہ وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا (پارہ:۱۵سورۃ الکھف آیت:۶۵) کے تحت دی گئی تفاسیر سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ منکرین علم غیب کا یہ دعویٰ کہ مفسرین نے نبی

---

(۱) الوجیز جلد۲، ص ۶۶۷، مطبوعه دارلقلم دمشق

(۲) انوارالتنزیل واسرار التاویل المعروف به تفسیر بیضاوی جلد ۳ص ۲۹ مطبوعه مصطفی البانی مصر

(۳) الفتوحات الالٰهیة جلد:۴ ص:۴۳۹ مطبوعه قدیمی کتب آرام باغ کراچی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی اور کے لئے ''خبر غیب'' ''انباء الغیب'' ''اطلاع علی الغیب'' اور ''اظہار الغیب'' کی اصطلاحات تو استعمال کی ہیں مگر آج تک (کسی عالم یا مفسر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی دوسرے کے لئے) علم غیب کا لفظ استعمال نہیں کیا یہ دعویٰ سراسر کذب پر مبنی ہے۔

جواب سوم:

منکرین علم غیب (وہابی، دیوبندی) علماء کی کتب میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''علم غیب'' کی اصطلاح موجود ہے۔

☆ وہابیوں کے گھر سے گواہی

ا۔ ثناء اللہ امرتسری:

وہابیوں کے ''شیخ الاسلام'' مولوی ثناء اللہ امرتسری نے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (پارہ ۳۰، سورۃ التکویر آیت ۲۴) کا ترجمہ یوں کیا ہے: ''اور وہ علم غیب پر بخیل نہیں''(۱)

۲۔ محمد داؤد راز گوڑ گانوی:

وہابی حضرات کے ''مولانا'' محمد داؤد راز گوڑ گانوی نے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پارہ: ۴ سورۃ آل عمران آیت: ۱۷۹) آیت کے تحت لکھا ہے:

---

(۱) تفسیر ثنائی: جلد ۲ ص ۲۱۹، مطبوعہ مکتبہ اصحاب الحدیث حسن مارکیٹ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور

''علم غیب جاننا جو یہاں مذکور ہے یہ جزوی علم غیب ہے جو بدون اطلاع دینے اللہ تعالیٰ کے نہیں ہوتا ہے''۔(۱)

☆ دیوبندیوں کے گھر سے گواہی

۱۔اشرف علی تھانوی:

دیوبندیوں کے ''حکیم الامت مجدد الملت'' اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ:

''علم غیب جو بلا واسطہ ہو تو خاص ہے حق تعالیٰ کے ساتھ اور جو بواسطہ ہے مخلوق کے لئے ہوسکتا ہے''۔(۲)

۲۔مرتضیٰ حسن چاندپوری:

دیوبندی ''رئیس المناظرین'' مرتضیٰ حسن چاندپوری نے لکھا ہے:

''حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب باعطائے الٰہی حاصل ہے''۔(۳)

۳۔سرفراز خان صفدر گکھڑوی:

دیوبندیوں کے ''محدث وامام'' سرفراز خان صفدر گکھڑوی نے لکھا ہے:

''ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ الغیب سے بعض علم غیب مراد ہیں''(۴)

---

(۱) قرآن مجید مع فوائد و حواشی ص:۸۸، مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان

(۲) حفظ الایمان مع بسط البنان ص ۱۱ مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند، ایضاً ص ۱۹ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

(۳) مجموعہ رسائل چاندپوری جلد ۱، ص ۱۱۵، مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین ۲، بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ لاہور

(۴) ازالۃ الریب ص:۵۰۱، مطبوعہ مکتبہ صفدریہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

۴۔غلام اللہ خان پنڈوی:

دیوبندیوں کا ''شیخ القرآن'' مولوی غلام اللہ خان پنڈوی لکھتا ہے:

''تمام مفسرین حضرات نے یہاں الغیب سے بعض علم غیب مراد لیا ہے''(۱)

جواب چہارم:

دیوبندی مسلک کے ''مفتی'' محمد رفیع عثمانی (رئیس الجامعہ دارالعلوم کراچی) نے لکھا ہے کہ:

''یہ (بریلوی) حضرات درحقیقت انباء الغیب کو علم الغیب کہتے ہیں، تو اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ نزاع بڑی حد تک لفظی ہے۔ کیونکہ یہ بات ہم بھی مانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو غیب کی خبریں (انباءُ الغیبْ) اللہ تعالیٰ نے اتنی زیادہ عطاء فرمائی ہیں کہ کسی اور کو اتنی نہیں دی گئیں، فرق صرف اتنا ہے کہ ہم ان خبروں کو ''انباءُ الغیبْ'' کہتے ہیں اور ان میں سے بعض حضرات ان کو علم الغیب کہہ دیتے ہیں''(۲)

منکرین علم غیب کا مغالطہ اور اس کا اِزالہ

مخالفین کہا کرتے ہیں کہ جو چیز بتادی جائے اس پر لفظ غیب نہیں بولا جاتا اور چونکہ حضور سید عالم ﷺ کو علم بذریعہ وحی دیا گیا لہٰذا وہ علم غیب نہ رہا۔

اِزالہ:

بڑے افسوس کی بات ہے کہ منکرین دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ علم ہے تو ہمارے ہی پاس

---

(۱) جواہر التوحید ص ۳۰۶

(۲) درس مسلم جلد:۱، ص:۲۵۸ مطبوعہ ادارة المعارف کراچی ۱۴

ہے۔لیکن حالت یہ ہے کہ ابھی تک اقسام وحی یا غیب کے معنی اور تعریف سے ہی ناواقف ہیں۔اب آپ غیب کا معنی اور اس کی تعریف ملاحظہ فرمائیے۔

ارشاد پروردگار ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ (۱)

ترجمہ: (یہ کتاب) پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں (جوناگڑھی)

علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی (التوفی ۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں:

بما لا يقع تحت الحواس ولا تقتضيه بداهة العقل (۲)

ترجمہ: غیب وہ ہوتا ہے جو نہ تو حواس کے تحت واقع ہو نہ ہی بداہۃ العقل اس کا تقاضا کرے۔

امام ناصر الدین عبداللہ بن عمر البیضاوی (التوفی ۶۸۵ھ) لکھتے ہیں:

والمراد به (اى بالغيب) الخفى الذى لايدركه الحس ولا يقتضيه بديهة العقل (۳)

ترجمہ: غیب سے مراد ہر وہ مخفی شئے ہے جس کا ادراک نہ تو حواس کر سکیں اور نہ ہی وہ عقل کی سریع الفہمی کے دائرے میں آسکے۔

---

(۱) پارہ: ۱ سورۃ البقرہ آیت: ۳

(۲) پارہ: ۱، البقرۃ آیت: ۳

(۳) انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی جلد: ۱ ص: ۲۸ مطبوعہ مصطفی البابی مصر

نوٹ:

مزید حوالے ''غیب سے کیا مراد ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھے جاسکتے ہیں۔

ثابت ہو گیا کہ غیب وہ چھپی ہوئی چیز ہے جس کو انسان آنکھ، ناک، زبان، کان اور ہاتھ حواس خمسہ سے محسوس نہ کر سکے اور بلا دلیل بداہۃ عقل میں نہ آسکے۔ حواس خمسہ سے جو چیز اوجھل ہے اسے غیب کہا جاتا ہے اور جو چیز حواس خمسہ یا بذریعہ آلات وذرائع کے معلوم ہو اسے غیب نہیں کہا جاتا۔ اب قرآن کریم ہی کی زبانی سنیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کا تعلق مذکورہ حواس سے ہے یا کسی اور چیز سے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱۔ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ (۱)

ترجمہ: بے شک وشبہ یہ قرآن رب العالمین کا نازل فرمایا ہوا ہے۔ اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔ آپ کے دل پر اترا ہے کہ آپ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ (جوناگڑھی)

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (۲)

ترجمہ: (اے نبی) آپ کہہ دیجئے کہ جو جبرئیل کا دشمن ہو جس نے آپ کے دل پر پیغام باری تعالیٰ اتارا ہے۔ (جوناگڑھی)

ان دونوں آیتوں سے واضح ہو گیا کہ وحی کا تعلق حواس خمسہ کے ساتھ نہیں بلکہ نبی

---

(۱) پارہ: ۱۹، سورۃ الشعراء آیت: ۱۹۲ تا ۱۹۴

(۲) پارہ: ۱ سورۃ البقرۃ آیت: ۹۷

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر ومنور کے ساتھ ہے۔ اس لئے اس کا نزول غیب ہے۔ جب قرآن حکیم غیب ہے تو اسی قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھا دیا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ (۱)

ترجمہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ (کنز الایمان)

تو ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم سکھا دیا ہے۔

دوسری طرز سے:

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے واقعات کو بیان کر کے فرمایا:

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ (۲)

ترجمہ: یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)

یہاں قابل توجہ بات یہ ہے کہ یہ وہ واقعات تھے جنہیں دنیا دیکھ چکی تھی اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان واقعات کو غیب سے تعبیر فرمایا۔

حضرت سیدہ مریم سلام اللہ علیہا کے حالات وواقعات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ (۳)

ترجمہ: یہ غیب کی خبریں ہیں ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔ (کنز الایمان)

”واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائے جانے کے بعد بھی غیب کے علم کو غیب ہی کہا جاتا ہے۔“

---

(۱) پارہ: ۲۷ سورۃ رحمن آیت: ۱-۲

(۲) پارہ: ۱۳، سورۃ یوسف آیت: ۱۰۲

(۳) پارہ: ۳، سورۃ آلِ عمرآن آیت: ۴۴

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے واقعات اور طوفان نوح کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ (۱)

یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں (کنز الایمان)

ان تینوں آیتوں کو پڑھنے کے بعد چند باتیں بڑی واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہیں۔

اول: جو وحی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کی گئی ہے اس کو قرآن کریم نے غیب کہا۔

دوم: علم غیب وحی کے ذریعے عطا ہونے کے بعد بھی قرآن کی اصطلاح میں غیب ہی کہلاتا ہے۔

سوم: جو واقعات و حالات دنیا دیکھ چکی تھی اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان واقعات کو غیب سے تعبیر کیا۔

الزامی جواب:

اللہ تعالیٰ نے متقین کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بھی بیان فرمایا ہے:

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (۲)

ترجمہ: جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ (جونا گڑھی)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

الغیب کل ما اخبر به الرسول علیه السلام مما لا تهتدی الیه العقول من اشراط الساعة وعذاب القبر الحشر والنشر والصراط المیزان والجنة والنار (۳)

---

(۱) پارہ:۲، سورۃ هود آیت ۴۹

(۲) پارہ ۱، سورۃ البقرۃ آیت ۳

(۳) الجامع لاحکام القرآن المعروف به تفسیر قرطبی جلد۱، ص۱۲۳، مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت

ترجمہ: غیب وہ سب کچھ ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ان امور میں سے جن تک عقول راہ یاب نہیں ہو سکتیں یعنی علامات قیامت، عذاب قبر، حشر ونشر، پل صراط، میزان، جنت اور دوزخ۔

اسی طرح قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ) بھی اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں:

والمراد به ماغاب عن ابصارهم من ذات اللّٰه و صفاته و الملائكة والبعث و الجنة و النار و الصراط و الميزان و عذاب القبر و غير ذلك (۱)

ترجمہ: غیب سے مراد وہ ہے جو لوگوں کی نظروں سے غائب ہے جیسے ذات وصفات باری تعالیٰ، ملائکہ، بعث، جنت، دوزخ، پل صراط، میزان، عذاب قبر اور اسی طرح کے دیگر امور۔

امام قرطبی (المتوفی ۶۶۸ھ) اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ) کی تفاسیر سے معلوم ہوا کہ علامات قیامت، عذاب قبر، حشر ونشر، پل صراط، میزان، جنت اور دوزخ صفات باری تعالیٰ ملائکہ وغیرھما سب غیب ہیں۔

اب سب جانتے ہیں قیامت برحق ہے، جنت ودوزخ برحق ہے، عذاب قبر برحق ہے، حشر ونشر برحق ہے، پل صراط ومیزان برحق ہے، اور ملائکہ برحق ہیں۔ ان چیزوں کا علم سب کو ہے مگر علم ہونے کے باوجود بھی غیب ہیں۔

اب بقول منکرین علم غیب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جو چیز بتا دی جائے وہ غیب نہیں ہو سکتی تو پھر عقل کے پردے کھول کر غور کریں جب کہ ہم کو جنت و دوزخ، حشر ونشر، پل صراط میزان، عذاب قبر، ملائکہ اور قیامت کا علم ہے تو قرآن نے پھر ان کو غیب کیوں کہا ہے؟

اگر ان تمام دلائل و براہین کے باوجود بھی مخالفین کی تسلی نہ ہوئی ہو تو ہم سوائے ان کی ہدایت کی دعا کے علاوہ کیا کر سکتے ہیں؟

---

(۱) تفسیر مظہری جلد ۱، ص۲۶، مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور

☆ نبی اور نبوت کے معانی و مطالب آئمہ محدثین کی زبانی

ا۔امام قاضی عیاض مالکی (التوفی ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:

فالنبوَّةُ فی لغة مَنْ همز مأخوذة من النباء و هو الخَبَرَ ...... و المعنی اَنَّ اللّٰهَ تعالیٰ أَطْلَعه علی غَیْبِه وَأعْلَمه أنه نبیُّه ......او یکون مُخبِراً عمّا بعثه اللّٰهُ تعالیٰ به و مُنَبأً بما أطلعه اللّٰه علیه (۱)

ترجمہ: نبوت اس شخص کی لغت میں جو همزہ پڑھتا ہے نباء سے ماخوذ ہے......اور معنی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے غیب پر مطلع فرمادیا اور اسے بتایا کہ وہ اللہ کا نبی ہے...... یا وہ خبر دینے والا ہے اس وحی کی جس کے ساتھ اللہ نے اسے بھیجا ہے اور بتانے والا ہے ان حقائق کا جن پر اللہ نے اسے مطلع فرمادیا۔

علامہ قاضی عیاض مالکی (التوفی ۵۴۴ھ) شفاء شریف میں ہی ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

النبوةِ التی هی الا طّلاعُ علی الغَیْب (۲)

ترجمہ: نبوت کا معنی ہی یہ ہے کہ غیب پر مطلع ہونا۔

۲۔علامہ احمد بن محمد القسطلانی (التوفی ۹۲۳ھ) فرماتے ہیں:

النبوة بالهمزه بمأخوذة من النباء و هو الخبر......ای ان اللّٰه تعالیٰ اطلعه علی غیبه (۳)

---

(۱) الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ جلد ۱ص ۲۲ الفصل الثانی بین النبوة والرسالة مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی بازار پشاور

(۲) الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ جلد ۱، ص ۲۲۲الفصل الثانی بین النبوة والرسالة مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی بازار پشاور

(۳) المواهب اللدنیه: جلد ۱ص ۳۸۳ المقصد الثانی الفصل الاول مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

ترجمہ: نبوت ہمزہ کے ساتھ نباء سے ماخوذ ہے بمعنی خبر...... یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غیب کا علم دیا۔

علامہ احمد بن محمد القسطلانی (المتوفی ۹۲۳ھ) ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

النبوة التی هی الاطلاع علی الغیب (۱)

ترجمہ: نبوت کا معنی ہی یہ ہے کہ غیب پر مطلع ہونا۔

۳۔ علامہ حافظ شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر السخاوی: متوفی ۹۰۲ھ) لکھتے ہیں:

والکلمة اما من النباء وهوا لخبر والمعنی ان اللّٰه تعالیٰ اطلعه علی غیبه (۲)

ترجمہ: یہ کلمہ یا نباء سے مشتق ہے جس کا معنی خبر ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے غیب کی اطلاع دی۔

آئمہ لغت کی زبانی

ا۔ امام مرتضیٰ زبیدی (المتوفی ۱۲۰۵ھ) لکھتے ہیں:

النبی المخبر عن اللّٰه فان اللّٰه تعالیٰ اخبره عن توحیده واطلعه علی غیبه واعلمه انه نبیه (۳)

---

(۱) المواهب اللدنیه جلد ا، ص ۳۸۴ المقصد الثانی الفصل الاول مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

(۲) السخاوی: القول البدیع، تحقیق لفظ النبی، ص ۲۹، مطبوعه لاثانی کتب خانه متصل جامع مسجد دو دروازه سیالکوٹ

(۳) تاج العروس جلد ا، ص ۱۲۱ المطبع الخیریه مصر

ترجمہ: نبی کا معنی ہے اللہ کی طرف سے خبر دینے والا بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی توحید کی خبر دی اور اپنے غیب پر مطلع فرمایا اور آپکو آپ کا نبی ہونا بتایا۔

۲۔ صاحب المنجد نے لکھا ہے کہ:

ولنبی المخبر عن الغیب او المستقبل بالهام من اللّٰه المخبر عن اللّٰه وما یتعلق به تعالیٰ (۱)

ترجمہ: نبی کا مطلب ہے اللہ کی طرف سے الہام کی بنا پر غیب یا مستقبل کی باتیں بتانے والا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے متعلقات کی خبر دینے والا۔

شرک فی الصفات کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی شانیں، کئی مرتبے کئی رفعتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک شان ایک مرتبہ اور ایک رفعت یہ بھی عطا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔ جس وقت ہم اہلسنت و جماعت نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر گفتگو کرتے ہیں تو کچھ لوگوں کو ایک سنگین غلطی لگتی ہے وہ کہتے ہیں نہیں یہ علم غیب والا عقیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں رکھنا چاہیے اس لئے کہ یہ علم غیب صفت ہے اللہ تعالیٰ کی تو جس وقت اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت ہم مخلوق میں مان لیں گے تو یہ ہو جائے گا شرک فی الصفات اور شرک کرنے والا بندہ بے ایمان ہو جاتا ہے۔ اس واسطے لوگو! تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کا عقیدہ نہیں رکھنا۔

---

(۱) المنجد ص ۷۸۴ مطبوعہ ایران

ازالہ:

ہاں اتنی بات تو صحیح ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت بعینہٖ مخلوق میں مانے گا بے ایمان بھی بنے گا مشرک بھی بنے گا لیکن کئی دفعہ اس طرح ہوتا ہے کہ خالق اور مخلوق دونوں کے لئے لفظ ایک آتا ہے۔ مگر لفظ ایک آنے سے شرک نہیں بنتا شرک اس وقت بنے گا جب معنیٰ میں برابری ہو اس پر قرآن کریم سے بیسیوں مثالیں دی جاسکتی ہیں مگر اس وقت صرف دس مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

ا۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''تزکیہ'' فرمانا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّي مَنْ يَّشَآءُ (۱)

ترجمہ: ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت بیان فرمائی، کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے ستھرا کر دے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے یہ صفت اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب منزہ عن کل عیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی بیان فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ (۲)

ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک

---

(۱) پارہ: ۱۸ سورۃ النور آیت: ۲۱

(۲) پارہ: ۴ سورۃ آل عمران آیت: ۱۶۴

رسول بھیجا جوان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پاک کرنے تزکیہ فرمانے والی صفت کو اپنے پیارے محبوب ﷺ کے لئے بیان فرمایا ہے۔ جب کہ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو بیان فرمایا ہے اس دعا میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام بھی تزکیہ فرمانے اور پاک کرنے کی صفت کو نبی کریم ﷺ کے لئے بیان فرما رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ (۱)

ترجمہ: اے رب ہمارے! اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ بھی تزکیہ فرماتا ہے اور ستھرا فرماتا ہے اور نبی کریم ﷺ بھی تزکیہ فرماتے ہیں اور ستھرا فرماتے ہیں اب یہاں خالق اور مخلوق پر لفظ ایک آ گیا صفت ایک آ گئی ہے۔ لیکن شرک نہیں بنا وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو تزکیہ فرمانے کی صلاحیت کسی نے نہیں دی بلکہ وہ ذاتی طور پر تزکیہ فرماتا ہے جب کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیت سے تزکیہ فرماتے ہیں۔ جب معنی میں اتنا بڑا فرق آ جائے تو شرک نہیں بنتا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ "ہادی" ہیں:

اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

---

(۱) پارہ: ا سورۃ البقرۃ آیت: ۱۲۹

وَ اللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (۱)

ترجمہ: اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔ (کنزالایمان)

دوسرے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

ترجمہ: اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ ایک سیدھے رستے کی ہدایت کررہے ہیں۔ (تھانوی)

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہادی (راہ دکھانے والا) ہونا اپنی صفت بیان کی، جب کہ دوسری آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہادی ہونے کی صفت سے یاد فرمایا۔ اب اللہ تعالیٰ بھی ہادی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہادی ہیں شرک ہوگیا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ لفظ ہی ایک آیا ہے معنی میں تو برابری نہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''ظلمت سے نور کی طرف لانا''

اللہ تعالیٰ اپنے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ مددگار ہے ایمان والوں کا نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف۔ (محمود الحسن دیوبندی)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت بیان فرمائی کہ میں ایمان والوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لاتا ہوں جب کہ دوسرے مقام پر حضرت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا۔

---

(۱) پارہ: ۲ سورۃ البقرۃ آیت: ۲۱۳

(۲) پارہ: ۲۵ سورۃ الشوریٰ آیت: ۵۲

(۳) پارہ: ۳ سورۃ البقرۃ آیت: ۲۵۷

الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (۱)

ترجمہ: یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے اتاری تیری طرف کہ تو نکالے لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف۔ (محمود الحسن دیوبندی)

اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ اللہ تعالیٰ اندھیروں سے اجالے کی طرف ظلمت سے نور کی طرف لاتا ہے۔ جب کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف اور ظلمت سے نور کی طرف لاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک ہی لفظ ہے لیکن شرک نہیں بنا اس لئے کہ لفظ ہی ایک ہے، معنیٰ میں تو برابری نہیں اللہ تعالیٰ ظلمت سے نور کی طرف لاتا ہے تو بالذات لاتا ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظلمت سے نور کی طرف لاتے ہیں بالذات نہیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قدرت سے لاتے ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''ولی'' ہونا:

اللہ رب العزت اپنے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (۲)

ترجمہ: اللہ مددگار ہے ایمان والوں کا۔ (محمود الحسن دیوبندی)

اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ (۳)

ترجمہ: اور ایمان والوں کا ولی اللہ ہے۔

---

(۱) پارہ: ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت: ۱

(۲) پارہ: ۳ سورۃ البقرۃ آیت: ۲۵۷

(۳) پارہ: ۳ سورۃ آل عمران آیت: ۶۸

جب نبی کریم ﷺ کی باری آئی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ (۱)

ترجمہ: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ بھی مومنوں کا ولی اور نبی کریم ﷺ بھی مومنوں کے ولی لفظ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ دونوں کے لئے ایک آ گیا ہے کیا شرک بن گیا؟ ہرگز نہیں کیونکہ معنی میں برابری نہیں۔

۵۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کا ''رؤف رحیم'' ہونا:

اللہ تعالیٰ اپنے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔ (جونا گڑھی وہابی)

جب نبی کریم ﷺ کی شان کی باری آئی تو اللہ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۳)

ترجمہ: تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ (جونا گڑھی وہابی)

---

(۱) پارہ:۶ سورۃ المائدۃ آیت:۵۵

(۲) پارہ:۲ سورۃ البقرۃ آیت: ۱۴۳

(۳) پارہ:۱۱ سورۃ التوبۃ آیت: ۱۲۸

اللہ تعالیٰ بھی رؤف رحیم اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی رؤف رحیم۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ ایک آیا ہے شرک نہیں بنا اس لئے کہ معنی میں بڑا فرق ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف رحیم کس نے بنایا ہے؟ اللہ نے۔ اور اللہ تعالیٰ کو رؤف رحیم کسی نے نہیں بنایا بلکہ وہ خود ہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رؤف رحیم ہونے میں اللہ تعالیٰ کے محتاج اور اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں جب اتنا بڑا فرق آ گیا تو شرک نہیں بن سکتا۔

(۶) اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''حلال'' فرمانا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْ (۱)

ترجمہ: اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو۔ (کنز الایمان)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ (۲)

ترجمہ: وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ حلال فرماتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حلال فرماتے ہیں کیا شرک ہو گیا؟ ہرگز نہیں اس لئے کے الفاظ ہی ایک ہیں معنی میں تو بڑا فرق ہے۔

---

(۱) پارہ: ۷ سورۃ المائدہ آیت: ۸۷

(۲) پارہ: ۹ سورۃ الاعراف آیت: ۱۵۷

۷۔اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''حرام'' فرمانا

اللہ تعالیٰ اپنے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ (۱)

ترجمہ: لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے جس کو اللہ نے حرام کیا اور اس کے رسول نے اب دونوں ہستیوں پر ایک لفظ آیا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر یوں کرتا ہے۔

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (۲)

ترجمہ: اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں۔ (جونا گڑھی وہابی)

۸۔اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''غنیٰ'' فرمانا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (۳)

ترجمہ: اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ (کنزالایمان)

---

(۱) پارہ: ۱۰ سورۃ التوبۃ آیت: ۲۹

(۲) پارہ ۹ سورۃ الاعراف آیت: ۱۵۷

(۳) پارہ: ۱۰ سورۃ التوبۃ آیت: ۷۴

اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس آیت مبارکہ میں ایک لفظ آیا ہے۔ اگر مخالفین کی بات کو مانا جائے تو شرک بنتا ہے۔ کیونکہ غنی کرنا اللہ کی صفت ہے اور اس آیت میں غنی کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی صفت بیان ہوئی ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''عطا'' فرمانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (۱)

ترجمہ: اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک لفظ استعمال ہوا ہے۔ مگر شرک نہیں ہوا کیونکہ لفظ ہی ایک استعمال ہوا ہے معنی میں تو برابری نہیں ہے۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''کریم'' ہونا

اللہ رب العزت اپنے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ (۲)

ترجمہ: اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنی صفت کا ذکر فرمایا کہ میں کریم ہوں جب کہ دوسری طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کریم فرمایا:

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ (۳)

ترجمہ: کہ بے شک یہ قرآن بزرگ رسول کا قول ہے۔ (جونا گڑھی وہابی)

---

(۱) پارہ:۱۰ سورۃ التوبۃ آیت: ۵۹

(۲) پارہ:۳ سورۃ الانفطار آیت:٦

(۳) پارہ:۲۹ سورۃ الحآقۃ آیت:۴۰

اگر مخالفین علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول سے قرآن مجید کو پڑھا جائے تو معاذ اللہ قرآن مجید جو شرک کا رد فرمانے آیا ہے اس میں جا بجا آپ کو شرک ملے گا۔ اگر ہمارے اصول کے مطابق قرآن مجید کو پڑھا جائے تو کہیں بھی اشکال پیدا نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ بھی کریم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کریم ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے کریم ہونے میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کریم ہونے میں زمین و آسمان کا فرق، اللہ تعالیٰ کو کسی نے کریم نہیں بنایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کریم بنایا ہے۔

اسی طرح سمجھو علم غیب اللہ تعالیٰ کی بھی شان ہے۔ علم غیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی شان ہے۔ علم غیب اللہ تعالیٰ کی بھی صفت ہے علم غیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی صفت ہے لیکن شرک فی الصفات نہیں ہوا کیونکہ اللہ کا علم غیب محیط ولا متناہی جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب محیط ولا متناہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ذاتی نہیں بلکہ عطائی ہے (پیچھے ہم اللہ تعالیٰ کے علم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آٹھ فرق بیان کر چکے) لہٰذا جس طرح مذکورہ بالا دس مثالوں میں اللہ تعالیٰ کے لئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ ایک آیا ہے لیکن معنی کے فرق کی وجہ سے شرک نہیں بنا اسی طرح لفظ علم غیب اللہ تعالیٰ کے لئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آٹھ فرق کر کے بیان کرنے سے شرک نہیں بنے گا۔

وجہ اختلاف:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور مقدسہ سے لے کر محدثین ومفسرین اور اولیاء امت سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل رہے ہیں۔ لیکن دیگر مسائل کی طرح وہابیوں اور دیو بندیوں نے اس مسئلہ میں بھی پوری امت مسلمہ سے جدا نیا نظریہ گھڑا۔ وہابیوں اور دیو

بندیوں کا مسلّمہ ''امام وشہید'' اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:

''کسی انبیاء واولیاء یا امام یا شہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر کی جناب میں بھی یہ عقیدہ نہ رکھے''۔(۱)

دیو بندی حضرات کے ''حکیم الامت'' مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے:

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔(۲)

مزید سنیئے! مولوی خلیل احمد سہارن پوری نے لکھا ہے کہ:

''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان، ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''(۳)

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ شیطان لعین کا علم (نعوذ باللہ) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے کیونکہ اس نے کہا ہے کہ شیطان لعین کا علم روئے زمین کو محیط ہے اور یہ نص سے ثابت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ایسا نہیں ہے بلکہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) تقویة الایمان ص ۳۰ الفصل الثانی فی رد الاشراك فی العلم مطبوعه مرکنٹائل پرنٹنگ پریس دہلی

(۲) حفظ الایمان مع بسط البنان ص۸ مطبوعه کتب خانه اعزازیه دیوبند

(۳) البراهین القاطعه ص۵۵، مطبوعه کتب خانه امدادیه دیو بند یو۔ پی، انڈیا

کے لئے علم محیط ثابت کرنا شرک اور نصوص کے خلاف ہے۔کیسی شرانگیز بات ہے کہ ہم اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم محیط ثابت کریں تو اس سے تو شرک لازم آئے اور خلیل احمد سہارن پوری دیوبندی اگر یہی علم شیطان لعین کے لئے ثابت کریں تو نہ صرف شرک لازم نہیں آتا بلکہ وہ نص سے ثابت ہے۔ استغفر اللہ من ذلک

قارئین عظام! یہ اور اس طرح کی دوسری بہت سی باتیں تھیں جو برصغیر میں افتراق و انتشار کا سبب بنیں۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے پسندیدہ لوگوں کو اپنی صفات کا مظہر بنانا

اللہ رب العزت اپنے پیارے، پسندیدہ اور محبوب لوگوں کو اپنی صفات کا مظہر بنا دیتا ہے۔اس پر بے شمار مثالیں قرآن وحدیث سے پیش کی جاسکتی ہیں چند بطور مشتے از خروارے پیش خدمت ہیں۔

ا۔شہادت (گواہی) کا مظہر بنانا

اللہ تعالیٰ کے اسماء طیبہ میں ایک اسم صفاتی ''شہید'' بھی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدًا (۱)

ترجمہ: بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔(کنزالایمان)

جب کہ دوسرے موقع پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا (۲)

---

(۱) پارہ:۵ سورة النساء آیت: ۳۳

(۲) پارہ:۲ سورة النساء آیت: ۱۴۳

ترجمہ: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔ (کنزالایمان)

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (۱)

ترجمہ: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں (کنز الایمان)

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنا شہید ہونا بیان فرمایا جب کہ اگلی دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ''شہید'' فرمایا گویا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شہید ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی شان شہادت کا مظہر ہے۔

۲۔ خیر (بھلائی) کا مظہر بنانا:

خیر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ساری کی ساری خیر اللہ تعالیٰ کی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ (۲)

ترجمہ: اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے۔ (کنزالایمان)

جبکہ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ خود ہی ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (۳)

---

(۱) پارہ:۵ سورۃ النساء آیت: ۴۱

(۲) پارہ:۳ سورۃ آل عمران آیت: ۲۶

(۳) پارہ:۳ سورۃ البقرۃ آیت: ۲۶۹

ترجمہ: اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی۔ (کنزالایمان)

پہلی آیت کا معنی ہے کہ ساری بھلائی اللہ تعالیٰ ہی کے دست قدرت میں ہے اور دوسری آیت میں فرمایا اللہ تعالیٰ جس کو حکمت عطا فرماتا ہے اسے بہت زیادہ بھلائی عطا فرماتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اصلاً خیر (بھلائی) اللہ کے پاس ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے اپنی اس صفت کا مظہر بنا دیتا ہے۔

۳۔ رحمت کا مظہر بنانا:

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رؤف ورحیم ہونا بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰه بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔ (جوناگڑھی)

اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی قرآن مجید میں یہ الفاظ مذکور ہیں:

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

ترجمہ: ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ (جوناگڑھی)

بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کی صفت رحمت ورافت کا مظہر اتم ہیں۔

۴۔ عزت (بزرگی) کا مظہر بنانا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا (۳)

ترجمہ: تو عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے۔ (کنزالایمان)

---

(۱) پارہ:۲ سورۃ البقرۃ آیت:۱۴۳

(۲) پارہ:۱۱ سورۃ التوبۃ آیت:۱۲۸

(۳) پارہ:۵ سورۃ النساء آیت: ۱۳۹

فَاِنَّ الۡعِزَّۃَ میں حرف ''فا'' تاکید کے لئے آیا ہے اور ''اِنَّ'' بھی تاکید کے لئے ہے اور یہ جملہ اسمیہ ہے جس میں استمرار اور دوام کا معنی پایا جاتا ہے۔ کہ عزت جب اللہ کے لئے ثابت ہے تو ازل سے ابد تک اسی کے لئے ہے کسی لمحہ کے لئے بھی عزت کسی اور کے لئے ثابت ہو یہ نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا اس آیت سے ثابت ہوا کہ ساری کی ساری عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جب کہ قرآن پاک میں ہی رسول اور مومنین کے لئے بھی عزت کا ذکر موجود ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ:

وَلِلّٰهِ الۡعِزَّۃُ وَلِرَسُوۡلِهٖ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ (۱)

ترجمہ: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے۔ (کنزالایمان)

بظاہر مذکورہ بالا دونوں آیات میں تضاد نظر آ رہا ہے لیکن اگر بنظر عمیق دیکھا جائے تو دونوں آیات میں تضاد ہرگز نہیں کیونکہ فی الحقیقت عزت کا مالک اللہ ہی ہے اور اصلاً و واقعتاً عزت اسی کے لیے خاص ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور پسندیدہ لوگوں کو اپنی عزت کا پرتو اور مظہر بنا دیتا ہے۔

علامہ شعرانی (المتوفی ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

وقد خبر الحق تعالیٰ انه اذا احب عبدًا كان سمعه وبصره الحديث لكن قد يجمع الله تعالیٰ لمن شاء في هذا المقام الصفات كلها وقد يعطيه بعض الصفات على التدريج شيئا بعد شيء (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خبر دی کہ جب وہ کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہے تو

---

(۱) پارہ:۲۸ سورۃ المنافقون آیت:۸

(۲) الیواقیت والجواہر جلد:۱ ص:۱۲۵ مطبوعہ مصر

وہ اس کی سمع اور بصر ہو جاتا ہے۔(الحدیث) اس مقام پر اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو جنہیں وہ چاہتا ہے ان میں اپنی کل صفات جمع کر دیتا ہے اور کبھی بعض صفات عطا فرماتا ہے اور درجہ بدرجہ تھوڑی تھوڑی صفات عطا فرماتا رہتا ہے۔

مظہر صفات الٰہی کو شرک کہنے والے ذرا آنکھیں کھول کر علامہ شعرانی (المتوفی ۹۷۳ھ) کی عبارت جلیلہ کو پڑھیں اور سوچیں کہ ان کے مصنوعی شرک کی زد میں کتنے بڑے امام آرہے ہیں۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے کائنات انسانی کے تمام کمالات کو جمع کر کے انبیاء علیہم السلام میں یکجا فرمادیا۔ اور پھر کسی نبی کو کوئی شان اور کسی کو کوئی شان عطا فرمائی۔ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کو پیکر حسن و جمال بنایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صاحب ید بیضا و عصا بنایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو مثالی سلطنت وحکومت کا مالک بنایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اعجاز مسیحائی عطا فرمایا کسی نبی کو کسی صفت کا مظہر بنایا اور کسی کو کسی صفت کا اور پھر اللہ تعالیٰ نے جو کمالات اور شانیں تمام نبیوں کو علیحدہ علیحدہ عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ تمام یکجا کر کے نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع فرمادیں۔ حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا سمیت تمام خوبان عالم میں جو کمالات وصفات فرداً فرداً موجود تھیں وہ تنہا اس تاجدار نبوت و رسالت کے گل سرسبز میں جمع فرمادیں جن کے ڈنکے ارض وسماء میں محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے بجائے جارہے ہیں اور ابد تک بجتے رہیں گے۔

اللہ رب العالمین نے رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تمام صفات اور شانوں کا مظہر اتم بنایا ہے۔ چنانچہ

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگرچہ وی ﷺ بتمامۂ اسماء و صفات الٰہی متخلق

ومتصف ست باوجود آن به بعضی ازان بخصوص نامزد و نامور گشته است مثل نور حق علیم حکیم مومن مہیمن ولی ہادی رؤف رحیم (۱)

ترجمہ: اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے تمام اسماء صفات سے متخلق ومتصف ہیں اس کے باوجود خصوصیت کے ساتھ ان میں سے کچھ صفات نامزد کر کے گنایا مثلاً نور، حق، علیم، مومن مہیمن، ولی، ہادی، رؤف اور رحیم وغیرہ۔

خلاصہ یہ ہوا کہ اصلاً اور حقیقتاً علم غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ مگر جس جس کے پاس بھی جتنا علم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علم ہی کا پرتو ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی شان علم کا ذکر یوں ارشاد فرماتا ہے:

وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (۲)

ترجمہ: اور یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ تو علیم ہے ہی مگر اس نے اپنے پسندیدہ لوگوں کو بھی اپنی صفت علیم کا مظہر بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ (۳)

ترجمہ: اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔ (کنز الایمان)

اصلاً وحقیقتاً علیم اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول ومحبوب بندوں کو بھی علیم بنا دیا ہے۔ علم غیب رب العزت کے سب بندوں سے زیادہ مظہر انبیاء کرام علیہم السلام

---

(۱) شاہ عبد الحق: مدارج النبوۃ باب اول جلد ۱ ص ۲ مطبوعہ النوریۃ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور

(۲) پارہ:۷ سورۃ المائدہ آیت: ۹۷

(۳) پارہ :۱۳ سورۃ یوسف آیت: ۷۶

میں سب سے اعلیٰ طور پر علم الٰہی کے مظہر سید الانبیاء والرُسل صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اولیاء کرام کو جو علم غیب ملتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و میراث میں ملتا ہے جیسا کہ بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۲۵ھ) نے لکھا ہے:

وقال اهل السنة و الجماعة كرامات الأولياء معجزة لنبيهم قال الله تعالیٰ (وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسولٍ اِلّا بِلِسَانِ قَوْمِه) وقد بعث الله تعالى خاتم النّبيّين اِلیٰ كافة فاعتبر اهل سنة اتباعه ﷺ من العلماء والأولياء لساناً له ﷺ حتى يستقيم الحصر واستغراق الاضافة فی لسان قومه فعلى تقدير شمول لفظ الرسول للأولياء لا يلزم نقص بحصول علم الغيب لهم على وجه الكرامة۔ (۱)

ترجمہ: اہل سنت و جماعت نے کہا اولیاء کی کرامات ان کے نبی کا معجزہ ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں پیغام عطا کرنے والا جب کہ اللہ تعالیٰ نے خاتم النّبیّین کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو اہل سنت نے علماء اور اولیاء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین (اتباع کرنے والوں) کو آپ کی زبان قرار دیا تا کہ حصر درست ہو "لسان قومہ" میں اضافت کا استغراق اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ رسول کا لفظ اولیاء کو شامل ہو۔ اگر انہیں بطور کرامت علم غیب حاصل ہو تو نقص لازم نہیں آتا۔

---

(۱) تفسیر مظہری جلد ۱۰ ص ۹۷ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور

باب دوم:

قرآن کریم اور انبیائے کرام علیہم السلام کا علم پاک

انبیاء کرام علیہم السلام کے علوم غیبیہ کا ثبوت قرآن کریم کی بے شمار آیات سے ملتا ہے۔ چند انبیاء علیہم السلام کا علم چند آیات سے مع تفسیر درج ذیل ہے۔

ا۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا علم پاک

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام وہ نبی ہیں جن کو **خلیفة الله فی الارض** ہونے کا اعزاز حاصل ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے علم پاک کا تذکرہ یوں فرمایا ہے:

وَ عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (١)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام (اشیاء کے) نام سکھائے۔ (کنز الایمان)

ا۔ امام حسین بن مسعود بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) نے اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول مبارک نقل فرمایا ہے:

قال ابن عباس ومجاهد و قتادة: علمه اسم كل شیء حتی القصعة والقصيعة وقيل: اسم ما كان وما يكون اِلٰی يوم القيامة (٢)

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس اور مجاہد اور قتادہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ہر شے کا نام سکھا دیا حتی کہ پیالے اور پیالی کا بھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے وہ سب کچھ مراد ہے جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے۔

وقال الربيع بن أنس: أسماء الملائكة، و قيل: أسماء ذريته، وقيل

---

(١) پارہ: ا سورۃ البقرۃ آیت: ٣١

(٢) معالم التنزيل المعروف بہ تفسير بغوی جلد: ا ص: ٦١ الجزء الاول مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، تفسیر مظہری جلد: ا ص: ۵۹ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور

صنعة كل شئ قال أهل التأويل إن الله عزوجل علم آدم جميع اللغات ثم تكلم كل واحد من أولاده بلغة فتفرقوا فی البلاد واختص كل فرقة منهم بلغة (۱)

ترجمہ: اور ربیع بن انس کہتے ہیں کہ فرشتوں کے نام ان (آدم علیہ السلام) کو بتائے گئے اور کہا گیا ہے کہ ان کو اولاد کے نام بتائے گئے اور کہا گیا ہے کہ ہر چیز کی صنعت اور حرفت کی تعلیم ان کو دی گئی اور اہل تأویل نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمیع لغات کی تعلیم دی اور پھر ان کی اولاد میں سے ہر ایک فرقہ نے ایک خاص لغت کے ساتھ تکلم اختیار کیا اور مختلف شہروں میں بکھر گئے۔

۲۔امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری (التوفی ۳۱۰ھ) لکھتے ہیں:

عن ابن عباس قال: علم الله آدم الاسماء كلها، وهی هذه الأسماء التی یتعارف بها الناس، انسان، ودابة، وأرض، وسهل، و بحر، وجبل، وحمار، وأشباه ذلك من الأمم وغیرها (۲)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام نام سکھائے اور وہ نام یہ ہیں جو لوگ جانتے ہیں جیسے انسان وچوپایہ، زمین، میدان، سمندر، پہاڑ، گدھا اور اس کی مانند دیگر مخلوقات کے۔

---

(۱) معالم التنزيل جلد:۱ ص:۲۱ الجزء الاول مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان، تفسیر مظهری جلد:۱ ص:۵۹ مطبوعه المكتبة الحقانية محله جنگی پشاور

(۲) جامع البيان عن تأويل القرآن المعروف به تفسیرطبری جلد۱ ص ۲۸۲ مطبوعه دارالفکر بیروت

۳۔امام فخر الدین رازی (المتوفی ۶۰۶ھ)

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا (پارہ:اسورۃ البقرۃ آیت:۳۱) کے تحت لکھتے ہیں:

أی علمه صفات الأشياء ونعوتها وخواصها (۱)

ترجمہ: یعنی آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے اوصاف اوران کے حالات سکھادیئے۔

تھوڑا آگے جاکر یوں فرماتے ہیں:

وهو المشهور أن المراد أسماء كل ماخلق الله أجناس المحدثات من جميع اللغات المختلفة التي يتكلم بها ولد آدم اليوم من العربية والفارسية والرومية وغيرها۔ (۲)

ترجمہ: اور یہ مشہور ہے کہ مراد مخلوق میں سے ہر حادث کی جنس کے سارے نام ہیں جو مختلف زبانوں میں ہوں گے۔جن کو اولاد آدم آج تک بول رہی ہے۔عربی، فارسی، رومی وغیرہ۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی ان عبارات سے ثابت ہوا کہ قیامت تک جس چیز کے جس قدر نام مختلف زبانوں میں ہوں گے وہ سارے ہی حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سکھادیئے گئے۔مثلاً پانی کو عربی میں "ماء" کہتے ہیں ہندی میں "جل" فارسی میں "آب" اردو میں "پانی" انگریزی میں "واٹر(water)" اورنامعلوم کس کس زبان میں کیا کیا کہتے ہیں یا کہتے ہوں گے یہ تمام نام حضرت آدم علیہ السلام کو سکھادیئے گئے۔

---

(۱) تفسیر کبیر جلد ۱ ص۳۹۷ الجزء الثانی مطبوعه مکتبه علوم اسلامیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۲) تفسیر کبیر جلد ۱ ص۳۹۸ الجزء الثانی مطبوعه مکتبه عُلوم اسلامیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

۴۔امام نسفی (المتوفی ۷۱۰ھ) فرماتے ہیں:

ومعنی تعلیمه أسماء المسمیات انه تعالٰی أراه الاجناس التی خلقها و علمه أن هذا اسمه فرس و هذا اسمه بعیر وهذا اسمه کذاو هذا اسمه کذا (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے اسماء تعلیم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ رب تعالٰی نے ان کو وہ تمام جنسیں دکھادیں جن کو پیدا کیا اور ان کو بتادیا کہ اس کا نام گھوڑا ہے اور اس کا نام اونٹ اور اس کا فلاں نام ہے اور اس کا فلاں نام۔

۵۔علامہ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی المعروف الخازن اسی آیت کی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں:

قال ابن عباس علمه اسم کل شئ حتی القصعة والقصیعة وقیل خلق اللّٰه کل شئ من الحیوان والجماد وغیر ذلك وعلم آدم أسماء ها کلها فقال یا آدم هذا بعیر و هذا فرس وهذا شاة حتی أتی علی آخرها وقیل علم آدم اسماء الملائکة وقیل أسماء ذریته وقیل علمه اللغات کلها (۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو (یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو) ہر چیز کے نام سکھادیئے گئے۔ یہاں تک کہ پیالے اور پیالی بھی اور کہا گیا کہ اللہ تعالٰی نے حیوانات و جمادات وغیرہ سب کو پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھائے یعنی اللہ تعالٰی نے حضرت آدم علیہ السلام کو کہا کہ آدم علیہ السلام یہ اونٹ ہے اور یہ

---

(۱) مدارك التنزیل و حقائق التاویل المعروف به تفسیر مدارك علیٰ ہامش الخازن جلد ا ص ۴۴، مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

(۲) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن جلد ا ص ۴۴ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

گھوڑا اور یہ بکری ہے حتیٰ کہ آخر تک اشیاء کے نام بتلائے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے نام بتائے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کی ذریت کے نام بتائے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کو سب لغات کی تعلیم دی گئی۔

۶۔ محمد بن یعقوب فیروزآبادی (المتوفی ۸۱۷ھ) نے لکھا ہے:

﴿ وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا ﴾ أسماء الذرية ويقال أسماء الدواب وغير ذلك حتى القصعة والسكرجة (۱)

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام کو سب اشیاء کے نام سکھائے یا تو ان کی ذریت کے نام سکھائے اور کہا جاتا ہے کہ جانوروں کے نام بتائے گئے حتیٰ کہ بڑے اور چھوٹے پیالے اور رکابی تک کے نام ان کو بتائے گئے۔

۷۔ بیہقیٔ وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ) نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی قول نقل کیا ہے:

علم آدم جميع اللغات ثم تكلم كل واحد من اولاده بلغة (۲)

ترجمہ: آدم علیہ السلام کو تمام بولیاں (زبانیں) سکھائیں پھر آپ کی اولاد سے ہر ایک نے ایک بولی (زبان) کے ساتھ کلام کیا۔

۸۔ حافظ ابن کثیر الدمشقی (المتوفی ۷۷۴ھ) نے لکھا ہے کہ:

(وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا) قال: علمه اسم كل دابة وكل طير وكل شيئ وكذالك روى عن سعيد بن جبير وقتادة وغيرهم من السلف: أنه

---

(۱) تنوير المقباس من تفسير ابن عباس ص۸، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت

(۲) تفسير مظهرى: جلد ۱ ص ۵۱ الجزء الاول مطبوعه المكتبة الحقانية محله جنگى پشاور

علمه أسماء كل شئ (۱)

ترجمہ: (اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھائے) یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ہر چوپائے اور ہر پرندے کا نام بتادیا اور اسی طرح سعید بن جبیر اور قتادہ اور دیگر سلف سے منقول ہے کہ ہر چیز کا نام اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بتادیا۔

مزید لکھتے ہیں:

والصحيح أنه علمه أسماء الأشياء كلها: ذواتها وصفاتها وأفعالها (۲)

ترجمہ: صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام ان کی شکلیں اور ان کے افعال کا علم عطا فرمادیا۔

۹۔ علامہ اسمٰعیل حقی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) نے بھی اس آیت کے تحت یوں لکھا ہے:

وعلمه أحوالها وما يتعلق بها من المنافع الدينية والدنيوية وعلمه أسماء الملائكة وأسماء ذريته كلهم وأسماء الحيوانات والجمادات وصنعة كل شئ وأسماء المدن والقرى وأسماء الطير و الشجر و مايكون وكل نسمة يخلقها إلى يوم القيامة وأسماء المطعومات والمشروبات وكل نعيم فى الجنة وأسماء كل شئ (۳)

---

(۱) تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير جلد ۱ ص ۲۰۵، الجزء الاول مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه

(۲) تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير جلد ۱ ص ۲۰۶ الجزء الاول مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه

(۳) تفيسر روح البيان جلد ۱ ص ۱۳۶ مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنى سٹريٹ اردو بازار لاہور

ترجمہ: اور حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو چیزوں کے حالات سکھائے اور جو اس میں دینی ودنیاوی نفع ہیں وہ بتائے ان کو فرشتوں کے نام اور تمام ذُرّیتِ آدم کے نام حیوانات اور جمادات کے نام بتائے اور ہر چیز کا بنانا بتایا تمام شہروں اور گاؤں کے نام پرندوں اور درختوں کے نام جو ہو چکا یا جو ہوگا ان کے نام اور جو (اللہ تعالیٰ) قیامت تک پیدا فرمائے گا ان کے نام اور کھانے پینے کی چیزوں کے نام جنت کی ہر نعمت غرضیکہ ہر چیز کے نام بتائے۔

تھوڑا آگے جا کر علامہ حقی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) یوں لکھتے ہیں:

وفی الخبر علمه سبعمائة ألف لغة فلما وقع فی اکل الشجرة سلب اللغات الا العربية فلما اصطفاه با لنبوة رد اللّٰه عليه جميع اللغات فكان من معجزاته تكلمه بجميع اللغات المختلفة التی يتكلم بها أولاده اِلی يوم القيامة من العربية والفارسية والرومية والسريانية واليونانية والعبرانية والزنجية وغيرها۔(۱)

ترجمہ: اور حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات لاکھ زبانیں سکھائیں پھر جب اکلِ شجر میں مبتلا ہوئے تو عربی کے علاوہ باقی زبانیں سلب کر لیں گئیں پھر جب آپ کو نبوت کے ساتھ منتخب کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام زبانیں لوٹا دیں۔ پس آپ کے معجزات سے ان تمام مختلف زبانوں میں کلام کرنا تھا جن کے ساتھ قیامت تک آنے والی آپ کی اولاد کلام کرے گی یعنی عربی، فارسی، رومی، سریانی، یونانی، عبرانی اور زنجی وغیرہ۔

---

(۱) تفسیر روح البیان جلد ۱ ص ۱۳۶ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

۱۰۔علامہ شہاب الدین السید محمود آلوسی البغدادی (المتوفی ۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں:

وقیل :المراد بها أسماء ما کان وما یکون الی یوم القیامة (۱)

ترجمہ: اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کے نام ہیں۔

۱۱۔اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''آئیۃ !''وعلم آدم الأسماء کلها'' میں علمائے ظاہر خیال کرتے ہیں کہ مراد اس سے اسمائے عرفیہ ہیں اور علمائے باطن کے نزدیک حق یوں ہے کہ اس سے مراد حقائق اسماء ہے۔'' (۲)

مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات بڑی واضح طور پر ثابت ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو چھوٹی سے چھوٹی شے سے لے کر بڑی سے بڑی اشیاء کے اسماء کا کلی علم عطا فرمایا تھا حتی کہ تمام اشیاء کے نام ماہیات، خصوصیات، صفات اور افعال و کیفیات تک کا علم بھی عطا فرمایا تھا۔''ما کان و ما یکون'' کے سارے اسماء کے علوم حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو عطا ہوئے۔

لیکن اب میرے حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا حال دیکھو قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی الشفاء کی شرح نسیم الریاض میں علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۶۹ھ) نے لکھا ہے:

انه علیه السلام عرضت علیه الخلائق من لدن آدم الی قیام الساعة فعرفهم کلهم کما علم آدم الاسماء کلها (۳)

---

(۱) تفسیر روح المعانی جلد ۱ ص ۲۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

(۲) اشرف علی تھانوی : امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق ملفوظ ۳۳ ص ۲۹ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور

(۳) نسیم الریاض جلد ۳: ص: ۱۹ الباب الثالث فصل فیما ورد من ذکر مکانة مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

ترجمہ: حضور ﷺ پر ساری مخلوقات از حضرت سیدنا آدم علیہ السلام تا روز قیامت پیش کی گئی پس ان سب کو (حضور ﷺ) نے پہچان لیا جیسے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سب نام سکھائے گئے۔

اس حوالہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا ہے کہ حضور ﷺ سب کچھ جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں۔ جس طرح آدم علیہ السلام کو اسماء کا علم ''ما کان و ما یکون'' حاصل ہوا نبی کریم ﷺ کو ہر شے کا علم ''ما کان و ما یکون'' حاصل ہے۔

۲۔ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کا علم پاک:

حضرت سیدنا نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان گنت علوم غیبیہ سے سرفراز فرمایا۔ آپ نے کفار کی آئندہ پشتوں اور نسلوں میں پیدا ہونے والے افراد کی خبر پہلے ہی ارشاد فرمادی جس کو قرآن کریم یوں بیان فرماتا ہے:

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا۝(۱)

ترجمہ: اور نوح نے عرض کی اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بے شک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور ان کی اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر۔ (کنز الایمان)

یہ کہ کفار کی آئندہ پشتیں اور نسلیں بھی کفار ہی ہوں گی اور بڑی ناشکر ہوں گی اس کا علم غیب اللہ تعالیٰ نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کو پہلے ہی عطا فرما دیا تھا جیسا کہ ان آیات کی تفسیر میں امام بغوی (التوفی ۵۱۶ھ) امام خازن (التوفی ۷۶۵ھ) اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی (التوفی ۱۱۲۵ھ) سب نے لکھا ہے:

---

(۱) پارہ: ۲۹، سورۃ النوح آیت: ۲۶-۲۷

انما قال نوح هذا حين أخرج اللّٰه كل مؤمن من أصلابهم وأرحام نسائهم وأعقم أرحام نسائهم وأيبس أصلاب رجالهم قبل العذاب بأربعين سنة ـ وقيل: سبعين سنة وأ خبر اللّٰه نوحًا أنهم لا يؤمنون ولا يلدون مؤمناً فحينئذ دعا عليهم نوح فأجاب اللّٰه دعائه أهلكهم كلهم ولم يكن فيهم صبي وقت العذاب (۱)

ترجمہ: یہ دعا حضرت سیدنا نوح علیہ السلام نے اس وقت مانگی جب اللہ رب العزت نے اس قوم کے مردوں کی پشتوں اور عورتوں کے ارحام سے پیدا ہونے والے آخری مومن کو بھی پیدا فرما دیا اور بعد ازاں ان کو بانجھ کر دیا۔ اور واقعہ نزول عذاب سے چالیس سال قبل کا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (یہ واقعہ عذاب سے) ستر سال قبل کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کو پہلے ہی اس کا علم دے دیا تھا کہ نہ تو یہ لوگ ایمان لائیں گے اور نہ ہی ان کے ہاں آئندہ آنے والی نسلوں میں کوئی مسلمان پیدا ہوگا اس وقت آپ نے ان پر عذاب کی دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا پس ان سب کو ہلاک کر دیا اور عذاب کے وقت ان کے ساتھ کوئی بچہ نہ تھا۔

---

(۱) تفسیر مظهری جلد ۱۰ ص ۷۸ الجزء العاشر مطبوعه المکتبة الحقانية محله جنگی پشاور، معالم التنزيل المعروف به تفسير بغوى جلد ۴ ص ۴۰۰ الجزء التاسع والعشرون مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان، لباب التأويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن جلد ۴ ص ۳۳۷ مطبوعه مكتبه رشيديه سر کی روڈ کوئٹه،

لان اللّٰہ تعالیٰ اعقمھم قبل العذاب (۱)

ترجمہ: عذاب سے قبل اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بانجھ کر دیا تھا۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا علم پاک

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقرب نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی شان صدیقیت کو اور شان محبوبیت کو قرآن پاک میں یوں بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (۲)

ترجمہ: اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ صدیق تھا (نبی)۔ (کنزالایمان)

دوسرے مقام پر اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا (۳)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا۔ (کنزالایمان)

اللہ رب العزت نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بے شمار کمالات اور مقامات سے نوازا، وہ آپ ہی ہیں جن کی نسبت قربانی کو شریعت مطہرہ میں آئندہ نسلوں کے لئے جاری وساری فرمایا، وہ آپ ہی ہیں کہ جن کے لئے نار نمرود کو گلزار کیا گیا، وہ آپ ہی ہیں جنہوں نے دعا کی کہ یا اللہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو میری اولاد میں سے

---

(۱) لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن جلد ۴ ص ۳۳۷ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

(۲) پاره:۱۶ سورة المریم آیت:۴۱

(۳) پاره: ۵، سورة النساء آیت :۱۲۵

مبعوث فرما، تو اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی اولاد میں سے مبعوث کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمین و آسمان سب کا مشاہدہ کروایا اور آپ کو بے شمار غیبی علم پر مطلع فرمایا آپ کی شان علمیت و مشاہدہ کا قرآن مجید میں یوں بیان ہے:

وَكَذَالِكَ نُرِىٓ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۱)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔ (کنزالایمان)

۱۔ امام ابن جریر طبری (المتوفی ۳۱۰) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

أراه اللّٰه ملكوت السموات، فأراه شمسًا وقمرًا ونجومًا وسحابًا وخلقًا عظيمًا وأراه ملكوت الأرض، فأراه جبالاً و بحورًا وأنهارًا وشجرًا و من كل الدواب وخلقًا عظيمًا (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اسے (حضرت ابراھیم علیہ السلام کو) آسمانوں کی بادشاہی دکھائی پس آپ کو سورج، چاند، ستارے، بادل اور عظیم مخلوق دکھائی اور آپ کو زمین کی بادشاہی دکھائی پس آپ کو پہاڑ، سمندر، دریا، درخت اور تمام چوپائے اور مخلوق دکھائی۔

یہی امام طبری اسی آیت کی تفسیر میں مزید یوں لکھتے ہیں:

اِنَّهٗ جَلَّ لَهُ الْاَمْرُ سِرُّهٗ وَ عَلَانِيَتُهٗ فَلَمْ يَخْفَ عَلَيْهِ شَئٌ مِنْ اَعْمَالِ الْخَلَائِقِ (۳)

ترجمہ: حضرت ابراھیم علیہ السلام پر پوشیدہ و ظاہر تمام چیزیں کھل گئیں، پس ان سے مخلوق کے اعمال میں سے کچھ نہ چھپا رہا۔

---

(۱) پارہ: ۷ سورۃ الانعام آیت: ۷۵

(۲) جامع البیان المعروف بہ تفسیر طبری جلد ۵ ص ۲۸۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۳) جامع البیان المعروف بہ تفسیر طبری جلد: ۵، ص: ۲۸۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت

۲۔محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

وقال مجاهدو سعيد بن جبير: يعنى آيات السموات والأرض وذلك أنه أقيم علىٰ صخر و كشف له عن ملكوت السموات والأرض حتى العرش وأسفل الأرضين و نظر اِلىٰ مكانه فى الجنة (۱)

ترجمہ: اور حضرت مجاہد وسعید ابن جبیر سے مروی ہے یعنی اس سے مراد آسمانوں اور زمین کی نشانیاں ہیں اور اس کی صورت یہ تھی کہ آپ کو ایک چٹان پر کھڑا کر دیا گیا اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے آپکے لئے کھول دیا گیا حتیٰ کہ عرش اور تحت الثریٰ بھی اور آپ نے جنت میں اپنا مقام بھی ملاحظہ فرمالیا۔

۳۔امام فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

ان اللّٰه تعالیٰ شق له السموات حتى رأى العرش والكرسى والىٰ حيث ينتهى اِليه فوقية العالم الجسمانى، وشق له الأرض اِلى حيث ينتهى اِلى السطح الآخر من العالم الجسمانى ورأى مافى السموات من العجائب والبد ائع ورأى مافى باطن الأرض من العجائب والبدائع (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے آسمانوں کو چیر دیا یہاں تک کہ انہوں نے عرش وکرسی اور جہاں تک جسمانی عالم کی فوقیت ختم ہوتی ہے سب دیکھ لیا۔ اور آپ کے لئے زمین چیر دی گئی یہاں تک کہ فرش عالم جسمانی کی آخری سطح کی انتہا تک

---

(۱) معالم التنزيل المعروف به تفسير بغوى جلد ۲ ص ۱۰۸ الجزا لسابع مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان

(۲) تفسير كبير جلد ۵ ص ۳۵ الجزء الثالث العشر مطبوعه مكتبه علوم اسلاميه اقراء سنٹر غزنى سٹريٹ اردو بازار لاهور

آپکو دکھا دی گئی، اور آپ نے آسمانوں میں موجود عجائبات و غرائب کو دیکھ لیا اور زمین کے پیٹ میں موجود عجائبات کو بھی دیکھ لیا۔

۴۔امام نسفی (التوفی ۷۱۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

قال مجاهد فرجت له السمٰوات السبع فنظر الى مافيهن حتى انتهى نظره الى العرش و فرجت له الارضون السبع حتى نظر الى ما فيهن (۱)

ترجمہ: حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کیلئے ساتوں آسمان کھول دیئے گئے پس انہوں نے دیکھ لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے حتی کہ ان کی نظر عرش تک پہنچی اور آپ کیلئے ساتوں زمینیں کھول دی گئیں حتی کہ آپ نے وہ چیزیں دیکھ لیں جو زمینوں میں ہیں۔

۵۔علامہ علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی (التوفی ۷۶۵ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

أنه أقيم على صخرة و كشف له عن السمٰوات حتى رأى العرش و الكرسي ومافي السمٰوات من العجائب وحتى رأى مكانه في الجنة فذلك قوله و آتيناه أجره في الدنيا يعني أريناه مكانه في الجنة و كشف له عن الأرض حتى نظر الى أسفل الارضين ورأى مافيها من العجائب (۲)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ایک چٹان پر کھڑا کیا گیا اور آپکے لئے کھول دیئے گئے تمام آسمان حتی کہ آپ نے عرش اور کرسی اور جو کچھ آسمانوں میں عجائبات

---

(۱) مدارك التنزيل وحقائق التأويل المعروف به تفسير مدارك و على هامش تفسير خازن جلد:۲ ص: ۲۷ مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ کوئٹه

(۲) لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن جلد ۱ ص ۲۸ مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ کوئٹه

میں سے ہے سب کچھ دیکھ لیا اور یہاں تک کہ آپ نے جنت میں اپنا مکان بھی دیکھ لیا۔ اور آپ کے لئے زمین کھول دی گئی حتی کہ آپ نے زمینوں کی نیچی زمین اور اس میں جو عجائبات تھے سب کو ملاحظہ فرمالیا۔

۶۔ حافظ ابن کثیر الدمشقی (المتوفی ۷۷۴ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فَإِنه تعالیٰ جَلالَهُ لأمْرَ سرَّه و علانيته، فلم يَخْفَ عليه شيٌ من أعمالِ الخلائقِ (۱)

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہر شے، چھپی اور ظاہر سب کو منکشف کردیا اور خلائق کے اعمال میں سے کوئی شے آپ پر پوشیدہ نہ رہی۔

۷۔ محمد بن یعقوب فیروز آبادی (المتوفی ۸۱۷ھ) یوں لکھتے ہیں:

(نُرِی اِبْرَاھِیمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰاتِ وَالارضِ) مابين السمٰوات والأرض من الشمس والقمر والنجوم (۲)

ترجمہ: (ہم دکھاتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کو بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی) جو کچھ آسمانوں اور زمینوں کے درمیان ہے یعنی سورج، چاند اور ستارے۔

۸۔ الشیخ احمد بن محمد الصاوی (المتوفی ۱۲۴۱) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

وكشف له عن الأرض حتى نظر الىٰ اسفل الأرضين ورأى ما فيها من العجائب (۳)

---

(۱) تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير جلد ۳ ص ۲۹ مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه

(۲) تنوير المقباس من تفسير ابن عباس ص ۱۴۸ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت

(۳) حاشيه الصاوی على تفسير الجلالين جلد ۲ ص ۱۹۶ مطبوعه دارالكتب العليه بيروت

ترجمہ: اور کھول دی گئی آپ کے لئے زمین حتی کہ آپکی نظر زمینوں میں سب سے نچلی زمین پر پڑی اور آپ نے دیکھا جو کچھ اس میں عجائبات میں سے تھا۔

۹۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (التوفی ۱۱۲۵ھ) اور علامہ السید محمود آلوسی البغدادی (التوفی ۱۲۷۰ھ) دونوں اس آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہ کا قول نقل فرماتے ہیں:

وقال قتادة: ملكوت السموات الشمس والقمر و النجوم و ملكوت الأرض الجبال والأشجار والبحار (۱)

ترجمہ: اور حضرت قتادہ نے کہا: آسمانوں کی بادشاہت سے مراد سورج، چاند اور ستارے ہیں زمین کی باشاہت سے مراد پہاڑ، درخت اور سمندر ہیں۔

آیت کریمہ اور تفسیری عبارات سے ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عرش علیٰ سے لے کر تحت الثریٰ تک اور آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ پایا جاتا ہے سب ایک ایک کر کے دکھا دیا حتی کہ آپکو جنت میں اپنا مکان بھی دکھا دیا اور آپکو کرسی بھی دکھا دی گئی اور عرش علیٰ کے علم میں لوح محفوظ بھی آ گئی۔

قارئین! غور فرمائیں اگر حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے علم کا یہ حال و مقام ہے تو جو حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جن کے لئے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام دعا فرمائیں ”یا اللہ! نبی آخر الزماں ﷺ کو میری اولاد میں سے فرما“، ان کے علم پاک کا کیا حال و مقام ہوگا؟

حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کا علم پاک

حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر اور برگزیدہ نبی ہیں اور

---

(۱) تفسیر مظہری جلد ۳، ص ۲۵۷ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور، تفسیر روح المعانی جلد: ۴ ص: ۱۸۷، مطبوعہ دارلکتب العلمیہ بیروت

دوسری شان آپکو اللہ تعالیٰ نے یہ دی ہے کہ آپ حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ منجملہ دیگر فضائل و کمالات کے اللہ تعالیٰ نے آپکو علوم غیبیہ سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔

ا۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو ایک بات ارشاد فرمائی جس کا ذکر قرآن کریم ان الفاظ سے کرتا ہے:

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ (۱)

ترجمہ: اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا۔ (کنز الایمان)

حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی نبوت کے اظہار سے پہلے ہی آپ کے نبی ہونے کی خبر دے دی اور نیز یہ کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے جو خواب اپنے والد گرامی سے عرض کیا تھا اس میں باتوں کا انجام نکالنے کا کوئی قرینہ یا اشارہ نہ تھا مگر حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے علم پاک سے حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ بھی خبر دے دی کہ انہیں (یعنی حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو) تعبیر الرؤیا اور علم و حکمت کی بے مثال دولت سے بھی نوازا جانے والا ہے۔

۲۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کے علوم غیبیہ پر مطلع ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ جب حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت بنیامین کو ایک تدبیر سے اپنے پاس رکھ لیا اور بھائیوں نے واپس آکر حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کو سارا واقعہ بیان کیا تو قرآن کہتا ہے کہ آپ نے پیش گوئی کرتے ہوئے فرمایا:

---

(۱) پارہ :۱۲ سورۃ یوسف آیت: ۶

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعاً (۱)

ترجمہ: قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھے لا ملائے۔ (کنزالایمان)

چونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو جانتے پہچانتے نہ تھے، اس لئے وہ یہی سمجھتے تھے کہ انہوں نے مصر میں بنیامین کے ساتھ اپنے سب سے بڑے بھائی کو چھوڑا ہے مگر حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام اپنے نور نبوت اور علم پاک سے خوب جانتے تھے کہ مصر میں ان دو کے ساتھ تیسرا بھائی حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام بھی ہے، اس لئے آپ نے "جَمِيْعًا" فرمایا اور طالب علم بھی جانتا ہے کہ عربی میں جمع کم از کم تین افراد سے بنتی ہے۔ اسی لئے مفسرین کرام نے بھی یہاں تیسرے سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام لیے ہیں۔

۱۔ امام ابن جریر الطبری (المتوفی ۳۱۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

أى بيوسف و أخيه و روبيل (۲)

ترجمہ: یعنی یوسف علیہ السلام اور آپکے بھائی (بنیامین) اور روبیل۔

۲۔ محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿فصبر جميل عسى اللّٰه ان ياتينى بهم جميعًا﴾ يعنى: يوسف وبنيامين وأخاهم المقيم بمصر (۳)

ترجمہ: یعنی یوسف علیہ السلام اور بنیامین اور آپکا بھائی جو مصر میں مقیم تھا۔

---

(۱) پارہ: ۱۳ سورۃ الیوسف آیت: ۸۳

(۲) جامع البيان المعروف به تفسير طبرى جلد ۸، ص ۶۵ رقم الحديث: ۱۵۰۰۷ مطبوعه دارالفكر بيروت

(۳) معالم التنزيل المعروف به تفسير بغوى جلد ۲ ص ۴۴۳ الجزء الثالث عشر مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان

۳۔امام نسفی (المتوفی ۷۱۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

بیوسف وأخیه و کبیرهم (۱)

ترجمہ: یوسف علیہ السلام اور آپکے بھائی (بنیامین) اوران میں سے جو بڑا تھا۔

۴۔علامہ علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی (المتوفی ۷۶۵ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿عَسَى اَللّٰهُ أَنْ يَّأْتِيَنِى بِهِمْ جَمِيعًا﴾ یعنی بیوسف و بنیامین و الأخ الثالث الذی أقام بمصر (۲)

ترجمہ: یعنی یوسف علیہ السلام اور بنیامین اور تیسرا بھائی جومصر میں مقیم تھا۔

۵۔قاضی ثناءاللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿عَسَى اللّٰهُ أَن يَأْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا﴾ یعنی یوسف وبنیامین وأخاهم المقیم بمصر (۳)

ترجمہ: (قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے) یعنی یوسف علیہ السلام اور بنیامین اور وہ بھائی جومصر میں مقیم تھا۔

۶۔محمد بن یعقوب فیروزآبادی (المتوفی ۸۱۷) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿أَنْ يَأْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيعًا﴾ بیوسف وأخیه من أبیه و أمه بنیامین ویهودا (۴)

---

(۱) مدارك التنزيل و حقائق التاويل المعروف به تفسير مدارك على بامش الخازن جلد ۳، ص ۳۸ مطبوعه مكتبه رشيد يه سركی روڈ كوئٹه

(۲) لباب التاويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن جلد ۳ص ۳۸ مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه

(۳)تفسير مظهری جلد ۵ ص ۵۲ مطبوعه المكتبة الحقانية محله جنگی پشاور

(۴) تنوير المقباس من تفسير ابن عباس ص ۲۵۶مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت

ترجمہ: (قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے گا) یوسف اور بنیامین جو ماں اور باپ (دونوں) کی طرف سے آپکے بھائی ہیں اور یہودا۔

۷۔ علامہ السید محمود آلوسی البغدادی (التوفی ۱۲۷۰) لکھتے ہیں:

﴿عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِي بِهِم جَمِيعًا﴾ بيوسف وأخيه بنيامين والمتوقف بمصر (۱)

ترجمہ: (قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے) یوسف علیہ السلام اور آپ کے بھائی بنیامین اور جو مصر میں (آپ کا بھائی) ٹھہرا ہوا تھا۔

آیت کریمہ اور مذکورہ بالا تفاسیر سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام قطعًا حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام سے بے خبر ولا علم نہیں تھے۔

۳۔ غیوب پر مطلع ہونے کی تیسری دلیل یہ ہے کہ جب حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی بنیامین کو ایک تدبیر سے اپنے پاس رکھ لیا اور بھائیوں نے واپس آکر ساری بات حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کو بتائی تو آپ نے فرمایا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا یہ بات سن کر حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بولے آپ ہمیشہ یوسف علیہ السلام کو ہی یاد کرتے رہیں گے؟ جوابًا حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ ما لَا تَعْلَمُوْنَ (۲)

ترجمہ: کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔ (کنز الایمان)

---

(۱) تفسیر روح المعانی جلد ۷ ص ۳۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

(۲) پارہ: ۱۳، سورۃ الیوسف آیت: ۸۶

جب بیٹوں نے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کو کہا:

قَالُوْا تَا للّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْتَكُوْنَ مِنَ الْهَالِكِيْنَ (۱)

ترجمہ: بولے خدا کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ گور کنارے جالگیں یا جان سے گذر جائیں۔ (کنزالایمان)

تو جواب میں حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے کہا:

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۲)

ترجمہ: اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔ (کنزالایمان)

حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے جو بیٹوں کو فرمایا مجھے اللہ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں یا میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ آیئے مفسرین کرام کی زبانی سنتے ہیں۔

۱۔ محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں:

﴿وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ﴾ يعنى أعلم من حياة يوسف ما لا تعلمون (۳)

ترجمہ: (اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے) یعنی میں جانتا ہوں کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور تم نہیں جانتے۔

۲۔ علامہ علاؤ الدین علی بن ابراہیم البغدادی (المتوفی ۷۶۵ھ) اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

---

(۱) پارہ: ۱۳ سورۃ الیوسف آیت: ۸۵

(۲) پارہ: ۱۳ سورۃ الیوسف آیت: ۸۶

(۳) معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر بغوی جلد ۲ ص ۴۴۵ الجزء الثالث عشر مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

وفیہ اشارۃ الی انہ کان یعلم حیاۃ یوسف ویتوقع رجوعہ الیہ (۱)

ترجمہ: اور اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام کے زندہ ہونے کو جانتے اور اپنی طرف ان کے لوٹ آنے کی امید رکھتے تھے۔

۳۔ محمد بن یعقوب فیروز آبادی (المتوفی ۸۱۷ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

ویقال: أعلم ان یوسف حیی لم یمت (۲)

ترجمہ: اور کہا گیا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں نہ کہ فوت ہوئے ہیں۔

۴۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۲۲۵ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿مَالَا تَعلَمُونَ﴾ من حیاۃ یوسف (۳)

ترجمہ: (جو تم نہیں جانتے) یعنی یوسف علیہ السلام کی حیات کے بارے میں۔

۵۔ امام اسمٰعیل حقی البروسی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

أعلم من اللہ بنوع من الالھام ما لا تعلمون من حیاۃ یوسف (۴)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوع الہام کے ساتھ وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کا زندہ ہونا۔

۶۔ علامہ السید محمود آلوسی البغدادی (المتوفی ۱۲۷۰ھ) اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

---

(۱) لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن جلد ۳، ص ۴۰ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۲) تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس ص ۲۵۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

(۳) تفسیر مظہری جلد ۵، ص ۲۳ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور

(۴) تفسیر روح البیان جلد ۴ ص ۳۹۶ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

أی أعلم وحیًا أو الهامًا أو بسبب من أسباب العلم من جهته تعالیٰ ما لا تعلمون من حیاة یوسف علیه السلام (۱)

ترجمہ: یعنی میں اللہ کی طرف سے جانتا ہوں وحی یا الہام کے ساتھ یا ان اسباب علم میں سے کسی سبب کے ساتھ وہ جو تم نہیں جانتے یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کا زندہ ہونا۔

آیت کریمہ اور مفسرین کرام کے اقوال سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام اس بات کو جانتے تھے اور آپ کو اس بات کا علم تھا کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام زندہ ہیں۔

اس بات کی مزید تائید و وضاحت کے لئے دیکھئے جب حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کو حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی قمیض مبارکہ پہنچی تو آپ نے فرمایا:

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (۲)

ترجمہ: کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔ (کنز الایمان)

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں۔

۱۔ محی السنہ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶) لکھتے ہیں:

﴿ألم أقل لکم اِنی أعلمُ مِنَ اللّٰهِ مالا تعلمون﴾ من حیاة یوسف و أن اللّٰه یجمع بیننا (۳)

ترجمہ: ترجمہ: (کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے میں وہ جانتا ہوں جو کہ تم نہیں جانتے) یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کا زندہ ہونا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اکٹھا ملائے گا۔

---

(۱) تفسیر روح المعانی جلد ۷ ص ۴۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

(۲) پارہ: ۱۳، سورۃ الیوسف آیت: ۹۶

(۳) معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر بغوی جلد ۲ ص ۴۴۹ الجزء الثالث عشر مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

۲۔امام فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿ألم أقل لكم إنى أعلم من الله ما لا تعلمون﴾ والمراد علمه بحياة يوسف (۱)

ترجمہ: (کیا میں تمہیں نہ کہتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے) اور مراد ان کے علم سے حیات یوسف علیہ السلام ہے۔

۳۔علامہ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی (المتوفی ۷۶۵ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿قال ألم أقل لكم انى أعلم من الله مالا تعلمون﴾ يعنى من حياة يوسف وان الله يجمع بيننا (۲)

ترجمہ: (یعقوب علیہ السلام نے کہا کیا میں نہ تمہیں کہتا تھا کہ اللہ کی طرف سے میں وہ جانتا ہوں جو کہ تم نہیں جانتے) یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کا زندہ ہونا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اکٹھا کرے گا۔

۴۔محمد بن یعقوب فیروز آبادی (المتوفی ۸۱۷ھ) اس آیت کے تحت یوں فرماتے ہیں:

﴿اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّى اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ يقول ان يوسف حيى لم يمت (۳)

---

(۱) تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۵۰۸ الجزء الثامن عشر مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۲) لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن جلد ۳ ص ۴۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۳) تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس ص ۲۵۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

ترجمہ: (کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تمہیں معلوم نہیں) فرماتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں نہ کہ وفات پا گئے ہیں۔

۵۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۲۲۵ھ) اس آیت کے ماتحت لکھتے ہیں:

﴿أَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ من حياة يوسف وان الله يجمع بيننا (۱)

ترجمہ: (میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے) یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کی حیات اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اکٹھا کرے گا۔

۶،۷۔ علامہ اسمٰعیل حقی البروسی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اور علامہ السید محمود آلوسی البغدادی (المتوفی ۱۲۷۰ھ) دونوں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿قال ألم أقل لكم إنى أعلم من الله ما لا تعلمون﴾ أى: ألم أقل لكم يا بنيى حين أرسلتكم الى مصر وأمرتكم بالتجسس و نهيتكم عن اليأس من روح الله تعالىٰ إنى أعلم من الله مالا تعلمون من حياة يوسف (۲)

ترجمہ: (یعقوب علیہ السلام نے کہا میں نہ تمہیں کہتا تھا کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے) یعنی اے میرے بیٹو! کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا جب میں نے تمہیں مصر بھیجا تھا اور تلاش کا حکم کیا تھا اور میں نے تمہیں اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے سے منع کیا تھا کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے یعنی یوسف علیہ السلام کے زندہ ہونے کے بارے میں۔

---

(۱) تفسیر مظہری جلد ۵ ص ۶۸ مطبوعه المكتبة الحقانية محله جنگی پشاور

(۲) تفسیر روح البیان جلد ۴، ص ۴۰۸ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، تفسیر روح المعانی جلد ۷ ص ۵۳ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

۸۔الشیخ احمد بن محمد الصاوی (المتوفی ۱۲۴۱ھ) اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

﴿قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ إِنِّیْ أَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ أی من أمور باطنية لاتعلمونها، فأنتم تنظرون للظاهر، وأناأنظر للباطن (۱)

ترجمہ: (یعقوب علیہ السلام نے کہا میں نہ تمہیں کہا تھا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے) یعنی باطنی امور جنہیں تم نہیں جانتے پس تم ظاہر کو دیکھتے ہو اور میں باطن کو بھی دیکھتا ہوں۔

اس آیت مبارکہ اور تفاسیر مذکورہ سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کو اللہ نے علوم غیبیہ پر مطلع فرمایا تھا۔ اور مذکورہ بالا تفاسیر سے اس بات کی بھی تائید ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے تمام احوال کی پوری خبر اور علم عطا فرمایا تھا۔

علم سیدنا یعقوب علیہ السلام کے متعلق ایک اشکال کا اِزالہ

اشکال:

مخالفین یہاں یہ اشکال وارد کرتے ہیں کہ اگر حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے حال سے واقف ہوتے تو حُزن وملال کیسا؟ اور اپنے دیگر بیٹوں کو کیوں نہ بتایا!

اِزالہ:

حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کے حُزن وملال کو بے خبری ولاعلمی کی دلیل بنانا

---

(۱) حاشیہ الصاوی علی تفسیر جلالین جلد ۳ ص ۱۹۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

مخالفین کے محض سطحی اندازِ فکر کا نتیجہ ہے ورنہ اگر مخالفین نے تفسیر کبیر ہی پڑھ لی ہوتی تو شاید ایسا اعتراض وارد نہ کرتے امام فخر الدین الرازی (التوفی ۶۰۶ھ) سورۃ یوسف کی آیت: ۶۷ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

أنه علیه السلام کان عالمًا بأن ملك مصر هو ولده یوسف اِلا أن اللّٰه تعالیٰ ما أذن له فی اِظهار ذالك (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کو علم تھا کہ مصر کے حکمران آپ کے بیٹے یوسف علیہ السلام ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابھی اس (راز) کے اظہار کی اجازت نہ تھی۔

اسی طرح علامہ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی (التوفی ۷۶۵ھ) بھی اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں:

وقیل ان یعقوب علیه الصلاة والسلام کان قد علم ان ملك مصر هو ولده یوسف علیه الصلاة والسلام الا أن اللّٰه تعالیٰ لم یاذن له فی اظهاره ذلك فلمابعث أبناءه الیه قال لهم لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من أبواب متفرقة وکان غرضه ان یصل بنیامین الی أخیه یوسف فی وقت الخلوة (۲)

ترجمہ: اور کہا گیا کہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جان لیا تھا کہ مصر کے بادشاہ آپ کے بیٹے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپکو اس کے اظہار کی اجازت نہ دی تھی پھر

---

(۱) تفسیر کبیر جلد ۲، ص ۴۸۳ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۲) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف تفسیر خازن جلد ۳ ص ۳۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

جب آپ نے اپنے بیٹوں کو ان کے پاس بھیجا تو انہیں کہا کہ ایک دروازے سے داخل نہ ہونا اور مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔ اور آپ کا مقصد یہ تھا کہ بنیامین اپنے بھائی یوسف علیہ السلام کے ساتھ خلوت کے وقت میں مل جائے۔
علامہ رازی وحقی کے اقوال سے روز روشن کی طرف واضح ہو گیا کہ آپ کو علم تھا کہ میرا بیٹا زندہ بھی ہے اور اس وقت مصر کا حکمران بھی ہے لیکن بتایا کیوں نہیں؟ اس کا جواب بھی علامہ رازی اور علامہ حقی نے دے دیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتانے کی اجازت نہ تھی۔

دوسری طرز سے:

حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کو حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے بارے میں علم تھا اور حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کا حُزن وملال ایک طرف ان دونوں باتوں سے قطع نظر سوچنے کی بات یہ ہے کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو اپنے والد گرامی کے حزن وملال کی کیفیت پہلے سے معلوم نہ سہی، بھائیوں کے بتانے پر تو تمام صورت حال واضح ہو چکی تھی، پھر حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام مصر کے حکمران تھے ان کے پاس تمام وسائل میسر تھے اس کے باوجود اپنے والد گرامی کو ملنے کیوں نہ آئے؟ اگر حکمران ہونے کے ناتے مصروفیات بہت زیادہ تھیں تو اپنے درباریوں میں سے کسی کو بھیج کر والد گرامی کو اپنے پاس بلوا لیتے اور اگر بلوانا بھی مناسب نہ سمجھا تو کم از کم اپنے بارے میں اطلاع ہی بھجوادی ہوتی تا کہ ان کا حزن وملال ختم ہو جاتا۔ مگر حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے ایسا کیوں نہ کیا؟ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کی خاموشی اللہ رب العزت کے حکم سے تھی۔

حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا علم پاک

حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح حسن و جمال کا پیکر بنایا تھا اسی طرح آپکو علوم غیبیہ میں سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ جیسا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے پوچھا کہ والد گرامی کا کیا حال ہے تو انہوں نے کہا ان کی بینائی چلی گئی ہے تو حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا، جس کو قرآن مجید یوں بیان کرتا ہے:

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ يَاْتِ بَصِيْرًا (۱)

ترجمہ: میرا یہ کرتا لے جاؤ! اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ (کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ میں حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا اپنے والد گرامی حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں کی روشنی پھر آنے کا بیان کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ رب العزت نے آپ کو مستقبل کا علم غیب عطا فرمایا ہوا تھا۔

ا۔ محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

قال الحسن :لم يعلم أنه يعود بصيراً إلاّ بعد أن أعلمه الله عزوجل (۲)

ترجمہ: حسن نے کہا: اس نے نہ جانا کہ ان (یعقوب علیہ السلام) کی بینائی لوٹ آئے گی مگر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے علم عطا کر دیا۔

---

(۱) پارہ :۱۳، سورۃ الیوسف آیت: ۹۳

(۲) معالم التنزیل المعروف به تفسیر بغوی جلد ۲ ص ۴۴۸، الجزء الثالث عشر مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان

۲۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۲۲۵ھ) نے بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی لکھا ہے ملاحظہ ہو:(۱)

حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے غیوب پر مطلع ہونے پر دوسری دلیل یہ ہے کہ جب عزیز مصر نے بیوی کے کہنے پر آپکو قید خانے میں ڈال دیا تھا تو آپکے ساتھ دو نوجوان بھی داخل زندان کئے گئے۔ ان دونوں نوجوانوں نے اپنے خواب بیان کر کے تعبیر چاہی تو تعبیر بتانے سے قبل جو گفتگو حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے ان نوجوانوں سے فرمائی اس گفتگو کو قرآن مجید یوں بیان کرتا ہے:

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا (۲)

ترجمہ: یوسف علیہ السلام نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتا دوں گا۔ (کنز الایمان)

علامہ فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں یوں رقم طراز ہیں:

والمعنی: أنه لایأ تیکما طعام ترز قانه الا أخبر تکما أی طعام هو، وأی لون هو، و کم هو، و کیف یکون عاقبته؟ أی اِذا أکله الانسان فهو یفید الصحة أو السقم، وفیه وجه آخر، قیل: کان الملك اِذا أراد قتل انسان صنع له طعاماً فأرسله اِلیه، فقال یوسف لایأتیکما طعام ألا أخبر تکما أن فیه سمًا أم لا، هذا هو المراد من قوله: (لایأتیکما طعام ترزقانه الا نبأ تکما بتأویله) وحاصله راجع اِلی أنه ادعی الاِخبار عن الغیب، وهو

---

(۱) تفسیر مظہری جلد ۵ص ۲۲ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور

(۲) پارہ: ۱۳، سورۃ الیوسف آیت :۳۷

یجری مجری قول عیسیٰ علیه السلام (وانبئکم بما تأکلون وما تدخرون فی بیوتکم)(۱)

ترجمہ: اس آیت کا معنی یہ ہے کہ وہ کھانا جو تمہیں دیا جاتا ہے تمہارے پاس ابھی آنے بھی نہیں پائے گا کہ میں تمہیں اس کے بارے میں خبر دے دوں گا کہ وہ کیا ہے کس رنگ کا ہے کتنی مقدار میں ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا یعنی جب کوئی انسان اسے کھائے گا تو آیا وہ اس کی صحت کو فائدہ دے گا یا نقصان پہنچائے گا۔ اس میں دوسرا قول یہ ہے کہ بادشاہ جب کسی شخص کو قتل کرنا چاہتا تو اس کے لئے کھانا تیار کروا کر بھیجتا۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے پاس وہ کھانا ابھی آئے گا بھی نہیں کہ میں تمہیں بتا دوں گا اس میں زہر ہے یا نہیں مذکورہ آیت سے یہ مراد ہے اور حاصل کلام یہ ہے کہ آپ نے غیب کی خبر دینے کی بات کی تھی اور یہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے قول ”اور جو کچھ تم کھا کر آئے ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو میں تمہیں وہ سب کچھ بتا دیتا ہوں“ کی طرح ہے۔

۲۔ محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں:

یقول ﴿لا یأتیکما طعام﴾ من منازلکما ﴿ترزقانه﴾ تُطعمانه وتأکلانه ﴿الاّ نبأتکما بتأویله﴾ بقدره ولونه والوقت الذی یصل فیه الیکما ﴿قبل أن یأتیکما﴾ قبل أن یصل إلیکما وأی طعام أکلتم وکم أکلتم و متی أکلتم فهذا مثل معجزة عیسیٰ علیه السلام حیث قال ﴿وأنبّئکم بما تأکلون وماتدّخِرُون فی بیوتکم﴾(۲)

---

(۱) تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۴۵۵ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۲) معالم التنزیل المعروف به تفسیر بغوی جلد ۲ ص ۴۲۶ الجزء الثانی عشر مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

ترجمہ: کہنے لگا (نہیں آئے گا تمہارے پاس کھانا) تمہارے گھروں سے (جو تمہیں کھانے کو دیا جائے گا مگر میں تمہیں اس کی تاویل سے خبر دوں گا) اس کی مقدار، رنگ اور وقت سے جس میں وہ تمہارے پاس آئے گا (اس سے پہلے کہ وہ تمہارے پاس آئے) قبل اس کے کہ وہ تم تک پہنچے اور یہ کہ تم نے کیا کھایا، کتنا کھایا اور کب کھایا پس یہ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کی طرح ہے جو آپ نے کہا تھا (اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں اس کی جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔)

۳۔ امام نسفی (التوفی ۷۱۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿قال لا یأتیکما طعام ترزقانه الا نبأتکما بتأویله﴾ ببیان ماهیته و کیفیته (۱)

ترجمہ: (کہا نہیں آئے گا تمہارے پاس کھانا جو تمہیں کھانے کو دیا جائے مگر میں تمہیں اس کی تاویل بتاؤں گا) اس کی ماہیت اور کیفیت کے بیان کے ساتھ۔

۴۔ علامہ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی (التوفی ۷۶۵ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی أخبر تکما بقدره ولونه والوقت الذی یصل الیکما فیه ﴿قبل أن یأتیکما﴾ یعنی قبل أن یصل الیکما وأی طعام أکلتم و کم أکلتم و متی أکلتم (۲)

ترجمہ: یعنی میں تمہیں اس کی مقدار اس کا رنگ اور پہنچنے کا وقت کھانا پہنچنے سے قبل ہی بتا دوں گا اور یہ کہ کونسا کھانا تم نے کب اور کتنا کھایا ہے تمہیں اس کی بھی خبر دوں گا۔

---

(۱) مدارك التنزیل وحقائق التاویل المعروف به تفسیر مدارك علی ہامش الخازن جلد ۳ ص ۲۰ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

(۲) لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن جلد ۳ ص ۲۰ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

علامہ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی (التوفی ۷۶۵ھ) ''انا نراك من المحسنین'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

انه علیه السلام أرادأن یبین لهما أن درجته فی العلم أعلی وأعظم مما اعتقدا فیه وذلك أنها طلبا منه علم التعبیر ولا شك أن هذا العلم مبنی علی الظن والتخمین فأراد أن یعلمهما أنه یکمنه الاخبار عن المغیبات علی سبیل القطع والیقین وذلك مما یعجز الخلق عنه واذا قدر علی الاخبار عن الغیوب کان أقدر علی تعبیر الرؤیا بطریق الاولی وقیل انما عدل عن تعبیر رؤیا هما الی اظهار المعجزة لانه علم أن أحد هما سیصلب فأراد أن یدخله فی الاسلام ویخلصه من الکفر ودخول النار فأظهرله المعجزة (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ان کے سامنے اس درجہ علم سے بلند درجہ کو بیان کرنا چاہتے تھے جس کا انہیں آپکی نسبت اعتقاد تھا۔ کیونکہ انہوں نے آپ سے علم تعبیر کا مطالبہ کیا تھا اور اس میں شک نہیں یہ علم ظن اور تخمینہ (اندازہ) پرمبنی ہے سو آپ نے چاہا کہ انہیں اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ آپ غیب کی قطعی اور یقینی خبر دینے کی استطاعت بھی رکھتے ہیں تو خوابوں کی تعبیر بطریق اولی بیان کر سکتے ہیں آپ نے اظہار معجزہ کی خاطر ان کی خوابوں کی تعبیر بتانے سے وقتی طور پر احتراز فرمایا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ ایک کو سولی چڑھا دیا جائے گا سو آپ نے کفر اور آگ سے چھٹکارا دلا کر اسے اسلام میں داخل کرنا چاہا پس اس کے لئے معجزہ ظاہر فرمایا۔

---

(۱) لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به خازن جلد ۳ ص ۲۰ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

۵۔قاضی ثناء اللہ پانی پتی (التوفی ۱۲۲۵ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وقیل: أراد أنه لا یأتیکما طعام من منازلکما ترزقانه فی الیقظة أی تطعمانه وتأکلانه اِلا نبأتکما بتأویله بقدره ولونه والوقت الذی یصل الیکما قبل ان یصل الیکما وأی طعام أکلتم ومتی أکلتم وهذا معجزة مثل معجزة عیسی علیه السلام حیث قال: ﴿وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِي بُيُوْتِكُمْ﴾(۱)

ترجمہ: اور کہا گیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ نہیں آئے گا تمہارے پاس تمہارے گھروں سے کھانا جو تمہیں بیداری میں کھلایا جائے گا مگر میں تمہیں اس کی تاویل بتاؤں گا اس کی مقدار، رنگ اور وقت کے ساتھ جب وہ تمہارے پاس پہنچے گا اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے اور یہ کہ کونسا کھانا تم نے کھایا اور کب کھایا اور یہ معجزہ ہے مثل عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کے جب اسنے کہا تھا'' (اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں اس کی جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو۔)''

۶۔علامہ اسمٰعیل حقی البروسی (التوفی ۱۱۳۷ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

أی لا یأتیکما طعام فی حال من الأحوال الا حال ما نبأتکما به بان بینت لکما ماهیته من أی جنس هو و مقداره و کیفیته من اللون والطعم وسائر أحواله۔ (۲)

ترجمہ: یعنی نہیں آئے گا تمہارے پاس کھانا کسی حال میں مگر اس حال میں کہ میں

---

(۱) تفسیر مظہری جلد ۵ ص ۳۲ مطبوعہ المکتبة الحقانیة محلہ جنگی پشاور

(۲) تفسیر روح البیان جلد ۴ ص ۳۳۵ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء اسنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

تمہیں اس کی خبر دے دوں بایں طور کہ میں تمہارے لیے بیان کر دوں اس کی ماہیت یعنی اس کی جنس، مقدار اور کیفیت کی یعنی رنگ، ذائقہ اور اسکے تمام احوال۔

علامہ اسمعیل حقی البروسی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّی (پارہ۱۲، سورۃ الیوسف آیت: ۳۷) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿ذلكما﴾ أي: ذلك التأويل والأخبار بالمغيات (۱)

ترجمہ: ''یہ'' یعنی یہ تاویل اور غیب کی خبریں دینا۔

اس آیت اور تفاسیر مذکورہ سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیبیہ پر مطلع فرمایا تھا جیسا کہ مفسرین کرام نے لکھا ہے۔ گذشتہ آئندہ کے حالات کو جانتے تھے اور آپکو یہ بھی علم تھا کہ جو کھانا آئے گا وہ کہاں کے غلہ سے بنا ہے اور اس کھانے کا رنگ کیسا ہوگا اور وہ کھانا فائدہ پہنچائے گا یا ضرر یہ سب کچھ وہی بتا سکتا ہے جو سب کچھ جانتا ہو جب حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے علم کی وسعت کا یہ عالم ہے تو جو حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے بھی آقا ہیں اور شب معراج جو بیت المقدس میں حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے بھی امام بنے اور امام الانبیاء اور محبوب خدا کے رتبہ پر فائز ہوں ان کے علم کی وسعتوں اور گہرائیوں کا کیا حال ہوگا؟

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا علم پاک

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور بڑی شان والے پیغمبر ہیں آپکو کلمۃ اللّٰہ اور روح اللّٰہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپکی شان کا ذکر قرآن پاک میں جا بجا ملتا ہے۔ آپ ہی کی شان تھی کہ آپ مردوں کو زندہ فرماتے تھے مٹی کے پرندے

---

(۱) تفسیر روح البیان جلد ۴ ص ۳۳۵ مطبوعه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

میں پھونک مارتے وہ سچ مچ کا پرندہ بن جاتا، کوڑھیوں کو شفاء دیتے، اور اندھوں کو بینائی جیسی نعمت عطا فرماتے۔ جس طرح یہ شانیں اور رفعتیں اللہ تعالیٰ نے آپکو عطا فرمائی تھیں۔ اسی طرح آپکو علومِ غیبیہ کے خزانے سے غیبی علوم کی بھی کثرت عطا فرمائی تھی اور آپ غیبی خبریں بتایا کرتے تھے ایک جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِي بُيُوتِكُمْ (۱)

ترجمہ: اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کرر کھتے ہو۔

(کنز الایمان)

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال ملاحظہ ہوں۔

۱۔ امام ابن جریر الطبری (المتوفی ۳۱۰) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وانَبِّئُكُمْ بِمَا تَأكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِي بُيُوتِكُمْ﴾ قال: الطعام والشئ تدّخرونه في بيوتهم غيباً علمه الله ايّاه (۲)

ترجمہ: ''میں تمہیں خبر دیتا ہوں اس کی جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔'' کہا: کھانا اور وہ شئ جو وہ اپنے گھروں میں چھپا کر جمع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کا علم عطا کر دیا ہے۔

۲۔ محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) اس آیت کے تحت یوں لکھتے ہیں:

﴿وَأُنَبِّئُكُمْ﴾ أخبركم ﴿بِمَا تَأكُلُوْنَ﴾ ممالم أعاينه ﴿وَمَا تَدَّخِرُوْنَ﴾ ترفعونه ﴿فِي بُيُوتِكُمْ﴾ حتى تأكلوه وقيل: كان يخبر

---

(۱) پارہ: ۳ سورۃ آل عمران آیت: ۴۹

(۲) جامع البیان المعروف بہ تفسیر طبری جلد ۳ص ۳۴۳ رقم الحدیث ۹۳ ۵۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت

الرجل بما أكل البارحة وبما يأ كل اليوم وبما ادخره للعشاء (۱)

ترجمہ: اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو کچھ تم کھا کر آئے ہو یعنی اس شئے کے بارے میں بتاتا ہوں جسے میں نے دیکھا بھی نہیں اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو یعنی اور کہا گیا ہے کہ کسی شخص نے جو گذشتہ کل کھایا تھا اور آج کھائے گا اور جو رات کے کھانے کے لئے جمع کرے گا سب کی خبر دے دیتے تھے۔

۳۔علامہ علاؤ الدین علی بن ابراہیم البغدادی (المتوفی ۷۲۵ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿وَأُنَبِّئُكُمْ﴾ يعني و أخبركم ﴿ بِمَا تَأْكُلُوْنَ﴾ اى مما لم أعاينه ﴿وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِي بُيُوْتِكُمْ﴾ أى وماترفعونه فتخبؤنه فى بيوتكم لتأ كلوه فيما بعد ذلك قيل كان عيسىٰ عليه السلام يخبر الرجل بما أكل البارحة وبما يأكله اليوم وبما يدخره للعشاء (۲)

ترجمہ: اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو کچھ تم کھا کر آئے ہو یعنی اس شے کے بارے میں بتاتا ہوں جسے میں نے دیکھا بھی نہیں اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو یعنی جو کچھ تم آئندہ کل کے لئے اٹھا کر جمع کرتے ہو کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی شخص کو جو اس نے گذشتہ کل کھایا تھا اور جو آج کھائے گا اور جو رات کے کھانے کے لئے جمع کرے گا سب کی خبر دیتے تھے۔

---

(۱) معالم التنزيل المعروف به تفسير بغوى جلد ۱ ص ۳۰۴ الجزء الثالث مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان

(۲) لباب التأويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن جلد ۱ ص ۲۵۲ مطبوعه مكتبه رشيديه سر كى روڈ كوئٹه

۴۔الحافظ ابن کثیر الدمشقی (التوفی ۷۷۴ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿وانبئكم بما تأكلون وما تدخرون في بيوتكم﴾ أي: أخبركم بما أكل أحدكم الآن وماهو مدخرٌ له في بيته لغد (۱)

ترجمہ: اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ یعنی میں تمہیں اس شے کی خبر دیتا ہوں جو تم میں سے کسی نے ابھی ابھی کھائی ہے اور اس شے کی بھی جو آئندہ کل کے لئے ذخیرہ کی ہے۔

۵۔محمد بن یعقوب فیروز آبادی (التوفی ۸۱۷ھ) اس آیت کی تفسیر میں یوں بیان کرتے ہیں:

﴿وَأُنَبِّئُكُمْ﴾ أخبركم ﴿بِمَا تَأْكُلُونَ﴾ غدوة وعشية ﴿وَمَا تَدَّخِرُونَ﴾ ترفعون من غذاء لعشاء (۲)

ترجمہ: (اور میں تمہیں بتاتا ہوں) تمہیں خبر دیتا ہوں (اس کی جو تم کھاتے ہو) صبح اور شام (اور جو تم جمع کرتے ہو) صبح کے کھانے سے شام کے لیے۔

۶۔قاضی ثناء اللہ پانی پتی (التوفی ۱۲۲۵ھ) اس آیت کے ماتحت لکھتے ہیں:

﴿وانبئكم بما تأكلون وما تدخرون في بيوتكم﴾ مما لم أعاينه فكان يخبر الرجل بما أكل البارحة وبما يأكل اليوم وبما ادخره للعشاء (۳)

---

(۱) تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر جلد۲ ص ۴۰ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

(۲) تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس ص ۵۲ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

(۳) تفسیر مظهری جلد۲ ص۵۲ مطبوعه المکتبة الحقانیة محله جنگی پشاور

ترجمہ: (اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو) یعنی اس شے کے بارے میں بتاتا ہوں جس کو میں نے دیکھا بھی نہیں پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب کی خبر دیتے تھے جو کسی شخص نے گذشتہ کل کھایا تھا اور جو آج کھائے گا اور جو رات کے کھانے کے لئے جمع کرے گا۔

۷۔علامہ اسمٰعیل حقی البروسی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وانَبِّئُكُمْ بِمَا تَأكُلُوْنَ﴾ من أنواع المآكل ﴿وَمَا تَدَّخِرُوْنَ﴾ أى وما تخبئون للغد ﴿فِى بُيُوتِكُمْ﴾ فكان يخبر الرجل بما أكل قبل وبما يأكل بعد (۱)

ترجمہ: (اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں اس کی جو تم کھاتے ہو) کھانوں کی اقسام سے (اور جو تم جمع کر رکھتے ہو) یعنی جو کل کے لیے بچا رکھتے ہو (اپنے گھروں میں) تو آپ آدمی کو بتاتے کہ اس نے پہلے کیا کھایا اور آئندہ کیا کھائے گا؟

مفسرین کرام نے اس آیت کی تفسیر ہی میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے علم پاک پر ایک اور روایت نقل فرمائی ہے جو پیش خدمت ہے:

عن السدیّ قال: كان يعنى عيسىٰ ابن مريم يحدّث الغلمان وهو معهم في الكتاب بما يصنع آباؤ هم وبما يرفعون لهم، وبما يأكلون ويقول للغلام: انطلق فقد رفع لك أهلك كذاو كذا وهم يأكلون كذا فينطلق الصبى فيبكى على أهله حتى يعطوه ذلك الشئ فيقولون له: من أخبرك

---

(۱) تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۲۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

بهذا فيقول عيسى فذالك قول الله عزوجل ﴿وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ﴾ فحبسوا صبيانهم عنه وقالوا: لاتلعبوا مع هذا الساحر فجمعو هم في بيت فجاء عيسى يطلبهم فقالوا: ليس هم ههنا فقال: مافي هذا البيت؟ فقالوا: خنازير، قال عيسٰى: كذلك يكونون: ففتحوا عنهم فإذاهم خنازير (۱)

ترجمہ: سدی سے روایت ہے کہا کہ: وہ یعنی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مکتب میں بچوں کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے انہیں ان کے ماں باپ کے کاموں کی خبر دے دیتے اور اس کی جو وہ اپنے بچوں کے لیے اٹھار کھتے تھے اور جو خود کھاتے تھے اور آپ بچے سے کہتے: جاؤ تمہارے گھر والوں نے تیرے لیے فلاں شے رکھی ہے اور وہ خود یہ (فلاں شے) کھا رہے ہیں۔ تو بچہ جاتا اور گھر والوں کے سامنے خوب روتا حتیٰ کہ وہ اسے وہ شے دے دیتے پھر بچے سے پوچھتے کہ تمہیں اس کی خبر کس نے دی تو بچہ کہتا کہ مجھے عیسیٰ علیہ السلام نے بتایا ہے۔ اسی کا بیان ہے اللہ کے فرمان میں ہے کہ: ''اور

---

(۱) جامع البیان المعروف به تفسیر طبری جلد ۳ص ۳۴۴ مطبوعه دارالفکر بیروت، معالم التنزیل المعروف به تفسیر بغوی جلد :۱،ص :۳۰۴، الجزء الثالث مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان ، تفسیر کبیر جلد:۳ ص:۲۲۹ مطبوعه مکتبه علوم اسلامیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور ، لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن جلد:۱ص: ۲۵۲، مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه، تفسیر مظهری جلد :۲، ص :۵۶/ ۵۷ مطبوعه المکتبة الحقانیة محله جنگی پشاور، تفسیر روح البیان جلد:۲ ص:۴۷مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، تفسیر روح المعانی جلد:۲ ،ص :۱۶۳ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

میں تمہیں خبر دیتا ہوں اس کی جو تم کھاتے ہو اور اس کی جو اپنے گھروں میں بچار کھتے ہو''
چنانچہ لوگوں نے اپنے بچوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روک لیا اور کہا کہ اس جادوگر کے ساتھ نہ کھیلنا پس ان لوگوں نے اپنے بچوں کو ایک مکان میں جمع کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کو ڈھونڈتے ہوئے آئے تو لوگوں نے کہا کہ بچے یہاں نہیں ہیں۔ آپ نے پوچھا اس مکان میں کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ خنزیر ہیں اس پر آپ نے بھی فرمادیا کہ ایسا ہی ہوگا۔ جو لوگوں نے بچوں کو نکالا تو وہ خنزیر بن چکے تھے۔

اس آیت کی تیسری تفسیر مفسرین نے یہ فرمائی ہے کہ جیسا علامہ فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ) نے لکھا ہے:

ان الأخبار عن الغیوب اِنما ظهر وقت نزول المائده ، وذالك لأن القوم نهوا عن الأدخار فكانوا یخزنون وید خرون فكان عیسٰی علیه السلام یخبر هم بذلك (۱)

ترجمہ: آپ کا (یہ معجزہ) غیب کی خبریں دینا بوقت نزول مائدہ ظاہر ہوا۔ وہ ایسے کہ آپ کی قوم کو (مائدہ کے) جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے سے منع کیا گیا تھا اس کے باوجود وہ لوگ جمع کر لیتے تھے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام انہیں اس کی خبر دے دیتے۔

علامہ علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی (المتوفی ۷۲۵ھ) نے حضرت قتادہ کا قول نقل فرمایا ہے:

وقال قتادة انما كان هذا فی نزول المائدة و كان خوانا ینزل علیهم أینما كانوا فیه من طعام الجنة وامروا أن لایخونوا ولا یدخروا لغد فخانوا وادخروا فكان عیسٰی علیه السلام یخبرهم بما أكلوا من المائدة وما

---

(۱) تفسیر کبیر جلد ۳ص ۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

ادخروا منها فمسخهم اللّٰہ خنازیر...... و معجزة عظیمة له وهی اخباره عن المغیبات (۱)

ترجمہ: اور قتادہ نے کہا کہ (آپ کا) یہ معجزہ نزول مائدہ کے وقت میں ہوا جب کہ ان پر خوان اترتا وہ جہاں بھی ہوتے۔ اس میں جنتی کھانے ہوتے اور انہیں حکم دیا گیا تھا کہ خیانت نہ کریں اور کل کے لیے ذخیرہ نہ کریں تو انہوں نے خیانت کی اور اس سے ذخیرہ کیا۔ تو عیسیٰ علیہ السلام انہیں خبر دیتے تھے اس کی جو انہوں نے کھایا ہوتا اور جو مائدہ سے بچا کے ذخیرہ کیا ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مسخ کر دیا (ان کی شکلیں بگاڑ دیں) خنزیر بنا کر...... اور اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عظیم معجزہ ہے اور وہ ان کا غیب کی خبریں دینا ہے۔

آیت کریمہ اور مفسرین عظام کی آراء سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ماضی، حال اور مستقبل کے علومِ غیبیہ سے نوازا گیا تھا جسکی بنا پر وہ سب کچھ بیان کر دیتے تھے کہ تم کیا کھا کر آئے ہو اور کیا گھروں میں چھوڑ کر آئے ہو اور رات کو تم کیا کھاؤ گے۔

حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کا علم پاک

حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کے علم پاک کا ذکر قرآن کریم یوں کرتا ہے:

وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (۲)

ترجمہ: اور (ہم نے) اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔ (کنزالایمان)

---

(۱) لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن جلد:۱ ص ۲۵۲ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه، تفسیر مظهری جلد ۲ ص ۵۷ مطبوعه المکتبة الحقانية محله جنگی پشاور

(۲) پاره:۱۵ سورة الکهف آیت: ۶۵

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کی آراء پیش کی جاتی ہیں۔

ا۔امام ابن جریرالطبری (المتوفی ۳۱۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

وكان رجلاً يعلم علم الغيب قد علم ذلك (۱)

ترجمہ: حضرت خضر علیہ السلام علم غیب جانتے تھے انہیں یہ علم دیا گیا۔

۲۔محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) **وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا** (پارہ:۱۵سورۃ الکہف آیت:۶۵) کے تحت لکھتے ہیں:

أى علمَ الباطن اِلهامًا (۲)

ترجمہ: یعنی علمِ باطن ازروئے الہام کے۔

۳۔امام فخرالدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا﴾ يفيد أن تلك العلوم حصلت عنده من عند الله من غير واسطة (۳)

ترجمہ: (وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا) سے مستفاد ہوتا ہے کہ یہ علوم آپ کو اللہ کے ہاں سے بغیر کسی واسطہ کے حاصل ہوئے۔

۴۔حافظ ابن کثیر الدمشقی (المتوفی ۷۷۴ھ) **قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا** کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

---

(۱) جامع البیان المعروف بہ تفسیر طبری جلد۹ ص ۳۰۹ مطبوعہ دارالفکر بیروت

(۲) معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر بغوی جلد:۳،ص:۱۷۳، الجزء الخامس العشر مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن جلد:۳،ص:۲۱۸ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۳) تفسیر کبیر جلد ۷ ص ۴۸۲ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

وکان رجلاً یعلمُ عِلمُ الغیب (۱)

ترجمہ: اور وہ ایک ایسے آدمی تھے جو غیب جانتے تھے۔

۵۔امام ابوالبرکات نسفی (المتوفی ۷۱۰ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یعنی الاخبار بالغیوب وقیل العلم اللدنی ما حصل للعبد بطریق الالھام (۲)

ترجمہ: یعنی حضرت خضر علیہ السلام کو غیب کی خبریں دیں اور کہا گیا ہے کہ علم لدنی وہ ہوتا ہے جو بندے کو بطریقہ الہام حاصل ہو۔

۶۔علامہ السید محمود آلوسی البغدادی (المتوفی ۱۲۷۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا﴾ أی علمًا لا یکتنه کنهه ولا یقادر قدره وهو علم الغیوب وأسرار العلوم الخفیة (۳)

ترجمہ: (وَ علمنٰه ......) یعنی ایسا علم جس کی کنہ تک رسائی نہیں ہوتی اور نہ اس کی قدر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اور وہ غیوب کا علم ہے اور مخفی علوم کے اسرار۔

۷۔امام قرطبی (المتوفی ۶۶۸ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

(وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا) أی علم الغیب (۴)

ترجمہ: (اور ہم نے اسے اپنے پاس سے علم سکھایا) یعنی علم غیب۔

---

(۱) تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۲۳۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۲) مدارك التنزیل و حقائق التاویل المعروف به تفسیر مدارك علی ہامش الخازن جلد ۳ ص ۲۱۸ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۳) تفسیر روح المعانی جلد ۸ ص ۳۱۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

(۴) الجامع لاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر قرطبی جلد: ۱۱، ص ۱۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

آیت کریمہ اور تفاسیر مذکورہ بالا سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کو بھی علم غیب سے نوازا ہوا تھا اور آپ کو علم لدنی اور وہ خاص علم، جسے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی عطا اور توفیق کے بغیر نہیں جان سکتا، حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہوا تھا۔

حاصل کلام:

اللہ رب العزت کے پیارے محبوب منزہ عن کل عیوب صلی اللہ علیہ وسلم مقصودِ کائنات و باعثِ تخلیقِ کائنات اور روحِ کائنات ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا اسی بات کی وضاحت اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ الشاہ امام احمد رضا خان فاضل و محدث بریلوی اپنے ایک نعتیہ شعر میں یوں فرماتے ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(حدائق بخشش)

حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو شانیں عطا فرمائی ہیں وہ صدقہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو جو کچھ کمالات وفضائل اور درجات عطا فرمائے ہیں جہاں ان کی انتہا ہوتی ہے وہیں سے سید الکل امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات وفضائل ودرجات کی ابتدا ہوتی ہے۔

بلاشبہ یہی معاملہ حضور سید العالمین خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا ہے۔ جس جگہ باقی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے علوم غیبیہ کی سرحدیں ختم ہوتی ہیں وہاں سے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی سرحدیں شروع ہوتی ہیں اور آپ کے علوم غیبیہ کی سرحدیں کہاں جا کر ختم ہوتی ہیں۔ یہ خدا جانے یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانے۔

باب سوم:

جامعیتِ قرآن اور علم خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

امام راغب اصفہانی اپنی کتاب ''المفردات'' میں واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ:

تَسمِیَةُ هٰذَا الکِتَابِ قُرآناً مِن بَین کُتُبِ اللّٰهِ لِکَونِهٖ جَامِعًا لِّثَمرَةِ کُتُبِهٖ بَل لِجَمْعِهٖ ثَمرَةَ جَمِیْعِ الْعُلُومِ (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں میں سے اس کو قرآن کہنا اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ساری کتابوں کے ثمرات ومطالب اس میں جمع ہیں بلکہ یہ تمام علوم ومعارف کی بھی جامع ہے۔

اصفہانی صاحب کے قول سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید ایسی کتاب ہے جو شروع سے آخر تک یعنی ''اَلْحَمْدُ'' سے ''والناس'' تک حقائق ومعارف اور تمام علوم وفنون کی جامع ہے۔

قرآن مجید میں ہر شے کا بیان ہے

قرآن مجید اپنی شان کو خود بیان فرماتا ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ (۲)

ترجمہ: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ (کنزالایمان)

۱۔ امام ابن جریر الطبری (المتوفی ۳۱۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

قال ابن مسعود: أنزل فی ھذا القرآن کل علم وکلّ شیءٍ قد بین لنا فی القرآن (۳)

---

(۱) المفردات ص: ۲۶۹

(۲) پارہ: ۱۴ سورة النحل آیت: ۸۹

(۳) جامع البیان المعروف بہ تفسیر طبری جلد ۸، ص ۱۹۰، الجزء الرابع عشر مطبوعہ دارالفکر بیروت

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: ''اس قرآن (مجید) میں ہر علم اتارا گیا ہے اور ہر شی ہمارے لیے قرآن میں بیان کردی گئی ہے۔

۲۔امام فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قَال: القرآن تبیان لکل شییء وذالك لأن العلوم إما دینیة أو غیر دینیة (۱)

ترجمہ: کہا: قرآن ہر شے کا روشن بیان ہے اور یہ اس لیے کہ علوم یا تو دینیہ ہیں یا غیر دینیہ۔

۳۔حافظ ابن کثیر الدمشقی (المتوفی ۷۷۴ھ) اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

قال ابن مسعود: وقد بین لنا فی هذا القرآن کل علم و کل شیءٍ (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اور تحقیق اس قرآن میں ہمارے لیے ہر علم اور ہر شے بیان کی گئی ہے۔

حافظ ابن کثیر مزید لکھتے ہیں:

فان القرآن اشتمل علی کل علم نافع من خبر ماسَبَقَ وعِلمِ ماسیأتی وحُکمِ کل حلال وحرام و ما الناسُ إلیه محتاجون فی أمر دنیاهم ودینهم و معاشهم ومعادهم (۳)

ترجمہ: کیونکہ قرآن مشتمل ہے ہر علمِ نافع پر یعنی گذشتہ کی خبر اور آئندہ وجود میں

---

(۱) تفسیر کبیر جلد ۷ ص ۲۵۸ مطبوعہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۲) تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۲۳ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

(۳) تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۲۳ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

آنے والی شے کا علم اور ہر حلال اور حرام کا حکم اور وہ جس کی طرف لوگ محتاج ہیں اپنے دنیا، دین، معاش اور معاد کے امر میں۔

۴۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۲۲۵ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿تِبیَاناً﴾ بیاناً بلیغاً ﴿لِکُلِّ شَیْءٍ﴾ مفصلاً أو مجملاً (۱)

ترجمہ: (تبیان) یعنی بلیغ بیان (ہر شی کا) مفصل یا مجمل

۵۔ علامہ اسمٰعیل حقی البروسی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿لِکُلِّ شیءٍ﴾ یتعلق بأمور الدین ومن ذلك أحوال الأمم مع أنبیائهم (۲)

ترجمہ: ﴿لِکُلِّ شیءٍ﴾ امور دینی کے ساتھ متعلق ہے اور اسی سے امتوں کے ان کے انبیاء کے ساتھ احوال ہیں۔

۶۔ علامہ السید محمود آلوسی البغدادی (المتوفی ۱۲۷۰ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فعن الشافعی رضی اللّٰہ تعالٰی عنه أنه قالَ مرة بمكة: سلونی عما شئتم أخبركم عنه من كتاب اللّٰه فقيل له: ما تقول فی المحرم يقتل الزنبور؟ فقالَ: بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم قال اللّٰه تعالٰی: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْا وَمَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (۳)

ترجمہ: پس امام شافعی سے ہے کہ انہوں نے ایک دن مکہ میں کہا کہ جو چاہو مجھ سے سوال کرو میں اس کا جواب تمہیں اللہ کی کتاب سے دوں گا تو آپ سے پوچھا گیا

---

(۱) تفسیر مظہری جلد ۵ ص ۲۲۰ مطبوعہ المکتبة الحقانیة محلہ جنگی پشاور

(۲) تفسیر روح البیان جلد ۵ ص ۸۵ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۳) تفسیر روح المعانی جلد ۷ ص ۴۵۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

کہ آپ مُحرم کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو احرام کی حالت میں بھڑ کو مار ڈالے تو کہا
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور رسول جو کچھ تمہیں دیں اسے لے لو اور
جس چیز سے روکیں اس سے باز آجاؤ الخ

علامہ آلوسی دوسری جگہ فرماتے ہیں:

قال: جمع القرآن علوم الأولین والآخرین (۱)

قرآن پہلوں، پچھلوں کے تمام علوم کا جامع ہے۔

۷۔ ملا معین الدین واعظ الکاشفی (۹۰۶ھ) اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

﴿وَنَزَّلْنَا﴾ وفرستادیم ﴿عَلَيْكَ الْكِتٰبَ﴾ برتو قرآن را ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ بیانی روشن برائے ہمہ چیز از امور دین ودنیا بہ تفصیل واجمال (۲)

ترجمہ: (وَنَزَّلْنَا) اور بھیجا ہم نے (عَلَيْكَ الْكِتٰبَ) تجھ پر قرآن کو (تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ) ہر چیز کا روشن بیان یعنی دین اور دنیا کے تمام امور تفصیل اور اجمال کے ساتھ۔

اس آیت کریمہ اور ان تفاسیر سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید میں علوم دینیہ اور غیر دینیہ حلال وحرام امور دین، احوال امم سابقہ علوم الاولین وآخرین سب اشیاء کا علم موجود ہے۔

۲۔ قرآن پاک میں ہر شے کی تفصیل:

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ قرآن میں ہر شے کا بیان ہے اور شے کے

---

(۱) تفسیر روح المعانی جلد ۷ ص ۴۵۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

(۲) تفسیر حسینی ص ۵۹۵ مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ

لفظ کا اطلاق دنیا و عالم کے ہر وجود پر ہوتا ہے۔ خواہ وہ مادی ہو یا غیر مادی جو چیز بھی خالق کائنات نے بنائی ہے اس پر لفظ ''شی'' کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور اس دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ قرآن میں ہر شی کی تفصیل بھی موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ (۱)

ترجمہ: اور ہر چیز کا مفصل بیان۔ (کنزالایمان)

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ (۲)

ترجمہ: ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔ (کنزالایمان)

ا۔ حافظ ابن کثیر الدمشقی (۷۷۴ھ) وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ کے تحت لکھتے ہیں:

من تحليل وتحريم ومحبوب و مكروه و غير ذلك من الأمر بالطاعات والواجبات والمستحبات و النهى عن المحرمات و ما شاكلها من المكروهات و الاخبار عن الامور الجلية وعن الغيوب المستقبلة المجملة والتفصيلية والاخبار عن الرب تبارك و تعالیٰ (۳)

ترجمہ: یعنی حلال اور حرام اور محبوب اور مکروہ اور علاوہ اس کے یعنی عبادتوں کے

---

(۱) پارہ:۱۳ سورۃ الیوسف آیت: ۱۱۱

(۲) پارہ: ۷ سورۃ الانعام آیت: ۳۸

(۳) تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۶۱۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

احکام اور واجبات اور مستحبات اور محرمات سے روکنا اور اس سے جو مشاکلت رکھتے ہیں یعنی مکروہات اور بڑے امور کی خبروں سے اور آئندہ پیش آنے والے اجمالی اور تفصیلی غیوب اور رب تعالیٰ کی خبروں سے۔

۲۔علامہ علاؤ الدین علی بن ابراہیم البغدادی (المتوفی ۷۶۵ھ) وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ کے تحت لکھتے ہیں:

يعنى ان فى هذا القرآن المنزل عليك يا محمد تفصيل لكل شئ تحتاج اليه من الحلال والحرام والحدود والاحكام والقصص والمواعظ و الامثال وغير ذلك مما يحتاج اليه العباد فى أمر دينهم و دنيا هم (١)

ترجمہ: یعنی اس قرآن میں جو اے محمد ﷺ! آپ پر اتارا گیا ہے ہر شئی کا بیان ہے جس کی تجھے احتیاج ہوگی یعنی حلال، حرام اور حدود اور احکام اور قصے اور نصیحتیں اور امثال اور ان کا غیر جس کی بندوں کو حاجت ہے ان کے دینی اور دنیاوی امور میں۔

۳۔ملا معین الدین واعظ الکاشفی (المتوفی ۹۰۶ھ) وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وبیان همه چیزها که محتاج الیه باشد در دین و دنیا (۲)

ترجمہ: اور تمام چیزوں کا بیان جن کی طرف احتیاج ہے دین اور دینا میں۔

۴۔علامہ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی (المتوفی ۷۶۵ھ) مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ان القرآن مشتمل على جميع الأحوال (٣)

---

(١) لباب التأويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن جلد ٣ ص ٥١ مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه

(٢) تفسير حسينى ص ٥٣١ مطبوعه تاج كمپنى لميٹڈ

(٣) لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن جلد ٢ ص ١٥ مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه)

ترجمہ: بے شک قرآن کریم تمام حالات پر مشتمل ہے۔

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا (۱)

ترجمہ: اور ہم نے ہر چیز خوب جدا جدا ظاہر فرما دی۔ (کنز الایمان)

۵۔ امام نسفی (التوفی ۷۱۰ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿وَكُلَّ شَيْءٍ﴾ مما تفتقرون اليه فى دينكم و دنيا كم (۲)

ترجمہ: (ہر شئی) جس کی طرف تم محتاج ہوتے ہو اپنے دین اور دنیا میں۔

۶۔ اسی مفہوم کی تائید میں ابن برھان فرماتے ہیں:

وقال ابن برّهان: ما قال النبى ﷺ من شىء فهو فى القرآن به أو فيه أَصله قرُب أو بَعُدَ، فَفَهِمَهُ من فهمه، وعَمِه عنه من عَمِه، و كذا كل ما حكم به أو قضي به، و اِنما يدرك الطالب من ذلك بقدر اجتهاده وبذل وسعه و مقدار فهمه (۳)

ترجمہ: ابن جرھان نے کہا: نبی کریم ﷺ نے جو بھی فرمایا ہے تو وہ جو قرآن میں ہے اس سے یا اس میں اس کی اصل ہے قریب یا بعید۔ اسے سمجھا جو سمجھا اور اس سے اندھا بنا جو اندھا بنا اور ایسے ہی ہر وہ حکم جو آپ نے کیا یا فیصلہ فرمایا اور طلب کرنے والا تو اس سے اپنی کوشش، استعداد کے خرچ اور فہم کی مقدار کے مطابق ہی ادراک کرتا ہے۔

---

(۱) پارہ :۱۵ سورۃ الاسراء آیت :۱۲

(۲) مدارك التنزيل فى حقائق التاويل المعروف به تفسير مدارك علٰى ہامش الخازن جلد ۳ص ۱۶۸ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۳) الاتقان فى علوم القرآن للسيوطى ص ۷۲۶ النوع الخامس والستون فى العلوم المستنبطة من القرآن مطبوعه دارالكتاب العربى بيروت

آیات کریمہ اور مفسرین کے اقوال مبارکہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہوا کہ قرآن مجید تمام ظاہری و باطنی وتمام موجوداتِ عالم کے احوال دنیا وآخرت کے حالات، ہرادنی واعلیٰ چیز، احکام شرعیہ، حلال وحرام، سب کا جامع ہے۔ حتی کہ ابن برھان کے فرمانے کے مطابق کائنات کی کوئی شے ایسی نہیں جس کا ذکر یا اس کی اصل قرآن کریم سے ثابت نہ ہو۔ لیکن یہ لوگوں کی اپنی اپنی صلاحیت واستعداد اور قوت استخراج واستنباط پر ہے۔ جسے انشراحِ صدر اور نور بصیرت حاصل ہوتا ہے اس کے لئے حجاب اُٹھ جاتے ہیں اور ہر شے کا تفصیلی علم وبیان قرآن پاک میں نظر آتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

ا۔ مفسر قرآن حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لوضاع لی عِقَال بعیر لوجدته فی کتاب اللّٰہ تعالیٰ (۱)

ترجمہ: اگر میرے اونٹ کی رسی بھی گم ہو جائے تو میں وہ بھی قرآن کے ذریعے تلاش کر لیتا ہوں۔

۲۔ فقیہ الامت حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

قال ابن مسعود: و قد بین لنا فی هذا القرآن کل علم و کل شیء (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ ہمارے لیے اس قرآن میں ہر علم اور ہر شے کا بیان کر دیا گیا ہے۔

---

(۱) الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی ص۷۲۷ النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة من القرآن مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت، تفسیر روح المعانی جلد ۴ ص ۱۳۷ جلد ۷ ص ۴۵۳ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

(۲) تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۳ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه، جامع البیان المعروف به تفسیر طبری جلد ۸ ص ۱۹۰، الجزء الرابع عشر مطبوعه دارالفکر بیروت

امام جلال الدین السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ) نے ایک اور قول حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے:

مَن أرادَ العلم فعلیه بالقرآن فانّ فیه خبر الأولین والآخرین (۱)

ترجمہ: جو شخص علم حاصل کرنے کا ارادہ کرنا چاہے اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کا دامن تھام لے۔ کیونکہ اسی کتاب میں ہی اول سے آخر تک سارا علم موجود ہے۔

۳۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ:

مابلغنی حدیث عن رسول اللہ ﷺ علی وجهه اِلاَّ وجدت مصداقه فی کتاب اللّٰہ (۲)

ترجمہ: آج تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث مجھے ایسی نہیں ملی جس کا واضح مصداق میں نے قرآن مجید میں نہ پایا ہو۔

۴۔ بیہقیٔ وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ) قرآن مجید کی جامعیت کا ذکر کچھ یوں کرتے ہیں:

القرآن فیه بیان ما کان وما یکون (۳)

ترجمہ: قرآن پاک میں ازل سے لے کر ابد تک جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کا ذکر ہے۔

یعنی قاضی صاحب کے نزدیک قرآن کریم میں "ما کان وما یکون" کا بیان موجود اور یہ قرآن جس میں "ما کان وما یکون" کا بیان موجود ہے اللہ تعالیٰ نے

---

(۱) الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی ص ۷۲۵ النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة من القرآن مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت

(۲) الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی ص ۷۲۵ النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة من القرآن مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت

(۳) تفسیر مظہری جلد ۹ ص ۱۲۳ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور

اپنے محبوب کو سکھادیا۔لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس علم ''ما کان وما یکون'' موجود ہے۔

۵۔حضرت امام شافعی کا دعویٰ ملاحظہ ہو:

وقال الشافعی رحمه الله تعالٰی علیه مرة بمکة: سلونی عما شئم أخبر کم عنه من کتاب الله تعالیٰ فقیل له ماتقول فی المحرم یقتل الزنبور؟

فقال بسم الله الرحمٰن الرحیم: ﴿وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (۱)

ترجمہ: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن مکہ میں کہا جو چاہو مجھ سے سوال کرو میں اس کا جواب تمہیں اللہ کی کتاب سے دوں گا تو آپ سے پوچھا گیا آپ محرم کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو احرام کی حالت میں بھڑ کو مار ڈالے تو کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ نے فرمایا: اور رسول جو کچھ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے باز آجاؤ۔

۶۔ابن ابی الفضل المرسی فرماتے ہیں:

جَمع القرآن عُلوم الأوَّلین والآخرین بحیث لم یُحطِ بها علماً حقیقة اِلاَّ المتکلم بها ثم رسول الله صلی الله علیه وسلم (۲)

---

(۱) تفسیر روح المعانی جلد ۷ ص ۴۵۲ جلد ۴ ص ۱۳۷ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی ص ۹۲۶ النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة من القرآن مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت، تفسیر روح البیان جلد ۳ ص ۳۷ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۲)تفسیر روح المعانی جلد ۴ ص ۱۳۷، جلد ۷ ص ۴۵۳ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی ص ۷۲۷ النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة من القرآن مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت

ترجمہ: اس قرآن کریم نے اول سے آخر تک ابتداء سے انتہاء تک کائنات کے تمام علوم معارف کو اپنے اندر اس طرح جمع کر لیا ہے کہ فی الحقیقت خدا اور رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سوا ان علوم کا احاطہ نہ کوئی آج تک کر سکا اور ہر گز نہ کر سکے گا۔

۷۔ ابی بکر بن مجاہد سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: یوماً مامن شیٔ فی العالم اِلاَّ و ھو فی کتاب اللّٰہ (۱)

ترجمہ: ایک دن آپ نے فرمایا کائنات میں کوئی شے ایسی نہیں جس کا ذکر قرآن میں موجود نہ ہو۔

مفسر قرآن سیدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے لے کر ابن ابی الفضل مرسی، بکر بن مجاہد تک سب اقوال سے ثابت ہوا کہ کوئی شے دنیا کائنات میں ایسی نہیں ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں نہ ہو۔ ازل سے ابد تک جملہ حقائق و معارف اور ''ما کان و ما یکون'' کے جمیع علوم قرآن کریم میں موجود ہیں۔ جب بات واضح ہوگئی تو اب اس قرآن کریم کو اللہ رب العالمین نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سکھا اور پڑھا دیا جس کا ذکر قرآن کریم یوں فرماتا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْآنَ o (۲)

ترجمہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ (کنز الایمان)

تو جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو وہ قرآن سکھا دیا جس میں ''ما کان و ما یکون'' کا علم ہے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو علم ''ما کان و ما یکون'' کیوں نہ ہوگا؟

۸۔ آخر میں دیوبندی مسلک کے ایک بہت بڑے پیشوا کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے ہمارے مؤقف (کہ قرآن مجید میں ہر چیز کا ذکر موجود ہے) کی تائید و

---

(۱) الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی ص ۷۲۶ النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة من القرآن مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت

(۲) پارہ ۲۷: سورۃ الرحمن آیات: ۱۔۲

توثیق کی ہے ملاحظہ ہو:

''ارشاد فرمودند کہ برائے خواندن مشکوٰۃ شریف و بخاری و مثنوی مولانا روم صاحب ودیگر کتب احادیث استعداد وافرہ ومکاثرہ می باید و اکثر علماء وفضلاء قرآن شریف میخوانند وتفسیر ہامی خوانند لکن کما حقہ نمی فہمند پس این شعر خواندند: شعر

جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عنه افهام الرجال (۱)

اس عبارت کا اردو ترجمہ ''نذیر رانجھا دیوبندی'' کے قلم سے پیش کیا جاتا ہے:

''ارشاد فرمایا کہ مشکوٰۃ شریف، بخاری (شریف)، مثنوی مولانا روم صاحبؒ اور دوسری کتابیں پڑھنے کے لئے احادیث کی استعداد وافر اور زیادہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ اکثر علماء اور فضلاء قرآن شریف پڑھتے تو ہیں اور تفسیریں (بھی) پڑھتے ہیں لیکن (ان) کو پوری طرح نہیں سمجھتے۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا:

جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عنه افهام الرجال

ترجمہ: یعنی تمام علوم قرآن مجید میں ہیں لیکن لوگوں کے ذہن ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ (۲)

نوٹ: یہ کتاب دیوبندی ''رئیس المفسرین'' مولوی حسین علی واں بھچروی کے پیرو مرشد خواجہ محمد عثمان دامانی کے ملفوظات، مکتوبات اور معمولات کا مجموعہ ہے۔

---

(۱) اکبر علی شاہ دہلوی: مجموعہ فوائد عثمانیہ ملفوظ نمبر: ہشتم ص: ۲۰۔۲۱)

(۲) مجموعہ فوائد عثمانیہ مترجم ص: ۷۱ مطبوعہ جمعیت پبلی کیشنز وحدت روڈ لاہور)

باب چہارم:

قرآن کریم سے علم غیب مصطفیٰ کریم ﷺ کا ثبوت

آیت ا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (۱)

ترجمہ: اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔ اور سید الانبیاء حبیب خدا ﷺ سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ لہٰذا حضور ﷺ علم غیب پر مطلع ہونے میں بھی تمام انبیاء سے افضل واعلیٰ ہیں۔ جیسا کہ مفسرین کرام فرماتے ہیں۔

ا۔ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ):

محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ فيطلعه على بعض علم الغيب نظيره قوله تعالىٰ: ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ (۲)

ترجمہ: اور لیکن اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے سو اس کو بعض علم غیب پر مطلع کر دیتا ہے اور اس کی نظیر یہ آیت ہے۔ ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾

---

(۱) پارہ: ۴ سورۃ آل عمران آیت: ۱۷۹

(۲) معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر بغوی جلد ا ص ۳۷۸ الجز الرابع مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

۲۔امام رازی (المتوفی ۶۰۶ھ):

امام فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

فان سنة اللّٰه جارية بأنه لا يطلع عوام الناس على غيبه بل لاسبيل لكم الى معرفة ذلك الامتياز اِلَّا بالامتحانات.......... فأما معرفة ذلك على سبيل الاطلاع من الغيب فهو من خواص الأنبياء فلهذا قال: ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ أى ولكن اللّٰه يصطفى من رسله من يشاء فخصهم باعلامهم أن هذا مومن وهذا منافق۔(۱)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کی سنت جاریہ ہے کہ وہ عوام الناس کو اپنے غیب پر مطلع نہیں فرماتا بلکہ تمہارے لیے اس امتیاز (مومن، منافق اور جنتی یا جہنمی ہونے) کو پہچاننے کے لیے کوئی راہ نہیں ہے سوائے آزمائشوں کے.......... البتہ اس کی پہچان غیب سے اطلاع کے طریقے پر تو یہ انبیاء کے خواص سے ہے۔لہٰذا کہا: (ولکن اللہ..........) یعنی اور لیکن اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے پس انہیں خاص فرماتا ہے اس اطلاع کے ساتھ کہ یہ مومن ہے اور یہ منافق۔

۳۔امام نسفی (المتوفی ۷۱۰):

امام نسفی (المتوفی ۷۱۰) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

أى ولكن اللّٰه يرسل الرسول فيوحى اليه ويخبره بان فى الغيب كذا وان فلانا فى قلبه النفاق وفلانا فى قلبه الاخلاص (۲)

---

(۱) تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۴۴۲ مطبوعه مکتبه علوم اسلامیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۲) مدارك التنزيل وحقائق التاويل المعروف به تفسير مدارك على هامش الخازن جلد ۱ ص ۳۲۹ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

ترجمہ: اور لیکن اللہ تعالیٰ رسول بھیجتا ہے پس اس کی طرف وحی کرتا ہے اور خبر دیتا ہے کہ غیب میں ایسے ہے اور بے شک فلاں دل میں نفاق ہے اور فلاں کے دل میں اخلاص ہے

۴۔ امام خازن (المتوفی ۷۶۵ھ):

علامہ علاؤالدین محمد بن ابراہیم البغدادی (المتوفی ۷۶۵ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ يعنى ولكن الله يصطفى ويختار من رسله من يشاء فيطلعه على مايشاء من غيبه ـ (۱)

ترجمہ: (ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے) یعنی چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے پس ان کو مطلع کرتا ہے اپنے غیب پر جتنا وہ چاہے۔

۵۔ امام سیوطی (المتوفی ۹۱۱ء):

امام جلال الدین السیوطی (المتوفی ۹۱۱ء) اس آیت کے تحت یوں لکھتے ہیں:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُم عَلَى الْغَيْبِ﴾ فتعرفوا المنافق من غيره قبل التمييز ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ فيطلعه على غيبه كما اطلع النبى عليه السلام على حال المنافقين (۲)

ترجمہ: خدا تعالیٰ تم کو غیب پر مطلع نہیں کرنے کا تا کہ فرق کرنے سے پہلے منافقوں کو جان لو، لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے چُن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے تو اس کو

---

(۱) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن جلد ۱ ص ۳۲۹ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

(۲) تفسیر جلالین ص ۶۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی

اپنے غیب پر مطلع فرماتا ہے جیسا کہ نبی علیہ السلام کو منافقین کے حال پر مطلع فرمایا۔

۶۔علامہ سلیمان الجمل (المتوفی ۱۲۰۴ھ):

علامہ الشیخ سلیمان الجمل (المتوفی ۱۲۰۴ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: والمعنی ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ﴾ أن يصطفى ﴿مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ فيطلعه على الغيب(۱)

ترجمہ: اور (اس آیت کا) معنیٰ کہ اللہ تعالیٰ (اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے) یعنی خاص کر لیتا ہے پھر اسے غیب پر مطلع فرمادیتا ہے۔

۷۔قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ):

بیہقیٔ وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿ولكن الله يجتبى من رسله من يشآء﴾ فيطلعه على البعض من علوم الغيب أحياناً كماأطلع نبيه ﷺ على أحوال المنافقين بنور الفراسة (۲)

ترجمہ: (ولكن الله ......) پس کبھی اسے بعض علوم غیبیہ پر مطلع کرتا ہے۔جیسا کہ اس نے اپنے نبی ﷺ کو نور فراست کے ساتھ منافقوں کے حالات کی اطلاع دی۔

۸۔الشیخ اسمٰعیل حقی (المتوفی ۱۱۳۷ھ):

علامہ الشیخ اسمٰعیل حقی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

فإن غيب الحقائق والأحوال لاينكشف بلا واسطة الرسول (۳)

---

(۱) حاشیة الجمل على الجلالين جلد ۱ ص ۵۲۰ مطبوعه قديمى كتب خانه آرام باغ کراچی

(۲) تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۱۸۶ مطبوعه المكتبة الحقانية محله جنگی پشاور

(۳) تفسیر روح البيان جلد ۲ ص ۱۶۲ مطبوعه مكتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

ترجمہ: پس حقیقتوں اور حالات کے غیب بغیر رسول علیہ السلام کے واسطہ کے ظاہر نہیں ہوتے۔

۹۔ امام صاوی (المتوفی ۱۲۴۲ھ)

الشیخ احمد بن محمد الصاوی (المتوفی ۱۲۴۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ﴾ كأنه قال اِلَّا الرسل فانه يطلعهم على الغيب (١)

ترجمہ: (وما کان.........) گویا فرمایا "مگر رسولوں کو" کیونکہ وہ انہیں غیب پر اطلاع دیتا ہے۔

۱۰۔ شبیر احمد عثمانی:

دیوبندی مسلک کے "شیخ الاسلام" شبیر احمد عثمانی نے اس آیت کے تحت لکھا ہے:

"بے شک خدا کو آسان تھا کہ تمام مسلمانوں کو بدون امتحان میں ڈالے منافقوں کے ناموں اور کاموں سے مطلع کر دیتا لیکن اس کی حکمت و مصلحت مقتضی نہیں کہ سب لوگوں کو اس قسم کے غیوب سے آگاہ کر دیا کرے ہاں وہ اپنے رسولوں کا انتخاب کر کے جس قدر غیوب کی یقینی اطلاع دینا چاہے دے دیتا ہے خلاصہ یہ ہوا کہ عام لوگوں کو بلا واسطہ کسی غیب کی یقینی اطلاع نہیں دی جاتی انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی ہے۔(۲)

حاصل کلام:

اس آیت مبارکہ اور مفسرین کی آراء سے روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں۔

---

(١) حاشيه الصاوى على تفسير الجلالين جلد ١ ص ٢٥٦ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت

(٢) تفسير عثمانى ص ١٢٦ مطبوعه تاج كمپنى لميٹڈ لاہور

آیت:۲

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (۱)

ترجمہ: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت مقدسہ سے ثابت ہوا کہ جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ جانتے تھے وہ سب کچھ آپکو سکھا دیا گیا معلوم ہوا کہ ذرہ ذرہ کا علم آپکو مرحمت ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے: مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے سب کچھ آپکو سکھا دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں: فَعَلَّمَنِی كُلَّ شَیْءٍ (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر چیز کا علم دے دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ہم نے علم دے دیا''، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں: ''ہم نے علم لے لیا''۔ دینے والا رب العالمین تو علم لینے والے رحمۃ للعالمین۔ تو پھر کون ہے؟ جو اس عطیہ ربی کو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھین سکے! یا اس کا انکار کر سکے۔

اس آیت کریمہ میں تعلیم عام ہے کسی خاص علم کا ذکر نہیں کیا بلکہ فرمایا جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے وہ سب کچھ آپکو سکھا دیا۔ علاوہ ازیں ''مـــا'' عموم کے لئے ہے اور عام خاص کی طرح اپنے مدلول پر قطعی الدلالت ہے۔ لہٰذا علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس قدر وسعت ہے کہ کسی بھی مخلوق کے علم میں نہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اور ان کی ہر صفت کی حقیقت سوائے رب تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

---

(۱) پارہ: ۵ سورۃ النساء آیت:۱۱۳

(۲) السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر المأثور سورۃ ص آیت:۶۹، جلد ۵ ص ۵۹۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

اس آیت کے تحت مفسرین کرام فرماتے ہیں۔

ا۔امام ابن جریر طبری (المتوفی ۳۱۰ھ)

امام ابن جریر الطبری (المتوفی ۳۱۰ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ من خبر الأولين والآخرين وما كان وما هو كائن قبل، ذٰلك من فضل الله عليك يا محمد مذ خلقك (۱)

ترجمہ: (اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے) یعنی اولین وآخرین کی خبریں اور جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے پہلے سے آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدائش سے پہلے ہی اولین وآخرین گذشتہ اور آئندہ تمام امور کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیا تھا۔

۲۔امام بغوی (المتوفی ۵۲۶ھ):

محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

﴿وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ من الأحكام وقيل من علم الغيب (۲)

ترجمہ: (اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے) یعنی احکام میں سے سب، اور کہا جاتا ہے کہ علم غیب میں سے۔

---

(۱) جامع البیان المعروف به تفسیر طبری جلد ۴ ص ۳۳۹ مطبوعه دار الفکر بیروت

(۲) معالم التنزیل المعروف به تفسیر بغوی جلد ۱ ص ۴۷۹ الجزء الخامس مطبوعه دار الفکر بیروت

۳۔امام فخر الدین رازی (المتوفی ۶۰۶ھ):

امام فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ) اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ من أخبار الأولين فكذلك يعلمك من حيل المنافقين و وجوه كيدهم ما تقدر به على الاحتراز عن وجوه كيدهم ومكرهم (۱)

ترجمہ: اور سکھا دیا تمہیں جو تم نہیں جانتے تھے پہلوں کی خبروں سے۔ پس اسی طرح تمہیں منافقوں کے حیلوں اور ان کے مکر کی صورتوں کا علم عطا کرے گا جس کے ساتھ آپ ان کے مکروں اور حیلوں سے احتراز کر سکیں گے۔

۴۔امام نسفی (المتوفی ۷۱۰ھ):

امام ابوالبرکات النسفی (المتوفی ۷۱۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ من أمور الدين والشرائع أومن خفيات الامور وضمائر القلوب۔(۲)

ترجمہ: (اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہیں جانتے تھے) امور دین اور شریعت کے امور سکھائے اور چھپی ہوئی باتیں اور دلوں کے راز بتائے۔

---

(۱) تفسیر کبیر جلد ۴ ص ۲۱۷ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۲) مدارك التنزيل فی حقائق التاويل المعروف به تفسير مدارك على ہامش الخازن جلد ۱ ص ۴۲۹ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سر کی روڈ کوئٹہ

۵۔امام خازن (المتوفی ۷۶۵ھ):

علامہ علاؤ الدین علی بن ابراہیم البغدادی (المتوفی ۷۶۵ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ يعنى من أحكام الشرع وأمور الدين وقيل علمك من علم الغيب مالم تكن تعلم و قيل معناه علمك من خفيات الأمور و أطلعك على ضمائر القلوب وعلمك من أحوال المنافقين و كيدهم مالم تكن (١)

ترجمہ: (اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے) یعنی احکام شرعیہ اور امور دینیہ کا علم اور کہا گیا کہ علم غیب میں سے جو آپ نہیں جانتے تھے وہ آپ کو سکھا دیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ نے آپکو پوشیدہ امور کا علم دیا اور دلوں کے راز بتا دیئے اور آپ کو منافقین کے احوال اور ان کی بری چالوں کا علم جو آپ نہ جانتے تھے آپکو عطا فرما دیا۔

۶۔امام سیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)

امام جلال الدین السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ من الاحكام والغيب (٢)

ترجمہ: (اور تم کو سکھا دیا جو تم نہ جانتے تھے) یعنی احکام اور غیب۔

---

(١) لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن جلد ١ ص ٤٢٩ مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه

(٢) تفسير جلالين ص ٨٧ مطبوعه قديمى كتب خانه كراچى

۷۔قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۸ھ):

بیہقیٔ وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمَكَ﴾ العلوم بالأسرار والمغيبات (١)

ترجمہ: (اور آپ کو سکھائے) علوم اسرار کے اور غیوب کے۔

۸۔امام آلوسی (المتوفی ۱۲۷۰ھ):

علامہ السید محمود آلوسی البغدادی (المتوفی ۱۲۷۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ﴾ أى الذى لم تكن تعلمه من خفيات الأمور و ضمائر الصدور، ومن جملتها وجوه ابطال كيد الكائدين، أو من امور الدين واحكام الشرع كما روى عن ابن عباس رضى الله عنهما، أومن الخير والشر كما قال الضحاك أومن اخبار الأولين والآخرين۔ (٢)

ترجمہ: (وہ سب کچھ عطا کر دیا جو آپ نہ جانتے تھے) یعنی پوشیدہ باتوں کا اور دل کے بھیدوں کا علم دیا اور دشمن کی چالوں کو ناکام کرنے کے طریقوں کا علم انہیں بھیدوں سے ہے۔ یا امور دین اور احکام شرع کا، جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے یا خیر و شر کا (علم عطا کیا)، جیسا کہ ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہا ہے یا اگلوں کا اور پچھلوں کی خبروں کا (علم عطا کیا)۔

۹۔علامہ اسمٰعیل حقی (المتوفی ۱۱۳۷ھ):

علامہ اسماعیل حقی البروسی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

---

(۱) تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۴۴۹ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور

(۲) تفسیر روح المعانی جلد ۳ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

﴿وعلمك﴾ با لوحی من الغیب وخفیات الأمور ﴿مالم تکن تعلم﴾ ذلك اِلی وقت التعلیم (۱)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کے ذریعہ غیب کا اور پوشیدہ باتوں کا وہ علم عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے تھے اور نہ جاننا اللہ تعالیٰ کے تعلیم فرمانے کے وقت تک تھا (جب تعلیم فرما دیا تو سب کچھ جان گئے)۔

۱۰۔ امام صاوی (المتوفی ۱۲۴۱ھ):

الشیخ امام الصاوی (المتوفی ۱۲۴۱ھ) لکھتے ہیں:

﴿والغیب﴾ أی علم الغیب وهو ماغاب عنا (۲)

ترجمہ: اور غیب یعنی علم غیب اور غیب وہ ہے جو ہم سے پوشیدہ ہو۔

۱۱۔ ملا معین الدین واعظ الکاشفی (المتوفی ۹۰۶ھ):

ملا معین الدین واعظ کاشفی (المتوفی ۹۰۶ھ) اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

﴿مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ آنچه نبودی که بخود بدانی از خفیات امور ومکنونات ضمائر وجمهور گفته اند آن علم است بربوبیت حق وجلال او وشناختن عبودیتِ نفس وقدرِ حال او ودر بحر الحقائق می فرماید که آں علم ماکان وماسیکون است، که حق سبحانه درشب اسراء بدان حضرت عطا فرموده چنانچه

---

(۱) تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۴۳ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۲) حاشیه الصاوی علی تفسیر الجلالین جلد ۲ ص ۲۳ مطبو عه دارالکتب العلمیه بیروت

دراحادیث معراجیه آمده است که درزیرِ عرش بودم قطره در حلق من ریختند فعلمت بہا ماکان وماسیکون (۱)

ترجمہ: ''اور آپ نہ تھے کہ آپ خود سے جان لیتے چھپی ہوئی باتیں اور دلوں کے راز اور بہت علماء نے کہا ہے کہ وہ علم ہے ربوبیت حق اور اس کے جلال کا اور پہچاننا عبودیت نفس کا اور اس کے حال کا اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ ''جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا'' یہ اس کا علم ہے کہ جو حق سبحانہ وتعالیٰ نے شب معراج میں آنحضرت ﷺ کو عطا فرمایا جیسا کہ معراج کی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ میں عرش کے نیچے تھا ایک قطرہ میرے حلق میں ڈالا، پس اس کے سبب جان لیا میں نے جو کچھ ہو گیا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے۔''

حاصل کلام:

اس آیت مبارکہ اور مذکورہ تفاسیر سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو احکام شرعیہ وامور دینیہ، مخفیات ومغیبات، منافقین کے مکر وفریب اور نفاق، خیر وشر کے امور، لوگوں کے قلبی احوال وکیفیات اور اسرار ومخفیات، حتیٰ کہ جو کچھ گزر چکا اور جو آئندہ ہونے والا ہے سب کا علم غیب عطا فرمایا یعنی آپ کو علم ''ما کان وما یکون'' بھی عطا فرما دیا گیا۔

آیت سوم:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ (۲)

---

(۱) تفسیر حسینی ص ۲۰۵ مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ

(۲) پارہ:۳ سورۃ البقرۃ آیت: ۲۵۵

ترجمہ: وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔

اس آیت سے بھی مفسرین کرام نے نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر استدلال کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

ا۔ امام فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ):

امام فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

أما قوله ﴿الا بماشاء﴾ ففيه قولان أحدهما: أنهم لايعلمون شيئا من معلوماته الا ما شاء هو أن يعلمهم كما حكى عنهم أنهم قالوا ﴿لا علم لنا الا ما علمتنا﴾ والثاني: أنهم لا يعلمون من الغيب الا عند اطلاع الله بعض انبيائه على بعض الغيب: ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا اِلَّامَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے فرمان "الا بما شاء" کی تفسیر میں دو قول ہیں۔ پہلا یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معلومات میں سے کچھ نہیں جانتے مگر اس قدر جتنا اللہ انہیں علم عطا فرما دے جیسا کہ فرشتوں نے عرض کیا "ہمیں کچھ علم نہیں مگر اس قدر جو تو نے ہمیں سکھایا ہے" اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ غیب کچھ نہیں جانتے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ بعض انبیاء کو بعض غیب پر مطلع فرما دے جیسا کہ فرمایا غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

---

(۱) تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۱۲ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

۲۔امام خازن (المتوفی ۷۶۵ھ):

علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن ابراہیم البغدادی (المتوفی ۷۶۵ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

يعنى أن يطلعهم عليه وهم الانبياء والرسل ليكون ما يطلعهم عليه من علم غيبه دليلا على نبوتهم كما قال الله تعالىٰ ﴿فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ (۱)

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ ان کو اپنے علم پر مطلع کرتا ہے اور وہ انبیاء ورسول ہیں تا کہ ان کا علم غیب پر مطلع ہونا ان کی نبوت کی دلیل ہو۔ جیسے رب تعالیٰ نے فرمایا کہ پس نہیں مسلط فرماتا اپنے غیب خاص پر کسی کو سوائے اس رسول کے جس سے رب تعالیٰ راضی ہو۔

۳۔علامہ اسمٰعیل حقی (المتوفی ۱۱۳۷ھ):

علامہ اسمٰعیل حقی البروسی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اس کے تحت لکھتے ہیں:

﴿وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ﴾ يحتمل أن تكون الهاء كناية عنه عليه السلام يعنى هو شاهد على أحوالهم يعلم ما بين أيديهم من سيرهم ومعاملاتهم و قصصهم و ما خلفهم من أمور الآخرة و أحوال أهل الجنة و النار و هم لا يعلمون شَيْئًا من معلوماته ﴿اِلا بماشاء﴾ (۲)

---

(۱) لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن جلد ا ص ۱۹۶، ۱۹۷ مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه

(۲) تفسير روح البيان جلد ا ص ۴۹۵ مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنى سٹريٹ اردو بازار لاهور

ترجمہ: (اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر وہ جتنا چاہے) احتمال یہ بھی ہے کہ یہ ضمیر ''ہ'' نبی کریم علیہ السلام سے کنایہ ہو یعنی وہ ان کے احوال کے شاہد ہیں وہ جانتے ہیں جو کچھ ان کے آگے ہے یعنی ان کی سیر، معاملات اور قصص ان کے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے یعنی آخرت کے امور اور جنت والوں کے حالات اور جہنمیوں کے اور وہ نہیں جانتے آپ کی معلومات سے کچھ بھی مگر جو آپ چاہیں۔

۴۔علامہ آلوسی (المتوفی ۱۲۷۰ھ):

علامہ السید محمود آلوسی البغدادی (المتوفی ۱۲۷۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿اِلَّا بِمَا شَآءَ﴾ أن یعلم وجوز أن یراد من علمه معلومه الخاص و هو کل ما فی الغیب ﴿فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ أَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ (۱)

ترجمہ: (مگر جسے وہ چاہے) کہ وہ جانا جائے اور جائز ہے کہ علم سے اس کا معلوم خاص مراد لیا جائے اور وہ تمام وہ ہے جو غیب میں ہے۔(فلا یظهر..........)

حاصل کلام:

اس آیت مبارکہ اور تفسیری اقوال سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علم کو کوئی نہیں حاصل کر سکتا مگر جتنا اللہ تعالیٰ کسی کو عطا فرما دے، رب تعالیٰ نے انبیاء کو علم غیب عطا فرمایا اور علامہ حقی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے حالات کو مشاہدہ کرنے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے معاملات اور ان کے قصے اور ان کے ماضی کے حالات آخرت کے احوال اور جنتی و دوزخی لوگوں کے حالات بھی جانتے ہیں۔

---

(۱) تفسیر روح المعانی جلد ۲ ص ۱۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

آیت چہارم:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (۱)

ترجمہ: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (کنزالایمان)

ا۔ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ):

محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ الا من یصطفیه لرسالته فیظهره علی ما یشاء من الغیب (۲)

ترجمہ: یعنی "اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" سے وہ رسول مراد ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے رسالت اور نبوت کے لئے انتخاب کرلیا ہو سو اس کو غیب میں سے جتنے پر چاہے مطلع کر دیتا ہے۔

۲۔ امام فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ):

علامہ فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

لفظۃ ﴿من﴾ فی قوله ﴿من رسول﴾ تبیین لمن ارتضی یعنی أنه لا یطلع علی الغیب الا المرتضی الذی یکون رسولا (۳)

---

(۱) پارہ:۲۹ سورۃ الجن آیت: ۲۷۔۲۶

(۲) معالم التنزیل المعروف به تفسیر بغوی جلد ۴ ص ۴۰۶ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان

(۳) تفسیر کبیر جلد ۱۰ ص ۶۷۸ مطبوعه مکتبه علوم اسلامیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

ترجمہ: اللہ کے فرمان "مِن رَّسُولٍ" میں لفظ "مِنْ" بیان ہے اس کا جسے رب نے چن لیا یعنی وہ غیب پر مطلع نہیں کرتا مگر چنے ہوئے کو جو رسول ہوتا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ:

أن لا يطلع احدًا على شيء من المغيبات الا الرسل (۱)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کسی غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا مگر رسولوں کو۔

۳۔ امام نسفی (المتوفی ۷۱۰ھ):

امام ابوالبرکات النسفی (المتوفی ۷۱۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

﴿اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ الا رسولاً قد ارتضاه لعلم بعض الغيب ليكون اخباره عن الغيب معجزة له فانه يطلعه على غيبه ما شاء (۲)

ترجمہ: یعنی "اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ" سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی برگزیدہ رسول کو بعض علم غیب پر مطلع کر دیتا ہے تا کہ اس کا غیب کی خبر دینا اس کے لیے معجزہ ہو کیونکہ وہ اپنے غیب پر جسے چاہے اطلاع دیتا ہے۔

۴۔ امام خازن (المتوفی ۷۶۵ھ):

امام خازن (المتوفی ۷۶۵ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ يعنى الا من يصطفيه لرسالته ونبوته

---

(۱) تفسیر کبیر جلد ۱۰ ص ۶۷۹ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۲) مدارك التنزيل وحقائق التاويل المعروف به تفسير مدارك على ہامش الخازن جلد ۴ ص ۳۴۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سر کی روڈ کوئٹہ

فیظهره علی ما یشاء من الغیب حتی یستدل علی نبوته بما یخبر به من المغیبات فیکون ذلک معجزة له (۱)

ترجمہ: (سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے) یعنی سوائے اس کے جس کو اپنی نبوت اور رسالت کے لئے چن لیا پس ظاہر فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے غیب تاکہ انکی نبوت پر دلیل پکڑی جائے ان غیوب سے جن کی وہ خبر دیتے ہیں پس یہ ان کا معجزہ ہوتا ہے۔

۵۔علامہ اسمٰعیل حقی (المتوفی ۱۱۳۷ھ):

علامہ اسمٰعیل حقی البروسی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

قال ابن الشیخ: انه تعالیٰ لا یطلع علی الغیب الذی یختص به علمه الا المرتضی الذی یکون رسولاً و ما لا یختص به یطلع علیه غیر الوسول (۲)

ترجمہ: ابن شیخ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ اس غیب پر جو اس سے خاص ہے کسی کو مطلع نہیں فرماتا سوائے برگزیدہ رسول کے اور غیب کہ جو رب سے خاص نہیں اس پر غیر رسول کو بھی مطلع فرمادیتا ہے۔

۶۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ):

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

آنچہ نسبت ہمہ مخلوقات غائب است غیب مطلق است مثل وقت آمدن قیامت و احکام تکوینیہ

---

(۱) لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن جلد ۴ ص ۳۴۳مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

(۲) تفسیر روح البیان جلد ۱۰ ص ۲۳۶ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

وشرعیه باری تعالیٰ در ہر روز و در ہر شریعت و مثل حقائق ذات و صفات او تعالیٰ علی سبیل التفصیل وایں قسم راغیب خاص او تعالیٰ می نامند ﴿فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا﴾ یعنی پس مطلع نمی کند بر غیب خاص خود ہیچکس را........... (الا من ارتضیٰ من رسول) یعنی مگر کسی که پسند می کند و آں کسی رسول می باشد خواہ از جنس ملک باشد مثل حضرت جبرائیل علیه السلام و خواہ از جنس بشر مثل حضرت محمد و موسیٰ علیهما الصلاۃ والتسلیمات که او را اظہار بر بعضے از غیوب خاصه خود می فرماید(۱)

اس عبارت کا ترجمہ دیوبندی مترجم کا پیش خدمت ہے:

ترجمہ: ایک غیب مطلق ہے یعنی تمام مخلوقات سے غائب ہے کوئی اس کو جان نہیں سکتا جس طرح قیامت کے آنے کا وقت اور حق تعالیٰ کے حکم ہر روز جو دنیا میں جاری ہوتے ہیں اور شریعت کے حکم جو ہر شریعت میں حق تعالیٰ کے فرمودہ کے موجب جاری ہوتے ہیں اور حق تعالیٰ کی ذات وصفات کی حقیقت اور کہنہ مفصل معلوم کرنا یہ سب غیب مطلق اور غیب خاص الٰہی بھی اس کو کہتے ہیں ...... مگر جن کو پسند کر لیتا ہے سو وہ شخص رسول ہوتا ہے خواہ فرشتے کی قسم سے ہو۔ جیسے حضرت جرائیل علیہ السلام اور خواہ بنی آدم سے۔ جیسے حضرت محمد اور عیسیٰ وغیرھم علیہما الصلوٰۃ والتسلیمات کہ ایسے لوگوں کو اپنے خاص غیب کی بعض چیزوں پر مطلع اور خبردار کیا۔(۲)

---

(۱) تفسیر عزیزی جلد ۲، ص ۲۱۴ مطبوعه المکتبة الحقانیه کانسی روڈ کوئٹه

(۲) اردو ترجمه تفسیر عزیزی جلد ۲ ص ۲۱۴ مطبوعه ایچ،ایم سعید کمپنی کراچی

۷۔امام صاوی (المتوفی ۱۲۴۱ھ):

الشیخ امام صاوی (المتوفی ۱۲۴۱ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ:

ولكن اطلاع الأنبياء على الغيب، أقوى من اطلاع الأولياء، لأن اطلاع الأنبياء يكون بالوحي، وهو معصوم من كل نقص، بخلاف اطلاع الأولياء، فعصمة الانبياء و اجبة، وعصمة الأولياء جائزة، قوله (اِلَّا مَنِ ارْتَضیٰ) ای الا رسولا ارتضى له لاظهاره على بعض غيوبه، فانه يظهره على ما يشاء من غيبه (۱)

ترجمہ: اور لیکن غیب پر انبیاء کو اطلاع، اولیاء کو اطلاع سے زیادہ قوی ہوتی ہے۔ کیونکہ انبیاء کو اطلاع وحی کے ساتھ ہوتی ہے جو ہر طرح کے نقص سے محفوظ ہے۔ برخلاف اولیاء کے اطلاع پانے کے، پس انبیاء کا معصوم عن الخطاء ہونا واجب ہے اور اولیاء کی عصمت جائز ہے۔ قول اس کا (اِلَّا مَنِ ارْتَضیٰ) یعنی مگر رسول جسے وہ اپنے لئے پسند کر لیتا ہے اپنے بعض غیبوں پر اسے مطلع کرنے کے لئے کیونکہ وہ اپنے جس غیب پر چاہے اسے مطلع کرتا ہے۔

۸۔علامہ آلوسی (المتوفی ۱۲۷۰ھ):

علامہ السید محمود آلوسی البغدادی (المتوفی ۱۲۷۰ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

أی لكن الرسول المرتضیٰ يظهره جل و علا على بعض الغيوب (۲)

ترجمہ: یعنی مگر وہ رسول جو چن لیا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے بعض غیوب پر مطلع فرماتا ہے۔

---

(۱) حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین جلد ۲ ص ۱۸۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

(۲) تفسیر روح المعانی جلد ۱۵ ص ۱۰۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

حاصل کلام:

آیت کریمہ اور متذکرہ بالا تفاسیر سے ثابت ہوا کہ اللہ نے نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی وجہ سے ماضی، حال اور مستقبل کی غیبی خبریں ارشاد فرماتے رہے۔ ان سب دلائل کو پڑھ کر بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار نہ کرے گا مگر کور باطن۔

آیت پنجم:

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (۱)

ترجمہ: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کرام لکھتے ہیں۔

۱۔ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ)

محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

انه يأتيه علم الغيب فلا يبخل به عليكم بل يعلمكم ويخبر كم به (۲)

ترجمہ: مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے پاس علم غیب آتا ہے پس وہ اس میں تم پر بخل نہیں کرتے بلکہ تم کو سکھاتے ہیں اور تم کو خبر دیتے ہیں۔

---

(۱) پارہ ۳۰: سورۃ التکویر آیت: ۲۴

(۲) معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر بغوی جلد ۴ ص ۴۵۴ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

۲۔امام بیضاوی (المتوفی ۶۸۵ھ)

امام بیضاوی (المتوفی ۶۸۵ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وماهو﴾ وما محمد عليه الصلوة والسلام ﴿على الغيب﴾ على الوحى اليه وغيره من الغيوب ﴿بضنين﴾ بالضاد و هو البخل اى لا يبخل بالتبليغ والتعليم (۱)

ترجمہ: اور محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحی اور اسکے علاوہ غیوب کی تبلیغ اور تعلیم میں بخل نہیں فرماتے (بضنين) ضاد کے ساتھ ہے اور اس میں بخل کا معنی پایا جاتا ہے۔

۳۔امام خازن (المتوفی ۷۶۵ھ)

امام خازن (المتوفی ۷۶۵ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

يقول انه يأتيه علم الغيب ولا يبخل به عليكم و يخبركم به ولا يكتمه (۲)

اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس علم غیب آتا ہے اور وہ تمہیں بیان کرتے ہیں بخل نہیں فرماتے۔ تمہیں اس کی خبر دے دیتے ہیں اور تم سے چھپاتے نہیں۔

۴۔۵۔علامہ اسمٰعیل حقی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) وعلامہ آلوسی (المتوفی ۱۲۷۰ھ)

اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وما هو﴾ أى: رسول الله ﴿على الغيب﴾ أى: على مايخبره من الوحى اليه وغيره من الغيوب (۳)

---

(۱) انوار التنزيل المعروف به تفسير بيضاوى جلد ۴ ص ۳۸۹ مصطفى البابى مصر

(۲) لباب التاويل فى معانى التنزيل المعرف به تفسير خازن جلد ۴ ص ۳۸۳ مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه

(۳) تفسير روح البيان جلد ۱۰ ص ۴۱۸ مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنى سٹريٹ اردو بازار لاهور

(۳) تفسير روح المعانى جلد ۱۵ ص ۳۶۵ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت

ترجمہ: (اور نہیں وہ) یعنی اللہ کے رسول (غیب پر) یعنی اس پر جو اللہ تعالیٰ انہیں خبر دیتا ہے ان کی طرف غیوب کی وحی وغیرہ سے (اس کو بیان کرنے میں بخیل نہیں ہیں۔)

۶۔ شبیر احمد عثمانی دیوبندی

دیوبندی مسلک کے ''شیخ الاسلام'' شبیر احمد عثمانی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

''یعنی یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے'' (۱)

حاصل کلام:

آیت کریمہ اور متذکرہ بالا تفاسیر سے ثابت ہوا کہ میرے حضور ﷺ علم غیب کو آگے بیان کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتے بخیل کسے کہتے ہیں؟ بخیل وہ ہوتا ہے جس کے پاس مال ودولت کے خزانے ہوں اور وہ کسی کو عطا نہ کرے رسول کریم ﷺ کے علم غیب پر بخیل نہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس علم غیب کے خزانے ہیں جیسا کہ علامہ اسمعیل حقی البروسی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

فكل رسول و نبي و ولي اخذو بقدر القابلية و الاستعداد مما لديه و ليس لأحد ان يعدوه او يتقدم عليه (۲)

ترجمہ: پس ہر نبی اور ہر رسول اور ہر ولی اپنی اپنی استعداد اور قابلیت کے موافق حضور ہی سے (علم غیب) لیتے ہیں اور کسی کو یہ ممکن نہیں کہ حضور ﷺ سے آگے بڑھ جائے۔

ثابت ہوا کہ آپ کے پاس علوم غیبیہ کے خزانے ہیں اور آپ ان میں سے آگے علم غیب عطا کرتے ہیں۔ علومِ غیبیہ کے خزانوں کو اپنے تک محدود نہیں رکھتے۔ اور رہا یہ

---

(۱) تفسیر عثمانی ص ۱۰۱۰ مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ

(۲) تفسیر روح البیان جلد ۱ ص ۴۹۵ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کتنا علم غیب جانتے ہیں اور کتنا نہیں جانتے اس کا جواب یہ ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اتنا علم غیب جانتے ہیں کہ جو چاہے پوچھ لے وہ علم غیب بتانے میں بخیل نہیں ہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنا علم غیب جانتے ہیں کہ یا تو لینے والے خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں یا خود دینے والا خدا جانتا ہے۔

آیت ششم:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ (۱)

ترجمہ: اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔(کنزالایمان)

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ" و وی ﷺ داناست بر ہمہ چیز از شیونات ذات آلہی و احکام صفات حق واسماء افعال وآثار وبجمیع علوم ظاہر، و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق و "فوق کل ذی علم علیم" شدہ علیہ من الصلوٰۃ افضلہا من التحیات اتمہا و اکملہا(۲)

ترجمہ: (اور وہی سب کچھ جانتا ہے) کا ارشاد بلا شبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے کیونکہ (ہر صاحب علم کے اوپر اور زیادہ جاننے والا ہے) کی صفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں موجود ہیں علیہ من الصلوات افضلها و من التحیات اتمهاه اکملها۔

---

(۱) پارہ:۲۷ سورۃ الحدید آیت:۳

(۲) شاہ عبد الحق: مدارج النبوۃ باب اول جلد ۱ ص ۳۰۲ مطبوعہ النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی لاہور

باب پنجم:

قرآن کریم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم ''ما کان و مایکون'' ہونا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْآنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَیَانَ o (۱)

ترجمہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا بیان انہیں سکھایا۔ (کنز الایمان)

۱۔امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ)

محی السنۃ امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقال ابن کیسان ﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ﴾ یعنی محمدًا ﷺ ﴿عَلَّمَهُ الْبَیَانَ﴾ یعنی بیان ما کان و ما یکون لأنه کان یبین عن الأولین و الآخرین و عن یوم الدین (۲)

ترجمہ: اور ابن کیسان نے کہا (انسان کو پیدا کیا) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (انہیں بیان سکھایا) یعنی ''ما کان و ما یکون'' کا بیان کیونکہ آپ اولین وآخرین اور قیامت کے دن کی خبر ارشاد فرماتے۔

اس طرح دیوبندی مسلک کے ''مفتیِ اعظم'' تقی عثمانی نے بھی تفسیر بغوی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تفسیر جو ''معالم التنزیل'' یا ''تفسیر بغوی'' پانچویں صدی ہجری کے اَوَاخر اور چھٹی صدی کے اَوَائل کے بزرگ ہیں۔'' (۳)

---

(۱) پارہ :۲۷ سورۃ الرحمن آیات ۱تا۴

(۲) معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر بغوی جلد ۴ ص ۲۶۷ مطبوعہ ادراہ تالیفات اشرفیہ ملتان

(۳) تبصرے، ترتیب محمد حنیف خالد دیو بندی ص ۱۸۵ مطبوعہ مکتبہ معارف القرآن کراچی

مزید لکھا ہے کہ۔

''امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ تر زور قرآن کریم کے مضامین کی تفہیم پر دیا ہے اور نحوی اور کلامی مباحث کی تفصیلات سے گریز کیا ہے۔

اسی لئے علامہ ابن تیمیہ نے قرطبی زمخشری اور بغوی کی تفاسیر میں سے امام بغوی کی تفسیر کو باقی دونوں پر ترجیح دیتے ہوئے فرمایا:

''فأسلمها من البدعة والأحاديث الضعيفة البغوی'' (۱)

یعنی ان تینوں میں بدعتی نظریات اور ضعیف احادیث سے محفوظ ترین تفسیر امام بغوی کی ہے''(۲)

۲۔امام ابن الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ)

امام عبدالرحمٰن ابن الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ) ان آیات کے تحت لکھتے ہیں:

﴿خَلَقَ الْإِنسَانَ﴾ انه محمد ﷺ ﴿عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ ماكان وما يكون (۳)

ترجمہ: انسان سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں اور بیان سے مراد جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے۔

''تاریخ مفسرین ومحدثین'' نامی کتاب جو مشہور تین دیو بندی علماء کے افادات پر مشتمل ہے (۱۔قاضی زاہد الحسینی ،۲۔احمد رضا بجنوری ،۳۔عبد القیوم مہاجر مدنی) اس میں امام ابن الجوزی کے متعلق لکھا ہے:

---

(۱) فتاویٰ ابن تیمیه جلد ۲ ص ۱۹۴

(۲) تبصرے ترتیب محمد حنیف خالد دیو بندی ص ۱۸۶ مطبوعه مکتبه معاف القرآن کراچی

(۳) تفسیر زاد المسیر جلد ۸ ص ۱۰۶ مطبوعه مکتبة الاسلامی بیروت

''بغداد کے مشہور حنبلی عالم تھے، مصنف، واعظ اور مناظر بھی تھے۔ وعظ میں ہزاروں کا مجمع ہوتا تھا۔ سیاح ابن جبیر ۵۸۰ھ کا اپنا مشاہدہ لکھتا ہے کہ رسی پر آکر بیٹھ گئے تو چند قاریوں ... نے مختلف مقامات سے آیات قرآنی تلاوت کیں۔ اس قدر جامع اور مؤثر تفسیر فرمائی سب کی آنکھیں پر نم ہو گئیں اور ہزاروں انسانوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ تصانیف کی تعداد دو سو پچاس بتائی گئی ہے۔'' (۱)

۳۔ امام قرطبی (المتوفی ۶۶۸ھ)

علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (المتوفی ۶۶۸ھ) ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

الانسان ھاھنا یراد به محمد ﷺ و البیان الحلال من الحرام و الھدی من الضلال و قیل ما کان ومایکون (۲)

ترجمہ: انسان سے یہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور بیان سے مراد حلال حرام اور ہدایت و گمراہی کو جدا کرنے والا بیان ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ہے جو کچھ ہو چکا اور جو آئندہ ہوگا۔

۴۔ امام خازن (المتوفی ۶۷۵ھ)

امام علی بن محمد الخازن (المتوفی ۶۷۵ھ) ان آیات کے تحت لکھتے ہیں:

وقیل أراد بالانسان محمدا ﷺ ﴿وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ یعنی بیان ما یکون وما کان لانه ﷺ ینبئی عن خبر الاولین والآخرین (۳)

---

(۱) تاریخ مفسرین و محدثین ص۹۹ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان اشاعت ۱۴۳۳ھ

(۲) الجامع لاحکام القرآن المعروف به تفسیر قرطبی جلد ۱۷ ص ۱۵۲ مطبوعه دارا حیاء التراث العربی بیروت

(۳) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن جلد۴ ص ۲۲۳ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

ترجمہ: اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کو اگلے پچھلے امور کا بیان سکھا دیا گیا کیونکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگلوں اور پچھلوں کی خبر دی گئی۔

۵۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ)

بیہقیٔ وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ) ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ﴾ یعنی محمد ﷺ ﴿عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ یعنی القرآن فیه بیان ما کان و ما یکون من الازل الی الابد (۱)

ترجمہ: انسان کو پیدا فرمایا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا انہیں بیان یعنی قرآن سکھایا جس میں ازل سے لے کر ابد تک جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہو گا سب کا بیان ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۱۲۵ھ) مخالفین کی نظر میں

۱۔ غیر مقلدین کے ابو یحییٰ امام خان نوشہروی نے لکھا ہے کہ:

''شاہ عبدالعزیز صاحب آپ کو ''بیہقیٔ وقت'' اور آپکے پیر حضرت مرزا جان جاناںؒ ''علم الہدیٰ'' فرماتے تھے اور شاہ ولی اللہ کی مجتہدانہ شان اگر آپ کے کسی شاگرد میں نمایاں ہے تو وہ صرف آپ کی ذات گرامی ہے'' (۲)

نوشہروی نے مزید لکھا ہے کہ:

''یوں تو آپ کی بہت سی تصانیف ہیں مگر تفسیر مظہری عربی دنیا میں ایک بہترین تصنیف ہے جس کی خوبی کا اندازہ تمام متقدمین و متاخرین کی مطول و مختصر تفاسیر کے مطالعہ کے بعد آپ کی خاص تاویل دیکھنے سے کیا جا سکتا ہے۔'' (۳)

---

(۱) تفسیر مظہری جلد ۹ ص ۱۲۳ مطبوعہ المکتبة الحقانیة پشاور

(۲) تراجم علمائے حدیث ہند ص ۲۰۸ حصہ اول مطبوعہ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ کورٹ روڈ کراچی

(۳) تراجم علمائے حدیث ہند ص ۲۰۸ حصہ اول مطبوعہ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ کورٹ روڈ کراچی

دیو بندی مسلک کے ''قطب العالم'' قاضی زاہد الحسینی نے'' قاضی ثناء اللہ پانی پتی'' عنوان کے تحت لکھا ہے:

''آپ شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی کی اولاد میں سے تھے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور سولہ سال کی عمر میں علوم اسلامیہ سے فارغ ہو چکے تھے تو شیخ ''محمد عابد سنامی'' سے روحانی تعلق قائم فرمایا مگر ان کی رحلت کے بعد حضرت مرزا مظہر جانجاناں دہلوی قدس سرہ العزیز سے تعلق قائم کر لیا اور پھر ان ہی سے مجاز طریقت ہوئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے آپکو ''بیہقیٔ وقت'' کا خطاب دیا تھا''(۱)

۶۔امام صاوی (المتوفی ۱۲۴۱ھ)

علامہ امام صاوی (المتوفی ۱۲۴۱ھ) ان آیات کے تحت لکھتے ہیں:

وقیل: ھو محمد ﷺ لانہ الانسان الکامل والمراد بالبیان علم ما کان وما یکون و ما ھو کائن (۲)

ترجمہ: اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ وہی انسان کامل ہیں اور بیان سے مراد ہے ہر اس واقعے کا علم جو ہو چکا ہے اور جو ہوگا اور (قیامت تک) ہونے والا ہے۔

امام صاوی (المتوفی ۱۲۴۱ھ) کے بارے میں دیو بندی مسلک کے ''قطب العالم'' قاضی زاہد الحسینی نے لکھا ہے:

''آپ مصر کے قصبہ صاوہ میں پیدا ہوئے اسی نسبت سے صاوی کہلائے دیگر علوم کی

---

(۱) تذکرۃ المفسرین ص ۲۸۹ مطبوعہ دار الارشاد اٹک شہر

(۲) حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین جلد ۲ ص ۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

بہ نسبت آپ کو قرآن عزیز سے خصوصی لگاؤ تھا چنانچہ آپ نے ''تفسیر جلالین'' کا کامیاب حاشیہ لکھا جو چار جلدوں میں مطبوعہ ہے۔''(۱)

۷۔علامہ سلیمان الجمل (المتوفی ۱۲۰۴ھ)

علامہ سلیمان الجمل (المتوفی ۱۲۰۴ھ) لکھتے ہیں:

وقیل: اراد بالانسان محمداً ﷺ علمه البيان يعني بيان ما يكون و ما كان لأنه ﷺ ينبئ عن خبر الأولين و الآخرين و عن يوم الدين وقيل: علمه بيان الأحكام من الحلال و الحرام و الحدود و الأحكام (۲)

ترجمہ: اور کہا گیا ہے کہ انسان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا (اسے بیان سکھادیا) یعنی ''ما کان و ما یکون'' کا بیان کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین کی خبر دیتے تھے اور قیامت کے دن کی اور کہا گیا ہے کہ آپ کو احکام کا بیان سکھایا یعنی حلال، حرام، حدود اور احکام۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيماً (۳)

ترجمہ: اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (کنزالایمان)

رئیس المفسرین امام ابن جریر الطبری (المتوفی ۳۱۰ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ﴾ من خبر الأولين و الآخرين و ما كان و ما هو كائن (۴)

---

(۱) تذکرۃ المفسرین ص ۲۹۳ مطبوعہ دارالارشاد اٹک شہر

(۲) حاشیہ الجمل علی الجلالین جلد ۷ ص ۳۶۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

(۳) پارہ:۵ سورۃ النساء آیت: ۱۱۳

(۴) جامع البیان المعروف بہ تفسیر طبری جلد ۴ ص ۳۳۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت

ترجمہ: (اور آپ کو سکھا دیا جو آپ نہ جانتے تھے) یعنی اولین و آخرین کی خبریں اور جو ہو چکا اور ہونے والا ہے۔

۲۔اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ملا معین الدین واعظ الکاشفی (المتوفی ۹۰۶ھ) لکھتے ہیں:

و در بحر الحقائق میفرماید که آن علم ما کان وما سیکون است که حق سبحانه درشب اسراء بدان حضرت عطا فرموده چنانچه در احادیث معراجیه آمده است که در زیر عرش بودم قطرهٔ در حلق من ریختند فعلمت بها ماکان وما سیکون (۱)

ترجمہ: اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ "جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا" یہ اس کا علم ہے کہ جو حق سبحانہ وتعالیٰ نے شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا جیسا کہ معراج کی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ میں عرش کے نیچے تھا ایک قطرہ میرے حلق میں ڈال دیا پس اس کے سبب جان لیا میں نے جو کچھ ہو گیا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے۔

حاصل کلام: (آیات مبارکہ اور مفسرین کی تفسیری عبارات سے) ثابت ہوا کہ رحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم "ما کان وما یکون" بنایا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ پڑھے ہوئے ہیں۔

جہاں رب پڑھانے والا ہو۔ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے والے ہوں اور جو کتاب پڑھائی گئی ہو وہ قرآن کریم ہو جس میں کائنات کی ہر شے کا علم موجود ہو۔ جب رب تعالیٰ کے علم کی انتہا نہ ہو قرآن کریم میں کائنات کی ہر شے کا علم "ما کان وما یکون" موجود ہو تو جن کو یہ قرآن کریم سکھا دیا گیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم "ما کان وما یکون" کیوں نہ ہوں گے۔

---

(۱) تفسیر حسینی ص ۲۰۵ مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ)

باب ششم :

احادیث مبارکہ سے علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت

گذشتہ باب میں نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے اثبات میں متعدد آیات قرآنیہ درج کی گئیں اور ان کی توضیح وتشریح میں مفسرین کرام کے اقوال نقل کیے گئے۔ اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے اثبات میں احادیث مبارکہ درج کی جاتی ہیں:

۱۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی پیشگی خبر دینا:

عَن اَنس بن مَالِك حَدَّثَهُم اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَ ابُوبَكرٍ وَعُمَرُ وَعثمَانُ فَرَجَفَ بِهِم فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اثبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ (١)

---

(١)صحیح البخاری الرقم : ٣٦٧٥ ص ٦١٧ کتاب فضائل اصحاب النبی باب قول النبی لو کنت متخذاً خلیلا، الرقم: ٣٦٨٦ ص ٦١٩، کتاب فضائل اصحاب النبی باب مناقب عمربن الخطاب الرقم: ٣٦٩٩ ص ٦٢٢ باب مناقب عثمان ابن عفان مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، جامع ترمذی الرقم ٣٦٩٧ ص ١٠٩٢ کتاب ابواب المناقب باب فی مناقب عثمان ابن عفان مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، سنن ابوداؤد الرقم: ٤٦٥١ ص ٩٢١ کتاب السنة باب فی الخلفاء مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، مشکوٰة المصابیح ص ٥٦٣ باب المناقب هٰؤلاء الثلثة الفصل الاول مطبوعه دارالحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، مسند امام احمد جلد ٣ ص ١٤٧ رقم الحدیث : ١٢١٠٧ مطبوعه دار الفکر بیروت، حجة الله علی العالمین ص ٣٣٨ الباب السابع الفصل الاول أخباره ﷺ بشؤون بعض أصحابه رضی الله عنهم من المغیبات مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی، قاضی عیاض مالکی:الشفاء الفصل الثامن عشر فی سائر الجمادات جلد١ ص ٢٧٠ مطبوعه وحیدی کتب خانه پشاور

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اُحد پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت کرنے لگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

حاصل کلام: اس حدیث مبارکہ سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے امتیوں کی زندگی اور موت کا علم غیب ہے اور آپ کو یہ بھی علم ہے کہ انتقال کیسے ہوگا اور آپکو یہ بھی علم ہے کہ کون کون طبعی موت سے انتقال کرے گا اور کون کون شہادت کے منصب پر فائز ہوگا۔ **سبحان اللہ**

نوٹ: صحیح بخاری کی حدیث میں "جبل احد" کا، جب کہ صحیح مسلم میں "جبل حرا" کا ذکر ہے۔ اور اسی طرح صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ بھی مختلف ہیں ملاحظہ ہوں:

عن ابی هريرة ان رسول اللّٰه ﷺ كان على جبل حراء فتحرك فقال رسول اللّٰه ﷺ اسكنُ حراءُ فما عليك اِلّا نبیٌّ اوصديق اوشهيد وعليه النبیّ ﷺ و ابوبكر وعمر و عثمان و على وطلحة والز بير وسعد بن ابی وقاص (۱)

---

(۱) صحیح المسلم: جلد ۲ ص ۲۸۲ کتاب الفضائل باب من فضائل طلحة والزبیر مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی، الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب، باب فی مناقب عثمان الرقم: ۳۶۹۲ ص ۱۰۹۲ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الفصل الرابع والعشرون ما أطلع علیه من الغیوب جلد۱ ص ۳۰۱ مطبوعه وحیدی کتب خانه پشاور

صحیح مسلم کی روایت میں حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کا بھی تذکرہ ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ ایک دفعہ کا واقعہ نہیں بلکہ ایک سے زیادہ دفعہ کا واقعہ ہے۔

۲۔ جنگ موتہ میں شہید ہونے والے سپہ سالاروں کی شہادت کی خبر اسی وقت مدینہ منورہ میں دینا:

عَنْ أَنَسٍ رضی اللّٰہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَعَی زَیْدًا وَجَعْفَرًا وابن رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ یَأْتِیَھُمْ خَبَرُھُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَأُصِیبَ ثُمَّ أَخَذَھا جَعْفَرٌ فَأُصِیبَ ثُمَّ اَخَذَ ابنُ رَوَاحَةَ فَأُصِیبَ وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی أَخَذَھَا سَیْفٌ مِنْ سُیُوفِ اللّٰہِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْھِم (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی اطلاع پہنچنے سے پہلے

---

(۱) صحیح البخاری کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ باب مناقب خالد بن الولید رضی اللّٰہ عنہ رقم الحدیث: ۳۷۵۷، ص ۶۳۲ ☆ کتاب المغازی باب غزوۃ موتۃ من ارض الشام رقم الحدیث: ۴۲۶۲ ص ۷۲۲ مطبوعہ دارالسلام النشر والتوزیع الریاض ☆ مسند امام احمد جلد ۵ ص ۲۴۳ رقم الحدیث: ۲۲۶۱۴، جلد ۳ ص ۱۴۸ رقم الحدیث: ۱۲۱۱۵ مطبوعہ دارالفکر بیروت ☆ مجمع الزوائد جلد ۶ ص ۱۶۶ رقم الحدیث: ۱۰۲۱۸ باب غزوۃ مُؤتۃ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ☆ مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۳۳ الفصل الاول باب فی المعجزات مطبوعہ دارالحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ☆ الوفاء بأحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص: ۳۱۸ رقم الحدیث: ۴۵۲ الباب الخامس عشر فی اخبارہ رسول اللّٰہ ﷺ بالغائبات، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

ہی لوگوں کو اس کی خبر دے دی۔ آپ نے فرمایا جھنڈا زید کے ہاتھ میں تھا وہ شہید ہو گئے، پھر جھنڈا جعفر نے پکڑ لیا وہ بھی شہید ہو گئے، پھر جھنڈا ابن رواحہ نے پکڑ لیا پس وہ بھی شہید ہو گئے ہیں۔ آپ کی چشمان رحمت اشکبار ہو گئیں آخر کار جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار فرمایا۔

یہی روایت ان الفاظ سے بھی ثابت ہے:

عَنْ أَنَسٍ رضی اللّٰه عنه أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَ جَعْفَرًا قَبْلَ أَنْ يَجِيئَ خَبَرُ هُمْ فَنعَاهُمْ وَعَينَاهُ تَذْرِفَانِ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم کے وصال کی خبر دی ابھی ان کی شہادت کی خبر کوئی نہیں لایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے وصال کی خبر دی جب کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے صراحتاً معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دُور والے افراد واشیاء و کیفیات کو بھی اس طرح دیکھتے ہیں، جیسے قریب والے افراد واشیاء و کیفیات کو اور آج سے چودہ سو سال قبل کہ جب نہ کوئی سیٹلائٹ سسٹم (Setlite System) تھا اور نہ

---

(۱) صحیح البخاری: ص ۶۰۹ رقم الحدیث: ۳۶۳۰ کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
☆ سنن نسائی: جلد ۱ ص ۲۶۵ کتاب الجنائز باب النعی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

کوئی انٹرنیٹ(Internet)،ای میل(E,mail)وائرلیس(Wire less)اور موبائل فون(Mobile Phone) جیسے مواصلاتی رابطہ کی سہولت نہ تھی۔ مدینہ منورہ میں بیٹھ کر ملک شام کے مقام موتہ میں ہونے والے حالات کی پل پل کی خبر دینا بلاشبہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی دلیل محکم ہے۔

نیز دیوبندی ''مولانا'' و ''فاضل جامعۃ الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی'' کے محمد ہارون معاویہ نے ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینکڑوں میل دور کے واقعات کا دیکھنا'' عنوان قائم کر کے لکھا ہے:

''۸ھ میں جنگ موتہ پیش آئی اس کا سبب یہ ہوا کہ موتہ کے حاکم نے اسلامی قاصد کو شہید کر دیا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم موتہ کی سرکوبی کیلئے لشکر تیار کیا اور اس کا سردار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا، لشکر کی روانگی کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زید رضی اللہ عنہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کے سپہ سالار ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ قائد لشکر ہوں گے اور جب وہ بھی راہ حق میں کام آجائیں، تو مسلمان باہمی مشورہ سے اپنا سردار کسی کو بنالیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ارشادات دراصل پیش آنے والے واقعات کا آئینہ تھے۔ چنانچہ میدان جنگ میں پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جام شہادت پیا۔ ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ رتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ پھر مسلمانوں نے باہمی مشورہ سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر بنا لیا۔ عین اس وقت جب یہ واقعات پیش آرہے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے سینکڑوں میل دور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر تشریف فرما تھے۔ آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا اور فرما رہے تھے: ''نشان لیا زید رضی اللہ عنہ نے اور شہید ہوئے۔ نشان لیا اب جعفر نے اور شہید ہوئے۔ نشان لیا اب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اور

شہید ہوئے۔ اب نشان لیا خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے اس کو فتح دی گئی۔"

گویا میدان جنگ کا نقشہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سامنے تھا۔" (۱)

نوٹ: یہ کتاب دیو بندی "مولانا" اور "استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی" عزیز الرحمٰن کی پسند فرمودہ ہے اور درج ذیل دیو بندی علماء کی اس کتاب پر" تقاریظ" موجود ہیں۔

۱۔ دیو بندی مسلک کے "استاذ العلماء" محمد انور بدخشانی (۲)

۲۔ دیو بندی مسلک کے "حضرت" و "مولانا" و "مفتی" عبدالمجید دین پوری (۳)

۳۔ دیو بندی مسلک کے "مولانا و مفتی" رفیق احمد بالاکوٹی۔ (۴)

۴۔ دیو بند مسلک کے "مولانا و حافظ" محمد اصغر کرنالوی۔

اسی طرح ایک اور دیو بندی عالم "عبد العزیز ہزاروی" نے بھی مذکورہ حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"صحاح میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے پردہ ہٹا دیا اور موتہ زمین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو لڑتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ جب حضرت زید رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کی خبر

---

(۱) خصوصیات مصطفی ﷺ جلد دوم ص ۲۴۹ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار ایم-اے جناح روڈ کراچی

(۲) استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

(۳) نائب رئیس دارالافتاء و استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

(۴) استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

(۵) ناظم اعلیٰ: معہد الارشاد الاسلامی (مہاجر مکی مسجد) صدر کراچی

دی اس طرح جب حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور پھر فرمایا کہ اب اللہ کی تلوار خالد رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئی ہے اور ان کے ہاتھ پر فتح ہو گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی فتح کے لئے دعا فرمائی تو اللہ نے خالد رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمانوں کو فتح دی'' (۱)

نوٹ: اس کتاب پر درج ذیل دیوبندی علماء کی آراء درج ہیں:

۱۔ دیوبندی مسلک کے ''علامہ مفتی'' احمد الرحمٰن۔ (۲)

۲۔ دیوبندی مسلک کے ''پیر طریقت و شیخ الحدیث'' اسفند یار۔ (۳)

۳۔ دیوبندی مسلک کے ''حضرت مولانا'' نور محمد قریشی۔ (۴)

۴۔ دیوبندی مسلک کے ''مولانا'' عبدالمتین نعمانی۔ (۵)

۵۔ دیوبندی مسلک کے ''حضرت مولانا'' عبدالرزاق عزیز۔ (۶)

۶۔ دیوبندی مسلک کے ''مولانا وقاری'' محمد طاہر۔ (۷)

---

(۱) سیرت مصطفی ﷺ جلد دوم ص ۲۱۷ مطبوعہ مکتبۃ العلم ۱۸۔ اردو بازار لاہور

(۲) مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

(۳) مہتمم دارالخیر جامعہ صدیقیہ علامہ اقبال کالونی کراچی

(۴) خطیب جامع مسجد پاکستان ٹوبیکو کمپنی کراچی

(۵) خطیب جامع مسجد الکریم سائیٹ فاضل بنوری ٹاؤن کراچی

(۶) خطیب جامع مسجد طور شیر شاہ کراچی و مہتمم جامعہ عثمانیہ c بلاک شیر شاہ

(۷) فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی اور وفاق المدارس ملتان

۳۔ قبور میں ہونے والے عذاب اور عذاب کی وجوہ کو بھی جاننا:

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِقَبرَینِ فقالَ: اِنَّھُما لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِی کَبِیرٍ أَمَّا أَحَدُ ھُمَا فَکَانَ لَا یَستَتِرُ مِنَ البَولِ وأَمَّا الآخَرُ فکان یَمشِی بالنَّمِیمَۃِ ثمَّ أَخَذَ جَرِیدَۃً رَطبَۃً فَشَقَّھا نِصفَینِ فَغَرَزَ فِی کُلِّ قَبرٍ وَاحِدَۃً قَالو!: یارَسُولَ اللّٰہ لِمَ فَعَلتَ ھٰذَا؟ قَالَ لَعَلَّہٗ یُخَفَّفُ عَنھُما مَالم یَیبَسا (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہری بھری شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر گاڑ دیئے۔ لوگوں نے عرض کیا:

---

(۱) صحیح البخاری الرقم :۲۱ ص ۲۱۸ کتاب الوضوء باب ما جاء فی غسل البول، الرقم ۱۳۶۱ص ۲۱۸ کتاب الادب باب الغیبۃ، الرقم: ۶۰۵۵ ص ۱۰۵۷ کتاب الادب باب النمیمۃ من الکبائر مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض ☆ سنن ابی داؤد ص ۱۲ الرقم حدیث: ۲۰،کتاب الطھارۃ باب الاستبراء من البول، مطبوعہ دارالسلام للنشرو التوزیع الریاض ☆ صحیح المسلم کتاب الطھارۃ باب الدلیل علی نجاسۃ البول و وجوب الاستبراء منہ جلد:۱ ص:۱۴۱ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض ☆ سنن نسائی جلد۱ ص ۱۲۔۱۳ کتاب الطھارۃ باب التنزہُ عن البول مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی ☆ سنن دارمی ص ۲۰۵ رقم الحدیث: ۷۶۲ کتاب الطھارۃ باب الاتقاء من البول مطبوعہ دار ابن حزم بیروت لبنان ☆ مسند امام احمد جلد۱ ص۳۴۸ رقم الحدیث:۱۹۸۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: اس لیے کہ جب تک یہ شاخ کے ٹکڑے نہیں سوکھیں گے امید ہے ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔

حاصل کلام: یہ حدیث مبارکہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر مطلع ہونے پر درج ذیل جہات سے دلالت کرتی ہے:

اول: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبروں کے قریب سے گزرتے ہوئے ان کے اندرونی احوال کی خبر دی اور قبروں کے اندرونی احوال کا تعلق امور غیبیہ سے ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امور غیبیہ کا علم رکھتے ہیں۔

دوم: عذاب قبر کے جو اسباب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ان کا تعلق زمانہ ماضی سے تھا۔ لہٰذا ان کے غیب ہونے کے بارے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماضی کے احوال وواقعات کا بھی علم غیب تھا۔

سوم: عذاب قبر زمانہ حال سے متعلق امر غیبی ہے جس کی خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب باعتبار حال کا اثبات ہے۔

چہارم: ٹہنیوں کے سرسبز وشاداب رہنے تک عذاب قبر میں تخفیف امر غیبی باعتبار مستقبل ہے۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان علم غیب باعتبار مستقبل واضح ہوگئی۔

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے وصال کا علم:

عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعاالنَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسارَّها بِشَيءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعاها فَسارَّها بشَيءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلنا عَنْ ذٰلِكَ فَقالَتْ: سارَّنِي النَّبِيّ ﷺ أنَّهُ يُقْبَضُ في وَجَعِهِ الَّذي تُوُفِّيَ فِيهِ

فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِی فَأَخْبَرَنِی اَنِّی أَوَّلُ أَھْلِہٖ یَتْبَعُہٗ فَضَحِکْتُ (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اپنے اُس مرض میں بلایا۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔ پھران کے ساتھ خفیہ بات کی وہ رونے لگی۔ پھر نزدیک بلا کر خفیہ کلام فرمایا وہ ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خفیہ بات کی اور بتایا کہ اس مرض میں میرا وصال ہو جائے گا تو یہ سن کر میں رونے لگی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے آہستہ بات کی اور مجھے بتایا کہ میں (فاطمہ رضی اللہ عنہا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آؤں گی تو میں ہنس پڑی۔

حاصل کلام: اس حدیث مبارکہ میں سید الکائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بیماری ومرض میں میرا وصال ہو جائے گا اہل علم جانتے ہیں کہ غیب کی خبر حرف بحرف پوری ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی بیماری میں وصال مبارک ہوا اور دوسری غیبی خبر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کے میرے خاندان والوں میں سے سب سے پہلے سیدہ (فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا) تم مجھ سے ملوگی۔ اس سے دو باتیں مزید یہ ثابت ہوئی ہیں کہ
(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پورے خاندان کے لوگوں کی زندگی اور موت کو جانتے ہیں۔
(۲) یہ کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تم سب سے پہلے مجھے ملوگی۔ اہلِ علم یہ بھی جانتے ہیں کہ آپکی یہ

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ الرقم: ۴۴۳۳، ۴۴۳۴ ص ۷۵۴ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض ☆ البیہقی: دلائل النبوۃ باب ما جاء فی نعیہ نفسہ ﷺ الی ابنتہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا الخ الرقم: ۳۱۵۴ جلد ۷ ص ۱۲۰ مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ ☆المسند احمد بن حنبل: الرقم: ۲۶۰۹۱ جلد ۵ ص ۷۲۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت

غیبی خبر بھی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی اور سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے ٦ ماہ بعد انتقال ہوگیا اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں۔

۵۔ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبی خبر:

عن عائشة قالت اجتمع نساء النبی ﷺ فلم یغادر منهن امرأة فجاءت فاطمة تمشی کَاَنَّ مشیتها مشیة رسول اللّٰه ﷺ فقال مَرحبا بابنتی فاجلسها عن یمینه او عن شماله ثم انه اسَرَّ الیها حدیثاً فبکت فاطمة رضوان اللّٰه علیها ثم انه سارّها فضحکت ایضا فقلت لها مایبکیك فقالت ماکنت لاُفشِیَ سرَّ رسول اللّٰه ﷺ فقلت مارایت کالیوم فرحًا اقرب من حُزْن فقلت لها حین بکت اخصَّكِ رسول اللّٰه ﷺ بحدیثه دوننا ثم تبکین وسالتها عما قال فقالت ماکنت لِاُفْشِیَ سِرَّ رسول اللّٰه ﷺ حتی اذا قبض سَئَالتُها فقالت انه کان حدثنی ان جبریل کان یعارضه بالقران کل عام مرة وانه عارضه به فی العام مرتین ولا اُرانی الاقد حضرا جلی وانك اول اهلی لحوقًابی ونعم السلف انا لك فبکیت لذلك ثم انه سارنی فقال الاترضین ان تکونی سیدة نساء المومنین اوسیدة نساء هذه الامة فضحکت لذلك (١)

---

(١) المسلم: الصحیح کتاب الفضائل باب من فضائل فاطمة رضی اللّٰه عنها جلد ٢ ص ٢٩١ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی ☆ ابن ماجه: السنن ابواب ما جاء فی الجنائز باب ما جاء فی ذکر مرض رسول اللّٰه ﷺ ص ١١٦ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی ☆ البخاری: الصحیح کتاب الاستئذان باب من ناجی بین یدی الناس ولم یخبر بسر صاحبه فاذا مات أخبربه الرقم ٦٢٨٥، ٦٢٨٦ ص ١٠٩٤ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض ☆ الترمذی: الجامع الصحیح کتاب المناقب باب ما جاء فی فضل (فاطمة بنت محمد ﷺ) رضی اللّٰه عنها الرقم: ٣٨٧٢ ص ١٣٥ ا مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ازواج رسول جمع ہوئیں اور کوئی زوجہ باقی نہ رہی۔ اتنے میں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آئیں ان کی چال بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے مشابہ تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خوش آمدید فرمایا پھر اپنے دائیں یا انہیں بائیں جانب بٹھا کر ان سے سرگوشی فرمائی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ پھر دوبارہ ان سے سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنا نہیں چاہتی، میں دل میں یہ خیال کر رہی تھی کہ غم کے ساتھ اتنی خوشی ایک دم حاصل ہوتی، میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی جب وہ رونے لگیں تو میں نے انہیں کہا کہ رسول اللہ نے تمہیں اپنی راز کی بات میں خصوصیت دی ہے پھر بھی آپ رو رہی ہیں اور میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ کا راز فاش کرنا نہیں چاہتی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ تو میں نے ان سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا مجھ سے آپ نے یہ بات فرمائی تھی کہ جبرئیل مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن پاک کا دور کرتے اور اس دفعہ دو بار دور کیا مجھے یقین ہے کہ میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی اور میں تمہارے لیے سب سے بہتر پیش رَو ہوں۔ میں رونے لگی آپ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تو اس امت کی یا مومن عورتوں کی سردار ہوگی۔ مجھے اس لئے ہنسی آئی تھی۔

حاصل کلام: حدیث نمبر ۴ سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پورے خاندان کی زندگی و موت کو جانتے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے ہیں کہ فاطمہ میرے وصال کے بعد بھی زندہ رہیں گی سب سے پہلے مجھ سے فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہی ملیں گی اور یہاں ہی بات ختم نہیں فرمائی بلکہ (آپ حدیث نمبر ۵ کا مطالعہ کریں تو واضح ہو جائے گا کہ) سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا جنت میں جو

مقام و درجہ ہے (جو کہ غیبی علم ہے) وہ بھی بیان فرما دیا کہ اے! فاطمہ رضی اللہ عنہا تم جنتی عورتوں کی سردار ہوگی۔

٦۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو بتانا کہ تیرا بیٹا اعلیٰ جنت میں ہے:

عَنْ قَتَادَةَ: حدَّثَنَا أَنَسُ بنُ مالكٍ: أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ البَرَاءِ وهي أُمُّ حارِثَةَ بنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يا نَبِيَّ اللَّهِ! ألا تُحَدِّثُنِي عَنْ حارِثَةَ؟ وكانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فإنْ كانَ في الجَنَّةِ صَبَرْتُ وإنْ كانَ غَيرَ ذٰلكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ في البُكاءِ قال: يا أُمَّ حارِثَةَ! إنَّهَا جِنانٌ في الجَنةِ وإنَّ ابنَكِ أَصَابَ الفِرْدَوْسَ الأَعْلىٰ (١)

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت سیدہ ام ربیع بنت براء جو حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ مجھے حارثہ کے بارے میں نہیں بتائیں گے یہ صاحب غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے انہیں ایک اجنبی تیر آ کے لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو

---

(١) البخاری: الصحیح کتاب الجهاد و السیر باب من اتاه سهم غرب فقتلهٗ الرقم: ٢٨٠٩ ص ٤٦٥، کتاب المغازی باب فضل من شهد بدراً الرقم: ٣٩٨٢ ص ٦٧٢، کتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار الرقم: ٦٥٥٠ ص ١١٣٤، کتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار الرقم: ٦٥٦٧ ص ١١٣٦ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض ☆ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب تفسیر القرآن عن رسول ﷺ باب و من سورة المومنین الرقم: ٣١٧٤، ص ٩٣٩ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض ☆ الطبرانی: المعجم الکبیر الرقم ٣٢٣٥ جلد ٣ ص ٢٣١-٢٣٢ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، ابی یعلی: المسند الرقم: ٣٥٠٠ جلد ٣ ص ١٦٢ مطبوعه دارالفکر بیروت، البیهقی: السنن الکبریٰ الرقم: ١٨٣٢١ جلد ٥ ص ٢٥ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان، ابن حبان: الصحیح الرقم: ٩٥٤ جلد ٣ ص ١٥٤ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

میں صبر سے کام لوں اگر ایسا نہیں ہے تو خوب رو پیٹ لوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اُمِ حارثہ! جنت کی کئی قسمیں ہیں تمہارا بیٹا جنت الفردوس یعنی سب سے بلند (اعلیٰ) جنت میں ہے۔

حاصل کلام: اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ لوگوں کے انجام سے بھی باخبر ہیں اسی لئے تو فرمایا اے ام حارثہ تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے لہٰذا یہ حدیث مبارکہ بھی نبی کریم ﷺ کے علم غیب کے اثبات پر دلیل قوی ہے۔

۷۔ بعد از وصال سب سے پہلے ملاقات کرنے والی زوجہ مطہرہ کی خبر دینا:

عَنْ عائِشَةَ رضی الله عنها: أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ للنبيِّ ﷺ: أَيُّنا أسرعُ بِكَ لُحُوقًا؟ قَالَ: أطوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَها فكانَت سَوْدَةُ أطولَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعدُ أنَّما كانَتْ طُولَ يَدِها الصَّدَقَةُ وكانَتْ أسرَعَنا لُحُوقًا بِهِ ﷺ وكانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بعض ازواج نے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ ﷺ سے

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الزکوٰۃ باب فضل صدقۃ الصحیح الرقم: ۱۴۲۰، ص۲۲۹ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض، الهيثمی: مجمع الزوائد کتاب علامات النبوة باب اخباره ﷺ بالمغيبات الرقم: ۱۴۰۷۰ جلد ۸ ص ۳۶۷ مطبوعه دارالکتب العلميه بيروت، النسائی: السنن کتاب الزکوٰة باب فضل الصدقة، جلد ۱، ص ۳۵۲ مطبوعه قديمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی، البيهقی: دلائل النبوه باب ماجاء فی إخبار النبی ﷺ بمن يكون أسرع لحوقا به زوجاته فكان كما أخبر الرقم ۲۶۸۱ جلد ۶ ص ۳۲۴۔ ۳۲۵ مطبوعه دارالحديث قاهره

آ کر ملے گی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کا ہاتھ سب سے زیادہ طویل ہے، ازواج مطہرات نے چھڑی کے ذریعے ہاتھ ناپنا شروع کیے تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے لمبا تھا، لیکن بعد میں ہمیں اس بات کا پتا چلا کہ لمبے ہاتھ سے مراد زیادہ صدقہ کرنا تھا اور پھر وہی زوجہ مطہرہ سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں جو صدقہ کرنا زیادہ پسند کرتی تھیں۔

صحیح مسلم کی روایت کے مطابق سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبی خبر کی مصداق سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ٹھہریں۔

فکانت اطولنا یدًا زینب لانها کانت تعمل بیدها وتصدق (۱)

ترجمہ: سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہم میں سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی تھیں کیونکہ آپ اپنے ہاتھ سے کام کرتیں اور خیرات کرتیں۔

حاصل کلام: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات کی زندگیوں کو بھی جانتے ہیں اور آپ کو ان کی وفات کا بھی علم غیب تھا۔ کہ ان میں سے سب سے قبل وصال کون فرمائے گی۔

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب الفضائل باب من فضائل زینب ام المومنین رضی اللّٰہ عنہا جلد ۲ ص ۲۹۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، البیہقی: دلائل النبوۃ باب ما جاء فی اخبار النبی ﷺ بمن یکون اسرع لحوقابہ زوجاتہ فکان کما أخبر الرقم:۲۱۸۲ جلد ۲ ص ۳۲۵ مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ، قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الفصل الرابع والعشرون ما اُطلع علیہ من الغیوب جلد ۱ ص ۳۰۱ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور

۸۔ قیامت کے دن قبر سے تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھنے والے کا علم:

عَنْ ابن عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمَا :أَنَّ رَجُلاً وَقَصَہُ بَعِیرُہ ونَحنُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اغسِلُوہُ بِماءٍ وِسِدْرٍ و کَفِّنُوہُ فی ثُوْبَینِ وَلا تُمِسُّوہُ طیباً وَلا تُخَمِّرُوْا رَأسَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ یَبْعثُہٗ یَوْمَ القِیامَۃِ مُلَبِّیاً (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حالت احرام میں سواری (اونٹ) سے گر کر فوت ہو گیا۔ ہم اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کے دونوں کپڑوں میں اسے کفن دو اسے خوشبو نہ لگاؤ اور چہرہ نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھے گا۔

---

(۱) البخاری : الصحیح کتاب الجنائز باب کیف یکفن المحرم؟ الرقم : ۱۲۶۷-۱۲۶۸، ص ۲۰۳، باب الحنوط للمیت الرقم: ۱۲۶۶، ص ۲۰۲، باب الکفن فی ثوبین الرقم : ۱۲۶۵ ص ۲۰۲، کتاب جزاء الصید باب المحرم یموت بعرفۃ ولم یأمر النبی ﷺ ان یودی عنہ بقیۃ الحج الرقم : ۱۸۴۹-۱۸۵۰، ص۲۹۸ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الحج عن رسول اللّٰہ ﷺ باب ماجاء فی المحرم یموت فی احرامہ الرقم : ۹۵۱ ص ۳۰۶ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، المسلم : الصحیح کتاب الحج باب ما یفعل بالمحرم إذا مات جلد۱ ص ۳۸۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، ابی داؤد: السنن کتاب الجنائز باب کیف یضع بالمحرم اذا مات؟ الرقم : ۳۲۳۸ ص ۶۵۹ مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض، النسائی : السنن کتاب مناسک الحج باب النھی عن تخمیر رأس المحرم اذا مات جلد ۲ ص ۲۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، ابن ماجہ: السنن ابواب المناسک باب المحرم یموت ص ۲۲۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

حاصل کلام: حضور سید دو عالم نور مجسم ﷺ کا فرمانا کہ یہ شخص قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے اُٹھے گا آپکے علم غیب پر روشن دلیل ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ہمارے حضور ﷺ قیامت کے اور قیامت کے بعد کے حالات و واقعات کا بھی علم رکھتے ہیں۔

۹۔ حضور ﷺ کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قبر اور کیفیت کا علم:

عن انس بن مالك ان رسول الله ﷺ قال اتيت و فی رواية هداب مررت علی موسیٰ ليلة اُسرِیَ بی عند الكثيب الاحمر وهو قائم يصلی فی قبره (۱)

---

(۱) المسلم: الصحيح كتاب الفضائل باب من فضائل موسیٰ عليه السلام جلد۲ ص ۲۶۸ مطبوعه قديمی كتب خانه مقابل آرام باغ كراچی، النسائی: السنن كتاب قيام الليل وتطوع النهار باب ذكره صلاة نبی الله موسیٰ عليه السلام وذكر الاختلاف علی سليمان التميمی فيه جلد ۱ ص ۲۴۲ مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ كراچی، احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۲۲۱۱ ص۱۵۷ جلد ۳، الرقم: ۱۲۵۰۶ جلد۳ ص ۱۹۲ مطبوعه دارالفكر بيروت، هندی: كنزالعمال كتاب الفضائل من قسم الاول الباب الثانی فی فضائل سائر الانبياء صلوات الله عليهم اجمعين الفصل الثانی موسیٰ عليه الصلوٰة و السلام الرقم: ۳۲۳۶۲ جلد ۱۱ ص ۲۲۹ الرقم : ۳۲۳۸۳ جلد ۱۱ ص ۲۳۲ الرقم: ۳۲۳۸۴ جلد ۱۱ ص ۲۳۲ مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنی سٹريٹ اردو بازار لاهور، ابن كثير: تفسير القرآن العظيم الرقم: ۴۱۳۹-۴۱۴۰-۴۱۴۱ جلد۴ ص ۸۵ مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه، ابن حبان: الصحيح الرقم: ۴۹-۵۰ جلد ۱ ص ۱۳۱ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، البيهقی : حياة الانبياء صلوات الله عليهم بعد وفاتهم الرقم: ۶-۷-۸، ص:۷۸ ص:۷۹ ص:۸۰ مطبوعه دار الكتب صدف پلازه محله جنگی قصه خوانی بازار پشاور، ابويعلی: المسند الرقم:۳۳۲۵ جلد ۲ ص ۱۷، الرقم: ۴۰۸۴ جلد ۷ ص ۱۲۶ مطبوعه دار الفكر بيروت، ابن حجر عسقلانی: فتح الباری، كتاب الاحاديث الانبياء باب:۴۸ جلد ۶ ص ۶۰۳ مطبوعه قديمی كتب خانه كراچی

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس رات مجھے معراج کرائی گئی، میں کثیب احمر (ایک جگہ کا نام) کے پاس حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا، جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

حاصل کلام: اس حدیث مبارکہ سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں چند جو موضوع کے مطابق ہیں وہ پیش خدمت ہیں:

پہلا: حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سو سال قبل کے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر مقدسہ کی خبر دینا کہ وہ کثیب احمر کے پاس ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر روشن ثبوت ہے۔

دوسرا: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قبر مقدسہ کے اندر کا حال بیان فرمانا یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر دلیل ہے۔

تیسرا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی کیفیت بیان فرمانا کے وہ قبر میں کھڑے ہیں، بیٹھے نہیں، نہ لیٹے ہیں، یہ بھی علم غیب پر دلیل ہے۔

چوتھا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمانا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر کیا کر رہے ہیں؟ ہمارے پیارے نبی مکرم رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر مقدسہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے یہ بھی آپ کے علم غیب پر واضح دلیل ہے۔

۱۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت وابصہ اسدی رضی اللہ عنہ کے سوال پوچھنے سے قبل ہی جواب ارشاد فرما دینا:

عن أبی عبد الرحمٰن السلمی قال: سمعت وابصة بن معبد: صاحب النبی ﷺ قال: جئت الی رسول اللّٰہ ﷺ أسأله عن البر والاثم، فقال:

جئت تَسأَلُ عن البر و الاثم فقلت: والذی بعثك بالحق (۱)

امام دارمی رحمتہ اللہ علیہ یوں نقل فرماتے ہیں:

عن وابصة بن معبد الاسدی ان رسول الله ﷺ قال لوابصة ثم جئت تسال عن البر والا ثم قال قلت نعم (۲)

ترجمہ: حضرت سیدنا وابصہ بن معبد الاسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وابصہ سے فرمایا تم نیکی اور بدی کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔

حاصل کلام: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سیدنا وابصہ الاسدی رضی اللہ عنہ کے سوال کو سننے سے قبل سوال بتادینا۔ اس بات پر

---

(۱) امام احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۸۰۲۱ جلد۴ ص ۲۰۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت، البیهقی: دلائل النبوة باب ما روی فی إخبار النبی ﷺ السائل بما ارأدان یسأله عنه قبل سواله الرقم: ۲۵۲۰ جلد ٦ ص ۲۴۹ مطبوعه دارالحدیث قاهره ابی نعیم: حلیة الاولیاء ذکر وابصة بن معبد جهنی جلد۲ ص ۲۴ مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، السیوطی: الخصائص الکبری باب اخباره رجالاً بما حدثوا به انفسهم جلد۲ ص ۱۷۱ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور، نبهانی: حجة الله علی العالمین الباب السابع الفصل الاول إخباره ﷺ بشؤون بعض أصحابه رضی الله عنهم من المغیبات ص ۳۶۳ مطبوعه قدیمی کتب خانه بالمقابل آرام باغ کراچی، زرقانی: شرح المواهب اللدنیه الفصل الثالث فی أنبائهٔ ﷺ بالانباء المغیبات جلد۱۰ ص۱۳۶ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

(۲) دارمی: السنن کتاب البیوع باب دع و ما یریبک الی مالا یریبک الرقم: ۲۵۶۷ ص ۳۵۸ مطبوعه دار ابن حزم بیروت لبنان

دلیل محکم ہے کہ ہمارے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لوگوں کے قلوب واذہان میں جو کچھ ہے اس کو بھی جانتے ہیں۔

۱۱۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانا اس وقت روئے زمین پر کوئی بھی یہ نماز نہیں پڑھ رہا:

عَن ابی مُوسَی قالَ: کُنْتُ أنا وأَصْحابی الَّذِینَ قَدِمُوا مَعِی فی السَّفِینَةِ نُزُولاً فی بَقِیع بُطْحانَ وَالنَّبیُّ ﷺ بالْمَدینَةِ فکَانَ یَتناوَبُ النَّبیَّ ﷺ عِنْدَ صَلاةِ العِشاءِ کُلَّ لَیْلَةٍ نَفَرٌ مِنهُم فَوَافَقْنا النَّبیَّ ﷺ أنا و أصحابی وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِی بَعْضِ أَمرِهِ فأَعْتَمَ بالصَّلاةِ حتیَّ ابْهارَّا اللَّیلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبیُّ ﷺ فَصلَّی بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰی صَلاتَهٗ قالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ علی رِسْلِکُمْ أبْشِرُوا اِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ أنهُ لَیسَ أحَدٌ مِنَ النَّاسِ یُصَلِّی هٰذِهِ السَّاعَةَ غَیرُکُم أو قالَ: ماصَلّٰی هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَیرُکُمْ (۱)

اس حدیث کا ترجمہ غیر مقلدین کے ''نواب اہلحدیث'' وحید الزمان حیدرآبادی کے قلم سے پیش خدمت ہے:

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری صحابی سے (مروی ہے کہ) انہوں نے کہا میں اور میرے ساتھی جو کشتی میں آئے تھے بطحان کے میدان میں اترے ہوئے تھے اور آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس عشاء کی نماز کے وقت ان میں سے چند آدمی آتے رہتے ہر رات کو آتے ایک رات ایسا ہوا کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آیا۔ اتفاق سے آپ اس

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب مواقیت الصلاة باب فَضلِ العِشاءِ الرقم: ۵۶۷ ص ۹۵ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، المسلم: الصحیح کتاب المساجد و مواضع الصلوٰة باب وقت العشاء و تاخیرها جلد: ۱ ص: ۲۲۹ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی

رات کسی کام میں مصروف تھے۔تو آپ نے (عشاء کی) نماز میں تاخیر کی یہاں تک کہ آدھی رات گذر گئی۔اس کے بعد آپ برآمد ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو حاضرین سے فرمایا۔ ذرا ٹھہرے رہو خوش ہو جاؤ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اس وقت (ساری دنیا میں) تمہارے سوا اور کوئی لوگ نماز نہیں پڑھتے یا یوں فرمایا اس وقت تمہارے سوا کوئی ایسا نہیں جس نے نماز پڑھی ہو۔

ایک روایت جو ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخبَرَتْهُ قالَتْ: أعتمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بالعشاءِ و ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الاسْلَامُ فَلَم يَخْرُجْ حتّٰى قالَ عُمَرُ: نامَ النِّسَاءُ والصبيانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لأَهْلِ المَسْجِدِ: مَا يَنْتَظِرُها أحدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ غَيرُكُمْ (۱)

غیر مقلدین کے "نواب اہلحدیث" وحید الزمان حیدر آبادی نے اس روایت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

ترجمہ: عروہ سے (مروی ہے کہ) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا کہ

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب مواقیت الصلاۃ باب فضل العشاء الرقم: ۵۶۶ ص ۹۵ باب النوم قبل العشاء لمن غُلِبَ الرقم: ۵۶۹ ص۹۵ ،کتاب الأذن باب وضو االصبیان و متی یجب علیھم الغسل والطھور وحضورھم الجماعة والعیدین والجنائز وصفو فھم ؟ الرقم: ۸۶۲ ص ۱۴۰-۱۳۹ باب خروج النساء الی المساجد باللیل والغلس الرقم: ۸۶۴ ص ۱۴۰ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، البیھقی دلائل النبوۃ ما جاء فی اخبارہ بالنخرام قرانه الذی الخ الرقم: ۲۹۰۲، جلد ۶ ص ۴۳۹ مطبوعه دارالحدیث قاھرہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات اسلام کا دین اور ملکوں میں پھیلنے سے پہلے نمازِ عشاء میں دیر کی تو آپ (گھر سے) برآمد نہیں ہوئے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا عورتیں اور بچے سو گئے اس وقت آپ برآمد ہوئے اور مسجد میں جو لوگ جمع تھے ان سے فرمایا تمہارے سوا ساری زمین والوں میں کوئی اس نماز کا (اس وقت) منتظر نہیں۔

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے:

حدَّثنا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ أنَّ رَسُولَ اللّٰه ﷺ شُغِلَ عَنها لَيْلَةً فأخَّرَها حتّٰى رَقَدْنا فى المَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنا ثُمَّ رَقَدْنا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنا ثم خَرَجَ عَلَيْنا النَّبيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ أحَدٌ مِنْ اهل الأرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلاةَ غَيرُكُمْ (۱)

اس روایت کا ترجمہ بھی وہابیوں کے "نواب اہلحدیث" وحید الزمان کی زبانی ملاحظہ ہو:

ترجمہ: عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات کچھ کام ہو گیا آپ نے عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں سو گئے پھر آنکھ کھلی پھر سو گئے پھر جاگے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجرے سے) برآمد ہوئے اور فرمایا (اس وقت) سوا تمہارے ساری دنیا میں کوئی نماز کا منتظر نہیں۔

حاصل کلام: احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو روئے زمین کے ہر ہر فرد کا علم ہے اسی لئے تو فرمایا کہ اس وقت پوری دنیا میں کوئی ایسا نہیں جس نے عشاء کی نماز پڑھی ہو یا دوسری روایات کے مطابق وہ نماز کا منتظر بھی ہو یہ سب کچھ بغیر علم غیب کے ناممکن ہے۔ لہٰذا حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا آپکے علم غیب پر واضح دلیل ہے۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب مواقیت الصلاۃ باب النوم قبل العشاء لمن غلب الرقم: ۵۷۰ ص ۹۵ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

۱۲۔ حضور ﷺ کو قیصر و کسریٰ کی ہلاکت کا بھی علم:

عَن أبی هُرَیْرَةَ أنَّهٗ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وِاذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ والذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَتُنفِقُنَّ كُنُوزَ هُمَا فی سَبِیْلِ اللّٰهِ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ کسریٰ ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں (مجھ) محمد ﷺ کی جان ہے) تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام الرقم: ۳۶۱۸ ص ۶۰۷، کتاب الجهاد والسیر باب الحرب خدعة الرقم: ۳۰۲۷ ص ۵۰۰ کتاب فرض الخمس باب قول النبی ﷺ أُحلت لکم الغنائم الرقم: ۳۱۲۰- ۳۱۲۱ ص ۵۱۷ کتاب الایمان والنذور باب کیف کانت یمین النبی ﷺ الرقم: ۶۶۲۹- ۶۶۳۰ ص ۱۱۴۶ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، المسلم: الصحیح کتاب الفتن فضل فی هلاك کسریٰ وقیصر جلد ۲ ص ۳۹۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی، الترمدی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء اذا ذهب کسری فلا کسری بعده الرقم: ۲۲۱۶ ص ۶۷۰ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، ابو یعلیٰ: المسند الرقم: ۵۸۷۴ جلد ۴ ص ۳۹۷ مطبوعه دارالفکر بیروت، حمیدی: المسند الرقم: ۱۰۹۴ جلد ۲ ص ۴۶۷ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، الطبرانی: المعجم الکبیر الرقم: ۱۸۷۱ جلد ۲ ص ۲۱۳ مطبوعه دارا حیاء التراث العربی بیروت

حاصل کلام: یہ حقیقت طے شدہ ہے کہ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کسریٰ اور قیصر کی تباہی و ہلاکت کے بعد نہ پھر کسی نے سلطنت فارس کا تاجِ خسروی دیکھا نہ رومی سلطنت کا روئے زمین پر کہیں وجود نظر آیا۔ کیوں نہ ہو یہ غیب داں نبی صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب کی خبریں ہیں جو حرف بحرف پوری ہوئیں۔

۱۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکوں سے جنگ کی خبر دینا:

قالَ أبُوْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه : قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لا تَقُومُ السَّاعَةُ حتّٰى تُقاتِلُوْا التُّركَ صِغارَ الأعْيُنِ حُمْرَ الوُجُوهِ ذُلْفَ الأُنُوفِ كَانَّ و جُوهَهُمُ المَجانُّ المُطْرَّقَةُ و لا تَقُومُ السَّا عَةُ حتّٰى تُقاتِلُوا قَوْمًا نِعالُهُم الشَّعْرُ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں کے ساتھ

---

(۱) البخاری : الصحیح کتاب الجهاد والسیر باب قتال الترک الرقم : ۲۹۲۸ ص ۴۸۳ ، باب قتال الذین ینتعلون الشعر الرقم: ۲۹۲۹ ص ۴۸۴ کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام الرقم: ۳۵۸۷ -۳۵۹۰ ص ۶۰۲ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، المسلم : الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعة فصل فی قتال المسلمین الخ جلد۲ ص ۳۹۵ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی، ابو داؤد: السنن کتاب الملاحم باب فی قال الترک الرقم : ۴۳۰۳-۴۳۰۴ ص ۸۴۹ مطبوعه دارالسلام و للنشر التوزیع الریاض، ابن ماجه: السنن کتاب الفتن باب الترک ص ۳۰۱ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی، احمد بن حنبل : المسند الرقم: ۱۱۲۶۱ جلد۳ ص ۴۲ مطبوعه دارالفکر بیروت ،الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء فی قتال الترک الرقم: ۲۲۱۵ ص: ۲۶۹-۲۷۰ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

جنگ نہیں کر لیتے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں جن کے چہرے سرخ ہوتے ہیں ناکیں چپٹی ہوتی ہیں اور ان کے چہرے چوڑی ڈھالوں کی مانند ہوتے ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہ کر لو جو بالوں سے بنی جوتیاں پہنتے ہیں۔

حاصل کلام: اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ علم غیب جانتے ہیں اسی لئے تو فرمایا کہ تم ترکوں سے جنگ کرو گے اور پھر ان کی شکل و شباہت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے ناکیں چپٹی ہوں گی۔ یہ سب بیان فرمانا علم غیب نہیں تو اور کیا ہے؟ حتی کہ ان کے جوتوں کا بھی بتا دیا کہ وہ کیسے ہوں گے۔ سرکار کریم ﷺ کا یہ سب کچھ بیان فرمانا آپکے علم غیب مقدس پر واضح دلالت کرتا ہے۔

نوٹ: غیر مقلدین کے "قاضی" محمد سلیمان منصور پوری "۶۵۶ سال پہلے کی پیشگوئی" عنوان کے تحت اسی روایت کو نقل کر کے اس کے بعد لکھتے ہیں:

"یہ فتنہ تاتار کی خبر ہے۔ ہلاکو خان کے لشکروں نے خراسان و عراق کو تباہ کیا، بعد کو لوٹا تھا اور بالآخر ان کو بھی ایشیائے کوچک میں شکست عظیم ہوئی تھی۔ یہ واقعہ ۶۵۶ھ کا ہے اور صحیحین میں پانچصدی پیشتر سے درج آتا تھا۔" (۱)

قاضی سلیمان منصور پوری کے حوالہ سے ثابت ہوا کہ حضور سید دو عالم ﷺ نے جو مذکورہ بالا حدیث میں غیب کی خبر کئی سو سال قبل ارشاد فرمائی تھی وہ ۶۵۶ھ میں حرف بحرف پوری ہوئی۔

---

(۱) رحمۃ للعلمین جلد سوم ص ۱۵۲ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

۱۴۔ تین افراد کی آمد اور حضور ﷺ کا ان کے قلوب میں جو ہے اس کی خبر دینا:

عَنْ أَبِی وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَما هُوَ جالِسٌ فی المَسْجِدِ والنَّاسُ مَعَهُ اِذْأقْبَلَ ثَلاثَةُ نَفَرٍ فأقْبَلَ اثْنانِ الی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ واحِدٌ قالَ: فوَقَفا علی رَسُو لِ اللّٰهَ ﷺ فأمَّا أحَدُهُما فَرأی فُرْجَةً فی الحَلْقَةِ فَجلَسَ فِيْها وأمَّا الآخرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وأمَّا الثَّالِثُ فأدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قالَ: ألاَ أخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلاثَةِ: أمَّا أحَدُهُمْ فأوَی الی اللّٰهِ تَعالی فآوَاهُ اللّٰهُ اِلَيهِ وأمَّا الآخرُ فَاسْتَحيٰی فَاسْتَحیَ اللّٰهُ مِنهُ وأمَّا الآخرُ فأعْرَضَ فَأعْرَضَ اللّٰهُ عَنهُ (۱)

اس حدیث کا ترجمہ غیر مقلدین کے ''نواب اہلحدیث'' وحید الزمان حیدر آبادی نے یوں کیا ہے:

ترجمہ: حضرت ابو واقد لیثی سے (مروی ہے) کہ آنحضرت ﷺ ایک بار مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے ساتھ (بیٹھے) تھے اتنے میں تین آدمی (باہر سے) آئے دو تو ان میں آنحضرت ﷺ کے پاس آگئے (آپ کا کلام سننے کو) اور ایک چل دیا، ابو واقد ؓ نے کہا پھر وہ دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس آن کر ٹھہرے ان میں ایک نے تھوڑی سی خالی جگہ حلقہ میں دیکھی وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب العلم باب من قعد حیث ینتهی به المجلس و من رای فرجة فی الحلقة فجلس فیها الرقم: ٦٦ ص ١٦، کتاب الصلاة باب الحلق والجلوس فی المسجد الرقم: ٤٧٤ ص ٨٢ مطبوعه دارالسلام للنشر التوزیع الریاض

پیٹھ موڑ کر چل دیا جب آنحضرت ﷺ (وعظ سے) فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تینوں آدمیوں کا حال نہ بتلاؤں ایک نے تو ان میں اللہ کی پناہ لی اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے (اندر گھسنے میں لوگوں سے) شرم کی اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیر لیا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ حضور سید کائنات فخر موجودات ﷺ لوگوں کے قلوب واذہان اور ان کے معاملات و کیفیات سے مطلع ہیں جبھی تو آنے والے تینوں لوگوں کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا ایک شخص اللہ تعالیٰ کی طرف آنا چاہتا تھا یعنی وہ دین کی معلومات سننا چاہتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے جگہ عطا فرمائی۔ دوسرے شخص نے حیاء کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی حیاء فرمائی تیسرے شخص نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے یہی معاملہ فرمایا اور اس سے اپنی نظر رحمت پھیر لی۔ تینوں اشخاص کے دلوں کی باتوں کی خبر دینا اور اللہ تعالیٰ کا بھی ان سے معاملہ بیان فرمانا آپ ﷺ کے علم غیب پر روشن دلیل ہے۔

۱۵۔ عشرہ مبشرہ کے لئے جنت کی پیشگی خبر دینا:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بن نُفَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ، قِيلَ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحِرَاءِ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قِيلَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبو بَكْرٍ وَعُمَرُ

وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ والزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُالرَّحمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا (۱)

ترجمہ: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں آدمی کے بارے میں گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں، پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حراء ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ حضرت سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم۔ پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ حضرت سعد نے فرمایا میں تھا۔

ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں:

عَنْ عَبْدِالرَّحمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ أبو بَكرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَان فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ و طَلحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَ الزُّ بَیْرُ فِی الْجَنَّةِ وعَبْدُ الرَّحمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعدُ بْنُ أَبی وقَّاص فِی

---

(۱) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب باب مناقب ابی الاعور و اسمہ سعید بن زید بن عمر و بن نفیل رضی اللّٰہ عنہ الرقم ۳۷۵۷ ص ۱۱۰۸ مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض، ابو داؤد: السنن کتاب السنۃ باب فی الخلفاء الرقم: ۴۶۴۸ ص ۹۲۰ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، ابن ماجہ: السنن کتاب ابواب فضائل اصحاب رسول ﷺ باب فضائل العشرۃ رضی اللّٰہ عنہم ص ۱۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بن زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأبوُ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ(۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکر جنت میں، حضرت عمر جنت میں، حضرت عثمان جنت میں، حضرت علی جنت میں، حضرت طلحہ جنت میں، حضرت زبیر جنت میں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، حضرت سعد بن ابی وقاص جنت میں، حضرت سعید بن زید جنت میں اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم جنت میں (جائیں گے)۔

یہ روایت حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں بھی مروی ہے:

أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَشَرةٌ فِي الْجَنَّةِ: أبو بَكرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَلِيٌّ وَ عُثمَانُ وَ الزُّبَيْرُ و طَلحَةُ و عَبْدُ الرَّحمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَ أَبُوْ عُبَيْدة وَسَعدُ بنُ أَبِى وقَّاصٍ، قَال فَعَدَّ هٰؤُلآءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ العَاشِرِ فَقَالَ القَوْمُ نَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَاالْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِى بِاللّٰهِ اَبُوْ الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ (۲)

---

(۱) الترمزی:الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب باب مناقب عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف الزہری رضی اللہ عنہ الرقم: ۳۷۴۷ ص ۱۱۰۶ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، ابن ماجہ: السنن کتاب ابواب فضائل اصحاب رسول ﷺ باب فضائل العشرۃ رضی اللہ عنہم ص ۱۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۶۳۱ جلد ۱ ص ۲۸۴، الرقم: ۱۶۳۷ ص ۲۸۵ الرقم: ۱۶۷۵ ص ۲۹۲ مطبوعہ دارالفکر بیروت

(۲) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب باب مناقب عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف الزہری رضی اللہ عنہ الرقم: ۳۷۴۸ ص ۱۱۰۶ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، ابو داؤد: السنن کتاب السنتہ باب فی الخلفاء الرقم: ۴۶۴۹ ص ۹۲۰ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

ترجمہ: حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمی جنت میں (جائیں گے) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں سے خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا ابوالاعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتایئے) دسواں کون ہے انہوں نے فرمایا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی! ابو الاعور جنتی ہیں یعنی میں خود دسواں آدمی ہوں۔

حاصل کلام: سبحان اللہ! کیا مقام و مرتبہ ہے علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آپ نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنت کی پیشگی خبر فرما دی اور کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں جائے گا یہ علم غیب ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام لیکر ان کو جنت کی غیبی خبر ارشاد فرمانا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر دلیل ہے۔

۱۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان پر آنے والے مصائب کی پیشگی اطلاع کرنا:

عَنْ أبی مُوسیَ أنَّهُ کانَ مَعَ النَّبِیّ ﷺ فی حائطٍ مِنْ حِیطانِ المَدِینَةِ و فی یَدِ النَّبِیّ ﷺ عُودٌ یَضْرِبُ بِهِ بَینَ المَاءِ والطِّینِ فَجاءَ رَجُلٌ یَسْتَفْتِح فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ افْتَحْ لَهُ وبَشِّرهُ بالجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فإذَا أبوبَکْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بالجَنَّةِ فَاسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقال: افْتَحْ لَهُ و بَشِّرْهُ بالجَنةِ فَإذا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بالجَنَّةِ ثُمَّ اسْتفتَحَ رَجُلٌ آخَرُ و کانَ مُتَّکِئاً فَجَلَسَ فَقالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بالجَنَّةِ عَلی بلوی تُصِیبه أوْ تکُونُ فذَهَبْتُ

فاذا عُثمانُ فَفَتَحتُ لَهٗ وَ بَشَّرْ تهُ با لجَنَّةِ فأ خبرْ تُهُ بالَّذِی قَالَ (ا)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے ایک باغ میں تھا ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کیلئے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی خوشخبری دو میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں جنت کی خوشخبری دی پھر ایک شخص آیا دروازہ کھٹکھٹایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی خوشخبری دو، میں نے اس کے لئے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں جنت کی خوشخبری دی

(ا) البخاری: الصحیح کتاب الادب باب من نَکَتَ العُود فی الماءِ والطِّیْنِ الرقم: ۶۲۱۶ ص ۱۰۸۲، کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلاً الرقم: ۳۶۷۴ ص ۶۱۷، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی اللّٰه عنه الرقم: ۳۶۹۳ ص ۶۲۱-۶۲۰، کتاب الفتن باب الفتنة التی تموج کموج البحر الرقم: ۷۰۹۷ ص ۱۲۲۳، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، المسلم: الصحیح کتاب الفضائل باب من فضائل عثمان ابن عفان جلد ۲ ص ۲۷۷ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی، الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب باب حدیث تبشیره ﷺ عثمان بالجنة علی بلوی تصیبهٗ الرقم: ۳۷۱۰ ص ۱۰۹۶ مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزیع الریاض، التبریزی: مشکوٰة المصابیح باب مناقب علی بن ابی طالب الفصل الاول ص ۵۶۳ مطبوعه دارالحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان،

البیهقی: دلائل النبوة باب ما جاء فی إخبار النبیِ ﷺ بالبلوی التی اصابت عثمان بن عفان الرقم: ۲۷۰۴ جلد ۶ ص ۳۴۰ مطبوعه دارالحدیث قاهره،

البخاری: الادب المفرد باب من أدلیٰ رجلیه الی البِرْ اذا جلس وکشف عن الساقین الرقم: ۱۱۵۱ ص ۲۹۵ مطبوعه المکتبة الاثریة سانگله ہل)

پھر ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے لئے دروازہ کھولو اور اس کو (مصائب میں) آزمائش کے ساتھ جنت کی خوشخبری دو، میں نے اس کے لئے دروازہ کھولا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے انہیں خبر دی اس بات کی جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔

حاصل کلام:

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور سید الکل ﷺ: حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں جانتے ہیں کہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور وہ جنتی ہیں۔ دوسری یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ حضور پرنور ﷺ وہ سب مصائب جانتے تھے جو تقریباً پچیس سال بعد حضرت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ پر آنے تھے آپکا تقریباً پچیس سال قبل سیدنا عثمان پر آنے والے مصائب وتکالیف کو بتانا آپکے علم غیب پر واضح دلیل ہے۔ مذکورہ بالا روایت میں تو صرف مصائب آنے کا ذکر فرمایا۔ جب کہ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلا کر آپکو سب چیزوں کی خبر دی اور جب مصائب آچکے ہوں ان سے نمٹنے کے بارے میں بھی ہدایت فرما دی۔ ملاحظہ ہو:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی مَرَضِهٖ وَدِدْتُّ اَنَّ عِنْدِیْ بَعْض اَصْحَابِیْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ اَلَا نَدْعُوْلَكَ اَبَا بَكْرٍ فَسَكَتَ قُلْنَا اَلَا نَدْعُوْ لَكَ عُمَرَ فَسَكَتَ قُلْنَا اَلَا نَدْعُوْلَكَ عُثْمَانَ قَالَ نَعَمْ فَجَآ عُثْمَانُ فَخَلَابِهٖ فَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ یُكَلِّمُهٗ وَوَجْهُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ قَالَ قَیْسٌ فَحَدَّثَنِیْ اَبُوْسَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ قَالَ یَوْمَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ اِلَیَّ عَهْدًا فَاَنَا صَائِرٌ عَلَیْهِ وَقَالَ عَلِیٌّ فِی حَدِیْثِهٖ وَاَنَا صَابِرٌ

عَلَيْهِ قَالَ قَيْسٌ فَكَانُوا يَرَوْنَهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ (١)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا کاش اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی میرے پاس ہوتا ہم نے عرض کیا آپ کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلائیں؟ آپ نے خاموشی اختیار فرمائی ہم نے عرض کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر خاموشی اختیار فرمائی، ہم نے عرض کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہاں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کچھ تنہائی میں گفتگو فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے جاتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا چہرہ متغیر ہوتا جاتا تھا۔ قیس کہتے ہیں مجھ سے ابوسہلہ مولیٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرہ کے روز فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور میں اس پر صبر کرتا ہوں اس روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خیال ہوا کہ تخلیہ میں یہی گفتگو ہوئی تھی۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''المسند'' میں اس روایت کو نقل فرمایا ہے مگر اس کے آخری الفاظ کچھ یوں ہیں:

فلما كان يوم الدار و حصر فيها قلنا يا امير المومنين الا تقاتل؟ قال لا ان رسول الله ﷺ عهد الى عهدا و انى صابر نفسى عليه(٢)

---

(١) ابن ماجه: السنن كتاب ابواب فضائل اصحاب رسول ﷺ باب فضل عثمان رضى الله عنه ص:١١ مطبوعه قديمى كتب خانه آرام باغ كراچى،
ابى يعلى: المسند الرقم :٤٨٠٣٠ جلد ٤ ص ٩٢ مطبوعه دارالفكر بيروت۔
ابن عبدالبر: الاستيعاب باب عثمان بن عفان رضى الله عنه رقم: ١٨٧٨ جلد ٢ ، ص: ٢٢٩ ،مطبوعه المكتبة العصرية بيروت
(٢) احمد بن حنبل: المسند الرقم ٢٢٣٠٧ جلد ٥ ص ٥٠١ مطبوعه دار الفكر بيروت۔
السيوطى: الخصائص الكبرىٰ باب اخباره ﷺ بقتل عثمان رضى الله عنه جلد ٢ ص ٢٠٧ مطبوعه المكتبة الحقانية پشاور۔

ترجمہ: پھر جب ''یوم الدار'' آیا اور حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس میں محصور ہو گئے ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ قتال نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا نہیں بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (اس دن کی) وصیت فرمائی تھی اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں۔

١٧۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلافت کی خبر دینا اور ساتھ ہی مخالفین خلافت عثمان رضی اللہ عنہ کی بھی خبر دینا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ یُقَمِّصُكَ قَمِیصًا فَاِنْ اَرَادُوكَ عَلٰی خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان عنقریب تجھے اللہ تعالیٰ ایک قمیص (خلافت) پہنائے گا اگر لوگ اسے اُتروانا چاہیں تو تم مت اتارنا۔

ایک اور حدیث میں یہ بھی بتا دیا کہ وہ جو خلافت چھوڑ دو کی باتیں کریں گے وہ کون ہوں گے؟ فرمایا وہ منافق ہوں گے۔ زبان نبوت سے ملاحظہ ہو:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: یَا عُثْمَانُ اِنْ وَلَّاكَ اللّٰهُ تعالیٰ

---

(۱) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب باب منع النبی ﷺ عثمان ان لا یخلع القمیص الذی یقمصه اللّٰه ایاه الرقم: ۳۷۰۵ ص ۱۰۹۵ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

ابن ماجه: السنن کتاب ابواب فضائل اصحاب رسول اللّٰه ﷺ باب فضل عثمان رضی اللّٰه عنه ص ۱۱ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی۔

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۵۲۱۶ جلد ۵ ص ۲۱۴ (باالفاظ مختلفه) مطبوعه دارالفکر بیروت۔

هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَأَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلَى اَن تَخْلَعَ قَمِيْصَكَ الَّذِي قَمَّصَكَ اللّٰهُ فَلَا تَخْلَعْهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ تمہیں کسی دن امر خلافت پر فائز کرے اور منافقین یہ ارداہ کریں کہ وہ تمہاری قمیص خلافت جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے اس کو تم اتار دو تو اسے ہرگز نہ اتارنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت مروی ہے مگر اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

عن انس قال: قال رسول اللّٰه ﷺ یا عثمان انك ستؤتی الخلافة من بعدی وسیریدك المنافقون علی خلعها فلا تخلعها و صم فی ذلك الیوم فانك تفطر عندی (۲)

---

(۱) ابن ماجه: السنن کتاب ابواب فضائل اصحاب رسول ﷺ باب فضل عثمان رضی اللّٰه عنه ص ۱۱ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی۔
ہندی: کنزالعمال، الرقم: ۳۲۷۹۹ ص ۲۶۹، الرقم: ۳۲۸۶۶ ص ۲۷۴ کتاب الفضائل ذکر الصحابة وفضلهم رضی اللّٰه عنهم اجمعین مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔
الدیلمی: الفردوس بمأثور الخطاب جلد ۵ ص ۳۱۱ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت۔
(۲) ابن عدی: الکامل جلد ۷ ص ۵۴۴ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت۔
ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر جلد ۴۱ ص ۲۹۴ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت۔
السیوطی: الخصائص الکبری باب اخباره ﷺ بقتل عثمان رضی اللّٰه عنه جلد ۲ ص ۲۰۸ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور۔
نبهانی: حجة اللّٰه علی العالمین الباب السابع الفصل الاول فی اخباره بالمغیبات الواقعة قبل الاخبار او بعده الخ ص ۳۳۹ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی۔
الهندی: کنزالعمال کتاب الفضائل ذکر الصحابة وفضلهم رضی اللّٰه عنهم اجمعین الرقم: ۳۲۸۶۵ جلد ۱۱ ص ۲۷۴ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان رضی اللہ عنہ میرے بعد تمہیں خلافت دی جائے گی اور منافقین چاہیں گے کہ تم اسے چھوڑ دو تو تم اسے نہ چھوڑنا اور تم اس دن روزہ رکھنا کیونکہ تم میرے پاس افطار کرو گے۔

حاصل کلام:

ان احادیث مبارکہ سے چند باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہوں گے اور پیشگی اس کی غیبی خبر بھی ارشاد فرمادی۔

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی زندگی کا بھی علم تھا ورنہ خلافت کی خبر اس کے بغیر کیسے ممکن ہوسکتی تھی۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی علم تھا کہ جب حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کو خلافت ملے گی تو کچھ لوگ خلافت کو چھڑوانے کی باتیں کریں گے۔

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک ہی نہ فرمایا بلکہ یہ بھی خبر دے دی کہ خلافت چھڑوانے کی جو بات کریں گے وہ منافقین ہوں گے۔

۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خبر دے دی کہ اے عثمان رضی اللہ عنہ! اس دن تم روزہ رکھنا کیونکہ اس دن روزہ تم میرے پاس افطار کرو گے۔

حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سب کچھ فرمانا آپکے علم غیب پر محکم دلیل ہے۔

۱۸۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مظلوماً قتل کیا جائے گا کی خبر دینا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ: يُقْتَلُ هٰذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ (۱)

---

(۱) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب باب قولهم کنا نقول ابوبکر وعمر وعثمان، الرقم: ۳۷۰۸ ص ۱۰۹۶ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اعظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ اس میں یہ مظلوم شہید کیے جائیں گے۔

۱۹۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب شہید کیا جائے گا تو وہ سورۃ بقرہ کی فلاں آیت پڑھ رہے ہوں گے پیشگی خبر دینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنَ عَفَّانَ فَلَمَّا دَنَا مِنهُ قَالَ: يَا عُثْمَانُ! تُقْتَلُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَتَقَعُ مِنْ دَمِكَ عَلَى ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ وَتُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيرًا عَلَى كُلِّ مَخْذُولٍ يَغْبِطُكَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَتَشْفَعُ فِي عَدَدِ رَبِيعَةَ وَمُضَرٍ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ جب وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ! تمہیں شہید کیا جائے گا۔ درآں حالیکہ تم سورۃ بقرہ کی تلاوت کر رہے ہو گے اور تمہارا خون اس آیت (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) پر گرے گا اور قیامت کے روز تم ہر ستائے ہوئے پر حاکم بنا کر اُٹھائے جاؤ گے اور تمہارے اس مقام و مرتبہ پر

---

(۱) الحاکم: المستدرک جلد ۳ ص ۱۱۰ الرقم ۴۵۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ الفصل الرابع و العشرون ماطلع علیہ من الغیوب (مختصراً) جلد ۱ ص ۲۹۵ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور۔

السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور تفسیر سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۷ جلد ۱ ص ۱۴۸۔

مشرق و مغرب والے رشک کریں گے اور تم ربیعہ اور مضر کے لوگوں کے برابر لوگوں کی شفاعت کرو گے۔

حاصل کلام:

حدیث مبارکہ نمبر اٹھارہ سے معلوم ہوا کہ حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے جائیں گے اور وہ بھی مظلوم یہ آپ کے علم غیب پر دال ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں تو علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حد درجہ ثابت ہوا وہ یوں کہ:
پہلا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان رضی اللہ عنہ! جب تم کو شہید کیا جائے گا اس وقت تم قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہو گے۔ یہ فرمانا آپکے علم غیب کی دلیل ہے۔
دوسرا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اے عثمان رضی اللہ عنہ! اس وقت تم سورۃ البقرۃ کی آیت (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) تلاوت کر رہے ہو گے۔ یہ خبر دینا واضح کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں۔
تیسرا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا بھی کہ اے عثمان رضی اللہ عنہ! جب تم کو شہید کیا جائے گا تو تمہارے خون کا قطرہ قرآن پاک کی سورۃ البقرہ کی اس آیت (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) پر گرے گا۔ کیا یہ خبر بغیر علم غیب کے ممکن ہے؟ ثابت ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً علم غیب جانتے ہیں۔
چوتھا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا کہ قیامت کے دن تم سارے ستائے ہوئے لوگوں پر حاکم بنا کر اُٹھائے جاؤ گے۔ یہ فرمانا تب ہی ہو سکتا ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا بھی علم حاصل ہو۔ ورنہ یہ کیسے ممکن ہے؟
پانچواں: سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا اے عثمان رضی اللہ عنہ! تمہارے اس مقام و مرتبہ پر

مشرق ومغرب والے سب رشک کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سب لوگوں کو جو مشرق ومغرب میں رہتے ہیں جانتے ہیں۔

چھٹا: سرکار کریم ﷺ کا فرمانا کہ اے عثمان رضی اللہ عنہ! تم ربیعہ اور مضر کے لوگوں کی تعداد کے برابر شفاعت کرو گے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ قبیلہ بنی ربیعہ ومضر کے ایک ایک آدمی کو بھی جانتے ہیں اور ان کی تعداد کو بھی جانتے ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود جو نبی کریم ﷺ کے علم غیب کا انکار کرے تو اس پر پھر انا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُوْنَ ہی پڑھا جا سکتا ہے۔

۲۰۔ حضور ﷺ کا فرمانا جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جائے گا آسمان کے فرشتے ان پر درود پڑھیں گے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ فِیْ رِوَایَةٍ طَوِیْلَةٍ وَمِنْھَا عَنْهُ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَمَرَ بِالشُّوْرٰی دَخَلَتْ عَلَیْهِ حَفْصَةُ ابْنَتُهُ فَقَالَتْ: یَا أَبَتِ اِنَّ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ: اِنَّ ھٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِیْنَ جَعَلْتَھُمْ فِی الشُّوْرٰی لَیْسَ ھُمْ بِرَضًی فَقَالَ: أَسْنِدُوْنِی فَأَسْنَدُوْهُ وَھُوَ لِمَا بِهِ فَقَالَ مَا عَسٰی أَنْ یَّقُوْلُوْا فِیْ عُثْمَانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: یَوْمَ یَمُوْتُ عُثْمَانُ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ قُلْتُ: لِعُثْمَانَ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِعُثْمَانَ خَاصَّةً (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ جب

---

(۱) طبرانی: المعجم الاوسط جلد۲، ص ۲۴۹ الرقم: ۳۱۷۲ مطبوعہ دارالفکر بیروت، عسقلانی: لسان المیزان جلد۵ ص ۲۲۶ الرقم: ۷۹۸ مطبوعہ مؤسسة الأعلمی المطبوعات بیروت لبنان

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے شوریٰ کا حکم دیا تو آپ کے پاس حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی آئیں اور کہا بے شک لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ جن لوگوں کو آپ نے شوریٰ کے لیے منتخب کیا ہے یہ اس کے اہل نہیں ہیں آپ نے فرمایا: مجھے سہارا دو پس آپ کے ساتھیوں نے آپ کو سہارا دیا اور اس وقت آپ سخت تکلیف میں تھے پس آپ نے فرمایا: ممکن ہے یہ لوگ عثمان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کریں حالانکہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس دن عثمان کی شہادت واقع ہوگی آسمان کے فرشتے اس پر درود بھیجیں گے۔ میں نے عرض کیا فقط یہ عثمان کے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ چیز صرف عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے خاص ہے۔

امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو یوں نقل کیا ہے:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ ﷺ يَوْمَ يَمُوْتُ عُثْمَانُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ (۱)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگی آسمان کے فرشتے ان پر درود بھیجیں گے۔

---

(۱) دیلمی: الفردوس بمأثور الخطاب جلد۵، صفحہ ۵۳۳ الرقم: ۸۹۹۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

الهندی: کنزالعمال کتاب الفضائل ذکر الصحابۃ وفضلهم الرقم:۳۲۸۶۹، جلد ۱۱، ص ۲۷۴ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

حاصل کلام:

ان سب احادیث جو حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان ہوئی ہیں کا اگر بنظر عمیق مطالعہ کیا جائے تو ان سے واضح ہو جاتا ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا تقریباً پچیس (25) سال بعد ہونے والے معاملات و واقعات کو ایک ایک کر کے بیان فرمانا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً پچیس سال بعد ہونے والے واقعات کو اس وقت بھی ملاحظہ فرما رہے تھے پھر اس مذکورہ بالا روایت میں فرمانا کہ جس روز حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جائے گا آسمانوں کے فرشتے ان پر درود بھیجیں گے یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ابھی مصائب و تکالیف آئی نہیں، ابھی آپکو خلافت ملی نہیں، ابھی منافقوں نے آپکو خلافت چھوڑنے کا کہا نہیں، ابھی آپ شہید ہوئے نہیں، ابھی قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی آیت:

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

پر آپکے خون مبارک کا قطرہ گرا نہیں، ابھی آپکا یوم شہادت آیا نہیں، اور ابھی آسمان کے فرشتوں نے حضرت امیر المؤمنین خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پر درود بھیجا نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب کچھ بتا دیا اس سب کچھ کی خبر پیشگی دے دی اور یہ سب کچھ بعد میں حرف بحرف صحیح بھی ثابت ہوا۔ اس بات کی محکم دلیل ہے کہ آپکو اللہ تعالیٰ نے عالم "ما کان وما یکون" بنایا ہے۔

۲۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا آج سے ایک سو برس بعد اس وقت روئے زمین پر موجود کوئی بھی شخص زندہ نہیں رہے گا

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ العِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا

سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَانَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ظاہری حیات کے آخری دنوں میں ایک مرتبہ عشاء کی نماز پڑھانے کے بعد کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو؟ آج کی اس رات کے ٹھیک ایک سو سال کے بعد اس وقت روئے زمین پر موجود کوئی بھی شخص زندہ نہیں رہے گا۔

یہی روایت حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب العلم باب السمر فی العلم الرقم: ۱۱۶، صفحہ ۲۵، کتاب مواقیت الصلاۃ باب ذکر العشاء والعتمۃ ومن رآہ واسعاً الرقم: ۵۶۴، صفحہ ۹۴، باب السمر فی الفقہ والخیر بعد العشاء الرقم: ۶۰۱، صفحہ ۹۹ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفضائل باب بیان معنی قولہ ﷺ علیٰ رأس مائۃ سنۃ لایبقی نفس منفوسۃ ممن ہو موجود الآن جلد۲، صفحہ ۳۱۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب لاتاتی مائۃ سنۃ وعلی الارض نفس منفوسۃ الیوم الرقم: ۲۲۵۱، صفحہ ۶۸۱، مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض ابو داؤد: السنن کتاب الملاحم باب قیام الساعۃ الرقم: ۴۳۴۸، صفحہ ۸۵۸، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۵۶۲۱ جلد۲ صفحہ ۱۲۳، الرقم: ۶۰۳۵ صفحہ ۱۶۷ مطبوعہ دارالفکر بیروت، الطبرانی: المعجم الکبیر الرقم: ۱۳۱۱ جلد۱۲ صفحہ ۲۱۶ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت

قال: لما رجعنا من تبوك سأل رَجل رسول الله ﷺ فقال: متی الساعة؟
فقال: لا یأتی علی الناس مِئة سنةٍ و علی ظهر الارض نفس منفوسة الیوم

اس روایت کا ترجمہ عبدالصمد ریالوی غیر مقلد یوں کرتا ہے:

ترجمہ: جب ہم غزوۂ تبوک سے واپس آئے تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا: لوگوں پر ایک سو سال نہیں گزرے گا جبکہ کہ زمین پر ایک بھی ذی روح موجود ہو جو کہ آج موجود ہے۔(۱)

اس حدیث مبارکہ کے فوائد میں فاروق رفیع وہابی اور حافظ محمد فہد وہابی نے لکھا ہے:
''یہ حدیث نبوت کی اخبار میں سے ایک خبر ہے۔ جس کا علم رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی دیا گیا'' (ایضاً ص ۴۸۴)

حاصل کلام: حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسوقت جو روئے زمین پر لوگ ہیں ٹھیک ایک سو سال بعد ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا۔ ثابت ہوا کہ آپ ﷺ روئے زمین پر جتنے لوگ تھے سب کو ایک ایک کر کے جانتے تھے اور دوسرا آپ ﷺ کا فرمانا کہ وہ ٹھیک ایک سو سال بعد زندہ نہیں رہیں گے سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ سب کی زندگی و موت کا بھی علم غیب رکھتے ہیں۔

۲۲۔ یمن، شام اور عراق کی فتوحات کی پیشگی خبر دینا

عَنْ سُفْیَانَ بن اَبِی زُهَیرٍ رضی الله عنه أنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: تُفْتَحُ اليَمَنُ فَيَأتِی قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأهْلِيهِم وَمَنْ أطَاعَهُمْ

---

(۱) الطبرانی: المعجم الصغیر مترجم کتاب المناقب ص ۴۸۴ الرقم: ۸۳۳
مطبوعه انصار السنة پبلیکیشنز الفضل مارکیٹ ۱۷۔ اردو بازار لاہور

وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِى قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِى قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یمن فتح ہو جائے گا کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ طیبہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔ شام فتح ہو جائے گا کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ طیبہ ان کے لئے زیادہ بہتر

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب فضائل المدینة باب من رغب عن المدینة الرقم: ۱۸۷۵، صفحه ۳۰۲ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

المسلم: الصحیح کتاب الحج باب الترغیب الناس فی سکنی المدینة عند فتح الامصار جلد ۱، صفحه ۴۴۵، مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی

امام مالک: المؤطا کتاب الجامع باب ماجاء سکنی المدینة والخروج منها الرقم: ۱۶۸۶، صفحه ۶۷۴ مطبوعه دار المعرفة بیروت لبنان

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۱۹۷۳، جلد ۵ صفحه ۱۳۸ (بالفاظ مختلفه) مطبوعه دار الفکر بیروت۔

حمیدی: المسند الرقم: ۸۶۵ جلد ۲، صفحه ۳۸۱، ۳۸۲ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت۔

النسائی: السنن الکبری الرقم: ۴۲۶۳ جلد ۲ صفحه ۴۸۲ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان۔

تھا عراق فتح ہو جائے گا۔ کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ طیبہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا۔

حاصل کلام: اس حدیث مبارکہ سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں ان میں سے چند وہ فوائد جو ہمارے موضوع کے مطابق ہیں وہ پیش خدمت ہیں:

۱) حضور ﷺ نے فرمایا یمن، شام اور عراق فتح ہوگا اور بعد میں ایسے ہی ہوا ۸ھ میں یمن اور اس کے بعد شام وعراق فتح ہوئے۔ نبی کریم ﷺ کا یمن، شام اور عراق کے فتح ہونے سے قبل ان کی فتح کا اعلان فرمانا آپکے علم غیب پر واضح دلیل ہے۔

۲) حضور ﷺ نے فرمایا کچھ لوگ جانور لیکر آئیں گے اور ان پر اپنے گھر والوں اور غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ منورہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا اس سے ثابت ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ ان لوگوں کو بھی جانتے ہیں تبھی تو فرمایا وہ کچھ لوگ ہوں گے اور حضور ﷺ یہ بھی علم رکھتے ہیں کہ ان لوگوں کو اس بات کا علم نہ ہوگا کہ جہاں ہم جا رہے ہیں اس سے بہتر ہمارے لئے مدینہ طیبہ ہے۔ یعنی وہ جان بوجھ کر علم ہونے کے باوجود کہ ہمارے لئے مدینہ طیبہ بہتر ہے وہ کہیں اور نہیں جائیں گے۔ بلکہ وہ اپنی لاعلمی کی بنا پر یہ فیصلہ کریں گے یہ سب کچھ سرکارِ کریم ﷺ کا فرمانا آپ کے علم غیب پر روشن دلیل ہے۔

۲۳۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ! عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے

عَنْ جابرٍ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: هَلْ لَكُمْ مِنْ أنماطٍ؟ قُلْتُ: وأنَّى يَكُونُ لنا الأنماطُ؟ قَالَ: أما وَ انَّها ستكُونُ لكُمُ الأنماطُ؟ فَأنا أقُولُ

لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنَّا أنماطَكِ فَتَقُولُ: ألم يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّها سَتكُونُ لَكُمُ الأنماطُ؟ فأدَعُها (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے ارشاد فرمایا یاد رکھو عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں مجھ سے اپنے قالین دور رکھو تو وہ کہتی ہیں کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے تو (یہ سن کر) میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

---

(۱) البخاری: کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام الرقم: ۳۶۳۱ص ۶۰۹، کتاب النکاح باب الأنماطِ ونحوها للنساء الرقم: ۵۱۶۱ ،صفحه ۹۲۲ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب اللباس والزینة باب جوازاتخاذ الانماط جلد۲،صفحه ۱۹۴ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی

ابوداؤد: السنن کتاب اللباس باب فی الفرش الرقم: ۴۱۴۵، صفحه ۸۱۹ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

الترمذی: الجامع الصحیح السنن کتاب ابواب الادب باب ماجاء فی الرخصة فی اتخاذ الانماط الرقم: ۲۷۷۴، صفحه ۸۲۳ مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض

نسائی: السنن کتاب النکاح باب الانماطُ جلد۲،صفحه ۹۳ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی

حمیدی: المسند الرقم: ۱۲۲۷ جلد۲، صفحه ۵۱۵،۵۱۴ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۴۲۳۰، جلد ۳، صفحه ۳۹۲ مطبوعه دارالفکر بیروت

حاصلِ کلام:

اس حدیث مبارکہ سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے دنوں کے حالات سے بخوبی واقف و عالم ہیں۔ اسی لئے تو اپنے صحابی حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہونے والی آسائشوں کی پہلے ہی خبر دے دی اور ایسا ہی ہوا کہ پھر حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے پاس قالین آ گئے۔ مخالفین ذرا غور کریں ! کہ آسائشوں اور قالینوں کے ملنے کی یہ غیبی خبر علم غیب نہیں تو اور کیا ہے؟

۲۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دلوں کی بے چینی واضطراب کو بھی جانتے ہیں

عَنِ الحَسَنِ: حدَّثَنا عَمْرُو بنُ تَغلِبَ قَالَ: أتى النَّبيَّ ﷺ مالٌ فأعطى قَوْمًا و مَنَعَ آخَرِيْنَ فَبَلَغَهُ أنَّهُمْ عَتبُوا فقَال: اِنّى أُعطِى الرَّجُلَ و أدَعُ الرَّجُلَ والَّذِى أدَعُ أحَبُّ الَىَّ مِنَ الَّذِى أُعْطى أُعْطى أقْوامًا لِما فى قُلوبِهِمْ مِنَ الجَزَعِ و الهَلَعِ و أَكِلُ أقْوامًا اِلى ما جَعَلَ اللّٰهُ فى قلوبِهِمْ مِنَ الغِنٰى والخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرٌو: ما أُحِبُّ أنَّ لى بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَم (۱)

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب التوحید باب قول اللّٰه تعالیٰ: انَّ الاْنسانَ خُلِقَ هَلُوعا الخ الرقم: ۷۵۳۵، صفحه ۱۳۰۱، کتاب الجمعة باب من قال فی الخطبة بعد الثناء اما بعد الرقم: ۹۲۳، صفحه ۱۴۸، کتاب فرض الخمس باب ما کان النبی ﷺ یعطی المؤلفة قلوبهم وغیر هم من الخمس ونحوه الرقم: ۳۱۴۵ صفحه ۵۲۳، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۰۶۹۷-۲۰۶۹۸ جلد ۴، صفحه ۶۱۶ مطبوعه دارالفکر بیروت

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آیا تو آپ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ دوسروں کو نہ دیا۔ تو آپ کو خبر پہنچی کہ وہ لوگ غضبناک ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں کسی آدمی کو عطا کرتا ہوں اور کسی آدمی کو چھوڑ دیتا ہوں حالانکہ وہ جسے میں چھوڑ دیتا ہوں میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جسے میں دیتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو دیتا ہوں اس لیے کہ ان کے دلوں میں صبر کی کمی ہوتی ہے اور کچھ لوگوں کو سپرد کر دیتا اس کے جو ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے غنیٰ اور خیر رکھی ہے۔ انہی سے عمرو بن تغلب ہے۔ تو عمرو نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مقابلے میں سرخ اونٹ بھی پسند نہیں ہیں۔

حاصل کلام:

سبحان اللہ! مذکورہ بالا حدیث طیبہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قلوب کی باتیں اور قلوب کے راز اور قلوب کی کیفیات بھی اسی طرح جانتے ہیں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے ظاہر کو دیکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ جن کے قلوب میں بے چینی واضطراب ہے میں نے انہیں مال دیا ہے اور جن کے دلوں میں بے نیازی و بھلائی ہے انہیں مال نہیں دیا سے واضح لفظوں میں ثابت ہوا کہ سرکارِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے قلوب کی بے چینیاں اور اضطرابات اور بے نیازیاں اور بھلائیاں پوشیدہ و مخفی نہیں یہ سب کچھ بیان فرمانا سرکارِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر روشن دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ فہم کی توفیق عطا فرمائے! آمین۔

۲۵۔ یہودی کے عذابِ قبر کی خبر دینا

عَنْ أَبی ایّوبَ رضی اللہ عنہم قَالَ: خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ وَ قَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ: یَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِی قُبُوْرِها (۱)

اس روایت کا ترجمہ غیر مقلدین کے ''نواب اهلحدیث'' کی زبانی ملاحظہ ہو:

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم سے (مروی ہے کہ) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈوبنے کے بعد مدینہ سے باہر گئے وہاں ایک آواز سنی فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

حاصلِ کلام:

اس حدیث مبارکہ سے تین باتیں ثابت ہوئیں:

پہلی: پہلی بات تو یہ ثابت ہوئی کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم احوالِ قبور کا علم رکھتے ہیں۔

دوسری: دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آواز عذابِ قبر دیئے جانے کی ہے اور کوئی آواز نہیں۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الجنائز باب التعوذ من عذاب القبر الرقم: ۱۳۷۵، صفحہ ۲۲۰ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، المسلم: الصحیح کتاب التوبة باب عرض مقعدالمیت من الجنة والنار علیه و اثبات عذاب القبر و التعوذ منه جلد ۲، صفحہ ۳۸۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب فی المعجزات الفصل الاول صفحہ ۵۳۶ مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

تیسری: تیسری بات یہ ثابت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعتِ علمی کا یہ حال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتادیا کہ جس میت کو عذاب دیا جارہا ہے وہ کسی مسلمان کی نہیں بلکہ یہودی کی میت ہے۔

یہ سب کچھ ہونے کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرنا سراسر قرآن و حدیث سے نافہمی نہیں تو اور کیا ہے؟

۲۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشگی خبر دینا کہ طاعون اور دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوسکیں گے

عَنْ أَبی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ ﷺ علی انقابِ المَدِینَةِ مَلَائِکَةٌ لَا یَدْخُلُها الطَّاعُوْنُ وَ لَا الدَّجَّالُ (۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب فضائل المدینة باب لا یدخل الدجال المدینة الرقم: ۸۸۰، صفحہ ۳۰۲، کتاب الفتن باب لا یدخل الدجال المدینة الرقم: ۷۱۳۳، صفحہ ۱۲۲۸ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

المسلم: الصحیح کتاب الحج باب صیانة المدینة من دخول الطاعون و الدجال الیها جلد ۱، صفحہ ۴۴۴، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء فی ان الدجال لا یدخل المدینة الرقم: ۲۲۴۲ صفحہ ۶۷۸ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۷۲۲۶ جلد ۲، صفحہ ۳۲۳، الرقم ۸۹۱۵ صفحہ ۵۰۵، الرقم: ۸۹۵۶، صفحہ ۵۰۹ مطبوعہ دارالفکر بیروت۔

امام مالک: المؤطا کتاب الجامع باب ماجاء فی وباء المدینة الرقم ۱۶۹۵، صفحہ ۶۷۵ مطبوعہ دارالمعرفة بیروت لبنان

مدینہ طیبہ میں داخل ہونے والے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہیں اس شہر میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے واضح لفظوں میں ثابت ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم علم غیب جانتے ہیں اسی لئے تو فرمایا دجال اور طاعون مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکیں گے اور فرشتے مدینہ شریف کے ہر راستے پر مامور ہوں گے۔

۲۷۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا مدینہ طیبہ میں دجال کا رعب بھی داخل نہیں ہو سکے گا

عَنْ أَبِی بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیحِ الدَّجَّالِ لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ أَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ (۱)

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا۔ اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے جن میں سے ہر ایک دروازے پر دو دو فرشتے ہوں گے۔

حاصل کلام:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے علم غیب کے سبب پہلے ہی بتا دیا کہ مدینہ منورہ میں دجال تو کیا اس

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب فضائل المدینة باب لا یدخل الدجال المدینة الرقم: ۱۸۷۹، صفحه ۳۰۲، کتاب الفتن باب ذکر الدجال الرقم: ۷۱۲۶-۷۱۲۵، صفحه ۱۲۲۷ مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض.

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۰۴۶۳ جلد ۴، صفحه ۵۸۰، الرقم: ۲۰۴۹۷، صفحه ۵۸۵ مطبوعه دارالفکر بیروت.

کا رعب بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس دن مدینہ طیبہ کے ساتوں دروازوں پر فرشتے مقرر فرما دے گا اور پھر آپ ﷺ نے ہر دروازے پر فرشتوں کی تعداد کو بھی بیان فرمادیا کہ ان کی تعداد، دو ہو گی۔

۲۸۔ حضور ﷺ کا فتنوں کے نزول کو ملاحظہ فرمانا۔

قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ مدینہ طیبہ میں ایک اُونچے گھر کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ میں دیکھ

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الفضائل المدینة باب آطام المدینة الرقم: ۱۸۷۸، صفحہ۳۰۲، کتاب المظالم باب الغرفة والعلیة المشرفة و غیر المشرفة فی السطوح وغیرها الرقم: ۲۴۶۷، صفحہ۳۹۸، کتاب المناقب علامات النبوة فی الاسلام الرقم: ۳۵۹۷، صفحہ ۶۰۴، کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ ویلٌ للعرب من شرقد اقترب الرقم: ۷۰۶۰، صفحہ۱۲۱۸ مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعة باب فصل ظهور الفتن کمواقع القطر القاعد فیها خیر من الماشی و الماشی فیها خیر من الساعی جلد۲، صفحہ۳۸۹ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

حاکم: المستدرك، کتاب الفتن و الملا حم الرقم:۸۴۳۶ جلد۵، صفحہ ۶۱۲، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۱۸۰۷، جلد۵، صفحہ۱۱۴ مطبوعہ دارالفکر بیروت

رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں کے درمیان یوں فتنے نازل ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے گرتے ہیں۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نازل ہونے والے فتنے جو عام آدمی کی نظروں سے غائب ہیں، حضور ﷺ ان فتنوں کو ان کی اصلی شکل وصورت میں ملاحظہ فرماتے ہیں یہ علم غیب نہیں تو اور کیا ہے؟

۲۹۔قحطان سے ایک ایسا فرد نکلے گا جو لوگوں کو لاٹھی سے ہانک لے جائے گا

عَنْ أبی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتی يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب المناقب باب ذکر قحطان الرقم: ۳۵۱۷ ،صفحہ ۵۹۱، کتاب الفتن باب تغیر الزمان حتی تعبد الاوثانُ الرقم: ۷۱۱۷، صفحہ ۱۲۲۶، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

المسلم: الصحیح کتاب الفتن باب فصل فی قتال المسلمین قوما کان وجوههم مجان مطرقة وغیرها من العلامات القبیحة جلد ۲، صفحہ ۳۹۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۹۴۴۴، جلد ۲، صفحہ ۵۶۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت

نعیم بن حماد: الفتن مایکون بعد المهدی الرقم: ۱۰۷۶، صفحہ ۲۷۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی الفصل الرابع والعشرون ما أطلع علیه من الغیوب جلد ۱ صفحہ ۲۹۷ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور

قیامت تب تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان سے ایک ایسا فرد نہیں نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ذریعے ہانک کر لے جائے گا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل کا علم غیب رکھتے ہیں۔ اور قرب قیامت میں جو کچھ ہوگا اس سے بھی باخبر ہیں اسی لئے تو فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک قحطان نامی ایک فرد نہیں آئے گا۔ اور پھر اس کا عمل بھی بیان فرمادیا کہ وہ لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ذریعے ہانک لے جائے گا۔ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سب کچھ فرمانا آپکے علم غیب پر واضح دلیل ہے۔

۳۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے

عن عمه انس بن مالك ان رسول الله ﷺ قال يتبع الدجال من يهود اصبهان سبعون الفا عليهم الطيالسة (۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اصفہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار یہودی سبز چادریں اوڑھے ہوئے دجال کی پیروی کریں گے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے واقعات سے باخبر ہیں اسی لئے تو فرمایا اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے حدیث مبارکہ کے

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب الفتن اشراط الساعۃ باب فی بقیۃ من احادیث الدجال جلد ۲، صفحہ ۴۰۵، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

اس جملہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ وہ یہودی جو دجال کی پیروی کریں گے وہ اصفہان کے ہوں گے اور پھر ان کی تعداد بھی بتادی کے وہ ستر ہزار ہوں گے اور یہ بھی فرما دیا کہ ان پر سبز چادریں ہوں گی یہ سب باتیں اس پر روشن دلیل ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نگاہ مبارکہ سے کوئی شئے پوشیدہ نہیں ہے۔

۱۳۱۔ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور علم غیب مصطفیٰ ﷺ

إِنَّ سَعِيْدَ بن المسيَّبِ سَمِعَ أَبا هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قال: قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَ لَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلاً فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الجزيَةَ و يَفِيْضَ المَالُ حَتّٰى لا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ ما فِيها ثُمَّ يَقُوْلُ أبُو هُرَيْرَةَ: واقْرَؤُوا ان شِئْتُمْ ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَ يَوْمَ القِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾ (النساء: ۱۵۹) (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار کریم ﷺ نے فرمایا اس

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب أحادیث الانبیاء باب نزول عیسی ابن مریم علیہما السلام الرقم: ۳۴۴۸ص: ۵۸۱، کتاب البیوع باب قتل الخنزیر الرقم: ۲۲۲۲ ص: ۳۵۴، کتاب المظالم باب کسر الصلیب و قتل الخنزیر الرقم: ۲۴۷۶ص: ۴۰۰ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض.

المسلم: الصحیح کتاب الایمان باب نزول عیسی ابن مریم حاکما بشریعة نبینا محمد ﷺ جلد: ۱ ص: ۸۷ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی

الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن ما جاء فی نزول عیسیٰ ابن مریم الرقم: ۲۲۳۳ص: ۴۷۲ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عنقریب تمہارے درمیان حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام عادل حکمران بن کر آئیں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیے کو ختم کر دیں گے اور مال اتنا پھیلائیں گے کہ کوئی شخص اسے قبول کرنے والا نہیں ہوگا یہاں تک کہ اس وقت ایک سجدہ کرنا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہوگا پھر حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو:

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا (۱)

ترجمہ: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔ (کنز الایمان)

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی غیوب کی خبریں ارشاد فرمائیں مثلاً:

پہلی: حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام صلیب توڑ دیں گے۔

دوسری: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے۔

تیسری: حضرت عیسیٰ علیہ السلام جزیہ کو ختم کریں گے۔

چوتھی: حضرت عیسیٰ علیہ السلام مال و دولت اتنا پھیلائیں گے کہ مال و دولت کو قبول کرنے والا کوئی شخص نہیں ملے گا۔

پانچویں: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت ایک سجدہ کرنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ہر چیز سے بہتر ہوگا۔

---

(۱) سورۃ النساء: ۱۵۹

یہ سب باتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائیں جو اس بات پر محکم دلیل ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں۔

۳۲۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے بتائے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا اے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ رات والے چور کا کیا کیا؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَ قُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ الٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَ عَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَ عِيَالاً فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ الٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَ عَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَ عِيَالاً فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ الٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ هٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ الٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ (اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) حَتّٰى تَخْتِمَ

الآيَةَ فإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حافِظٌ ولا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حتَّى تُصبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقالَ لی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :ما فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ :يا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِی كلماتٍ يَنْفَعُنی اللّٰه بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ ما هِيَ؟ قُلْتُ :قالَ لی :إذَا أَوَيْتَ الی فِراشِكَ فاقْرَأْ آيَةَ الكُرْسِيِّ مِنْ أَوّلها حتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ (اللّٰهُ لآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ) وقالَ لی :لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حافِظٌ ولا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حتَّى تُصْبِحَ وكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلی الخَيرِ فقالَ النَّبِیُّ ﷺ أَما اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ و هُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُذْ ثَلاثِ لَيالٍ يا أَبا هُرَيْرَةَ؟ قالَ :لا قالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ وہ کہنے لگا میں محتاج صاحبِ عیال ہوں اور مجھے سخت حاجت ہے تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ آج رات کے آنے والے تیرے قیدی

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الوکالة باب اذا وکل رجلا فترك الوکیل شیئا فاجازه الموکل فهو جائز الخ الرقم: ۲۳۱۱ ص: ۳۷۰، کتاب بدء الخلق باب صفة ابلیس و جنوده الرقم: ۳۲۷۵ ص: ۵۴۵، (مختصرًا) کتاب فضائل القرآن باب فضل سورة البقرة الرقم: ۵۰۱۰ ص: ۸۹۸ (مختصرًا) مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

التبریزی: مشکوٰة المصابیح کتاب فضائل القرآن الفصل الاوّل ص: ۱۸۵ مطبوعه دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

نے کیا کیا؟ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے محتاجی اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا میں نے اسے چھوڑ دیا فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ کہا اور وہ پھر آئے گا پس میں نے جان لیا کہ وہ رسول کریم ﷺ کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا آج تو میں تجھے ضرور رسول کریم ﷺ کے پاس لے جاؤں گا اس نے پھر کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں محتاج اور بال بچے دار ہوں پھر نہیں آؤں گا پس مجھے ترس آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا میں نے اُسے چھوڑ دیا فرمایا کہ اس نے تم سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا پس تیسری رات میں اس کا منتظر رہا وہ آ کر اناج لینے لگا پس میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کروں گا کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے تم ہر دفعہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا مگر آتے رہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو نفع دیں گے میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آ سکے گا پس میں نے اسے چھوڑ دیا صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم نے اپنے رات کے چور کا کیا کیا؟ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے مجھے ایسے کلمات سکھانے کا دعویٰ کیا جو مجھے فائدہ دیں تو میں نے اسے چھوڑ دیا اس نے کہا جب تم بستر پر جاؤ تو اول سے آخر تک آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بات اس نے سچ کہی ہے جبکہ وہ خود جھوٹا ہے اے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ! جانتے ہو تین

راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا؟ میں عرض گزار ہوا ''نہیں'' فرمایا کہ وہ ''شیطان'' تھا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کل کی بات بھی جانتے تھے۔اسی لئے تو حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بتانے سے قبل ، ہی حضور سید دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرما دیا ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رات والے چور کا کیا کیا؟ پھر فرمایا کہ ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ پھر آئے گا۔ پھر تیسری بار بھی فرمایا کہ پھر آئے گا اور اسی طرح ہی ہوا پھر یہ بھی بتا دیا کہ اے ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ شیطان تھا۔ یہ ہے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم مبارک کا مقام۔

اس حدیث مبارکہ سے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم بھی نبی کریم رؤف الرحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم غیب پر یقین رکھتے تھے۔ جب ہی تو حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا کہ:

فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا۔

اور پھر یہی نہیں بلکہ تینوں راتیں حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا چور کا منتظر رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ نبی کریم رؤف الرحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم علم غیب جانتے ہیں۔اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ''ما فی الغد'' کا علم حاصل ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ضرور بالضرور عرض کرتے یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کو کیسے علم ہوا کہ آج رات کو چور آیا تھا؟ یا اب پھر وہ آئے گا؟

لہٰذا واشگاف طور پر ثابت ہو گیا کہ **الحمد للہ!** ہم اہلسنت و جماعت کا عقیدہ صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم والا ہے۔ اب مخالفین ''علم غیب'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خود ہی اپنا محاسبہ کر لینا چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کر کے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقیدہ پر ہیں یا پھر راہ حق وراہ صواب سے بھٹک چکے ہیں؟

۳۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ! تم جہنمی نہیں، جنتی ہو

عَنْ أَنَسِ بنِ مالكٍ رضى الله عنه: انَّ النَّبِيَّ ﷺ افتَقَدَ ثابِتَ بنَ قَيْسٍ فقالَ رَجُلٌ: يا رَسُولَ اللهِ أنا أعْلَمُ لكَ عِلْمَهُ فأتاهُ فَوَجَدَهُ جالِسًا فى بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأسَهُ فَقَالَ: ما شأنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ كانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فأتى الرَّجُلُ فأخْبَرَهُ أنَّهُ قَالَ كَذَا و كَذَا فَقَالَ موسىٰ بنُ أنسٍ: فَرَجَعَ المرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقالَ: اذْهَبْ اِلَيهِ فَقُلْ لَهُ: اِنَّكَ لَسْتَ منْ أهلِ النَّارِ ولكِنْ مِنْ اَهْلِ الجَنَّةِ(۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے بارے میں خبر لائے؟ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ بُرا حال ہے کیونکہ میں نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز

(۱) البخاری: الصحیح کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام الرقم: ۳۶۱۳ ص: ۶۰۶، کتاب التفسیر باب لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِي سورة نمبر: ۴۹ سورة الحجرات الرقم: ۴۸۴۵ ص: ۸۵۷مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض المسلم: الصحیح کتاب الایمان باب مخالفة المؤمن ان یحبط عمله جلد: ۱ ص: ۷۵ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

اُونچی کر بیٹھا ہوں اس لئے میرے تمام اعمال ضائع ہو گئے ہوں گے اور جہنمیوں میں میرا شمار ہو گیا ہو گا اس آدمی نے آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کر دیا وہ (یہ) کہتے ہیں۔ پس حضرت موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ بہت بڑی خوشخبری لے کر دوبارہ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پاس جاؤ اور کہو اے ثابت رضی اللہ عنہ! تم جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

حاصل کلام:

کون جنتی ہے اور کون جہنمی یہ غیب کے علم میں سے ہے۔ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمانا کہ وہ جنتی ہیں اس پر واضح دلیل ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں۔ ہر ہر جنتی اور دوزخی کو جانتے ہیں۔

۴۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک بیان کرنا اور فرمانا کے نزول کے بعد چالیس سال تک زندہ رہیں گے

عن أبی هُرَيْرَةَ عن النَّبِیِّ ﷺ قالَ: لَيْسَ بَيْنِی وَ بَيْنَهُ يَعْنی عِيسٰی علیه السلام نَبِیٌّ وَ اِنَّهُ نَازِلٌ فاذَا رَأَيْتُمُوْهُ فاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ الَی الْحُمْرَةِ وَ الْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الاِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فی زَمَانِهِ المِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الاسْلَامَ وَ يُهْلِكُ المَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فی الأرضِ أربَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَتَوَفَّى فَيُصَلِّی عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ (۱)

---

(۱) ابو داؤد: السنن کتاب الملاحم باب خروج الدجال الرقم: ۴۳۲۴ ص: ۸۵۳ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض، ابن عبد البر: التمهید جلد ۱۴ ص: ۲۰۱ مطبوعه وزارت عموم الاوقاف و الشوؤن الاسلامیه مراکش

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے مابین کوئی نبی نہیں ہے۔ اور بے شک وہ نازل ہوں تب تم اُنہیں دیکھوتو پہچان لینا کہ درمیانے قد کے آدمی ہیں ان کا رنگ مائل سرخی وسپیدی ہے (دیکھنے والے کو) یوں محسوس ہوگا کہ ان کے سر پر سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے وہ لوگوں سے دین اسلام پر جنگ کریں گے صلیب کوتوڑیں گے خنزیر کوقتل کریں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کومٹا دے گا وہ دجال کوقتل کریں گے اور چالیس سال تک زمین پر رہنے کے بعد وصال فرمائیں گے پھر مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک بھی ارشاد فرمایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کام بھی بتائے کہ وہ کیا کچھ کریں گے اور یہ بھی غیبی خبر بیان فرمائی کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں اسلام کے علاوہ کوئی ملت نہیں رہے گی اور فرمایا کہ دجال کوقتل کریں گے اور یہ بھی فرما دیا کہ وہ چالیس سال تک زمین پر رہیں گے بعد میں ان کا وصال ہو جائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے یہ سب کچھ بیان فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر واضح دلیل ہے اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عمر بتائی اور فرمایا کہ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے، لیکن ایک روایت میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کہاں نازل ہوں گے اور نزول کی کیفیت کی بھی نشاندہی فرمادی ملاحظہ ہو۔

۳۵۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کہاں نازل ہوں گے اور ان کے نزول کی کیفیت بیان فرمانا

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذ بعث اللّٰہ عیسیٰ بن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مھرودتین واضح کفیہ علی أجنحة ملکین اذا طأطأ رأسه قطر و اذا رفع ینحدر منه جمان کاللؤلؤ و لا یحل لکافران یجد ریح نفسه الاّ مات و نفسه ینتھی حیث ینتھی طرفه فینطلق حتّی یدرکه عند باب لد فیقتله (۱)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا تو وہ دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار کے پاس دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے جب وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اپنا سر جھکائیں گے تو پسینے کے قطرے گریں گے اور جب سر اوپر اُٹھائیں گے موتیوں کی طرح قطرے گریں گے۔ جس کافر تک بھی آپ کی خوشبو پہنچے گی اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا آپ کی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی آپ دجال کو تلاش کریں گے حتی کے باب لد پر اسے پالیں گے پھر اسے قتل کر دیں گے۔

حاصل کلام:

سبحان اللّٰہ! (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار پر اتریں گے۔ (۲) انہوں نے زرد رنگ کے کپڑے زیب تن فرمائے ہوئے ہوں گے، (۳) انہوں

---

(۱) ابن ماجه: السنن کتاب الفتن باب فتنة الدجال و خروج عیسیٰ ابن مریم ص: ۲۹۶ قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

نے دو فرشتوں کے پروں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوں گے۔ (۵) جب سر جھکائیں گے تو پسینے کے قطرے گریں گے (۶) اور جب اُٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے (۷) جس کافر تک آپ کی خوشبو پہنچے گی اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا۔ (۸) آپ کی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی (۹) آپ دجال کو باب لد پر قتل کریں گے۔

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں نو غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں ہیں جن سب کا تعلق مستقبل سے ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی کریم قیامت تک جو کچھ ہوگا وہ سب کچھ جانتے ہیں اسی لئے تو اتنی تفصیل سے ارشاد فرما رہے ہیں اس طرح کی واضح احادیث پڑھ کر بھی اگر مخالفین علم غیب نبی کریم پر اعتراض کریں تو یہ ان کی قرآن و حدیث سے نافہمی کی محکم دلیل ہے۔

۳۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا یہ بکری بغیر اجازت کے ذبح ہوئی ہے

أُخْبَرْنَا عَاصِمُ بنُ كُلَيْبٍ عن أَبِيهِ عن رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ قال: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فی جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِى الحَافِرَ أَوْسِع مِن قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِى امْرَأَةٍ فَجَاءَ فَجِئَ بالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرَ آبَاءُ نَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَلُوكُ لُقْمَةً فی فَمِهِ ثُمَّ قال أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ المَرْأَةُ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّى أَرْسَلتُ الْبَقِيعِ يَشْتَرِى لِى شَاةً فَلَمْ أَجِد فَأَرْسَلْتُ الَى جَارٍ لِى قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى

امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ اِلَیَّ بِهَا فقالَ رَسُولُ اللّٰہ ﷺ أَطْعِمِيهِ الْأُسَارَی (۱)

ترجمہ: عاصم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ قبر کھودنے والے سے فرمارہے تھے، پیروں کی جانب سے اور وسیع کرو سر کی طرف سے اور کھلی کرو جب آپ واپس لوٹے تو ایک آدمی ملا جو کسی عورت نے بلانے کے لئے بھیجا تھا۔ آپ تشریف لے گئے تو کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے اس میں دستِ مبارک ڈالا تو لوگ بھی کھانے لگے ہمارے باپوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ لقمے کو چباتے ہی جارہے ہیں پھر فرمایا کے مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے یہ بکری اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ عورت نے کہلا بھیجا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے بکری خریدنے کے لئے بقیع کی طرف آدمی بھیجا تھا لیکن نہ ملے۔ پھر میں نے اپنے ہمسائے کے لئے پیغام بھیجا کہ آپ نے جو بکری خریدی ہے وہ اسی قیمت پر مجھے دیجئے ہمسایہ نہ ملا تو میں نے اس کی بیوی کے لئے پیغام بھیجا پس اس نے بکری میرے پاس بھیج دی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دو۔

امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی (المتوفی ۴۵۸ھ) نے فرمایا:

دعت امراة النبی الی طعام فلما وضع اخذ النبی لقمة فجعل یلوکھا فی فمه ثم قال: اجد لحم شاة اخذت بغیر حق فسالت المراة فذکرت ان جارتھا ارسلتھا بغیر اذن زوجھا (۲)

---

(۱) ابوداؤد: المسند کتاب البیوع باب فی اجتناب الشبھات الرقم: ۳۳۳۲، ص: ۶۷۷ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(۲) البیھقی: دلائل النبوة باب امتناع النبی ﷺ عن أکل الشاة التی أخذت بغیر اذن مالکھا الخ الرقم: ۲۵۸۱ جلد: ۲ ص: ۲۲۶ مطبوعه دار الحدیث قاھره
السیوطی: خصائص الکبریٰ باب اخبارہ ﷺ بالشاة التی اخذت بغیر حق جلد: ۲ ص: ۱۷۶ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور

ترجمہ: ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی جب کھانا رکھا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ لے کر منہ مبارک میں اسے چبایا تو فرمایا میں اس گوشت کو اس بکری کا پاتا ہوں جسے ناحق پکڑ کر لیا گیا تھا۔ اس عورت سے پوچھا گیا اس عورت نے کہا کہ اس کی ہمسائی نے اس گوشت کو اپنے شوہر کی اجازت لئے بغیر بھیجا تھا۔

محدث ابن جوزی (المتوفی ۵۹۷ھ) لکھتے ہیں:

قال لحم شاة اخذت بغير اذن اهلها (۱)

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اس بکری کا گوشت ہے جو مالک کی اجازت کے بغیر حاصل کر کے ذبح کی گئی ہے۔

حاصل کلام:

مخالفین علمِ نبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک نے شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھے دیوار کے پیچھے کا علم بھی نہیں" (۲)

حالانکہ شیخ صاحب نے اس کو نقل کر کے لکھا ہے:

"ایں سخن اصلے ندارد روایت بدان صحیح نشدہ است"

"اس کلام کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی اس قسم کی کوئی صحیح روایت وارد ہے۔" (۳)

جبکہ یہ حدیث مبارکہ اس بے ہودہ نظریہ کا رد فرما رہی ہے وہ یوں کے خلیل سہارن پوری

---

(۱) ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفیٰ ﷺ الباب الخامس عشر فی اخبار رسول اللہ ﷺ بالغائبات ص: ۳۱۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

(۲) خلیل احمد سہارن پوری: البراہین القاطعہ ص: ۵۱ مطبوعہ ساڈھور

(۳) شیخ عبد الحق، مدارج النبوۃ جلد: ۱ ص: ۷ مطبوعہ النوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

دیو بندی کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں جبکہ حدیث مبارکہ میں واضح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار نہیں کئی دیواروں کے پیچھے ذبح کی گئی بکری اور اس کے مالک سے بھی باخبر ہیں تبھی تو فرمایا کہ یہ بکری بغیر مالک کی اجازت واذن کے ذبح کی گئی ہے۔

۳۷۔ دیوار تو کجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار میں سوراخ کی کشادگی کو بھی بیان فرمادیا

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُّحْمَرًّا وَّجْهُهٗ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمِ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَ حَلَقَ بِأُصْبَعِهِ الْاَبْهَامِ وَ الَّتِىْ تَلِيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے نکلے۔ آپ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ آپ فرمارہے تھے لا الٰہ الاّ اللّٰہ جس شر میں عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک آگیا۔ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور آپ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کا حلقہ بنا کر دکھادیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے، حالانکہ ہم میں صالحین موجود ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں خبیثوں کی کثرت ہو جائے گی۔

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعة فصل خروج یاجوج ماجوج جلد: ۲ص: ۳۸۸ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

حاصل کلام:

حضور سید الکائنات تاجدارِ کائنات فخر کل سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مِثْلُ هٰذِهٖ (اتنا) فرماتے ہوئے اس سوراخ کی کشادگی ظاہر کرنے کے لئے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کا حلقہ بنانے سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نظرِ نبوت سے اس دیوار کے سوراخ کو اور اس کی کشادگی کو بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی دیوار کو دیکھنا جو نامعلوم زمین کے کس مقام پر ہے۔ بلا شک وشبہ ثابت کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور رؤیت ومشاہدہ کے لئے قریب وبعید کی کوئی قید واہمیت نہیں۔

۳۸۔ مقامِ خیبر سے آکر طواف کرنے والی بڑھیا اور کسریٰ کے خزانوں کی فتح کی پیشگی خبر

عَنْ عَدِيِّ بنِ حاتم قالَ: بَيْنا أنا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الفَاقَةَ ثُمَّ أتاهُ آخرُ فَشَكا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقالَ: يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الحِيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ ارَهَا و قَدْ أُنْبِئْتُ عَنها قالَ فانْ طالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الحِيْرَةِ حتّٰى تَطُوفَ بالكَعْبَةِ لا تَخافُ أحدًا الَّا اللّٰهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي و بَيْنَ نَفْسِي فأيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الذِيْنَ قَدْ سَعَّرُوا البِلادَ وَ لَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَياةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بن هُرْمُزَ؟ قالَ: كِسْرَى بنُ هُرْمُزَ و لَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلا يَجِدُ أحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقاهُ ولَيْسَ بَيْنَهُ و بَيْنَهُ تَرْجمانٌ يُتَرْجِمُ لهُ فيَقُولَنَّ: ألَمْ

اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُولاً فَيُبَلِّغكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلى فَيَقُوْلُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مالاً و أُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلا يَرى اِلاَّ جَهَنَّمَ وَ يَنْظُرُ عَنْ يَسارِهِ فَلا يَرى اِلاَّ جَهَنَّمَ قالَ عَدِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ و لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔ قالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الحِيْرَةِ حَتَّى تَطُوْفَ بالكَعْبَةِ لَاتَخافُ الاَّ اللّٰه و كُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى ابنِ هُرْمُزَ و لَئِنْ طَالَت بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ ما قالَ النَّبيُّ أَبُو القاسِمِ ﷺ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ (۱)

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر فاقے کی شکایت کی، پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ زنی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عدی رضی اللہ عنہ! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: دیکھا تو نہیں سُنا ضرور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے خدا کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں خیال کیا کہ اس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہو جائے گا جنہوں نے آج شہروں میں آگ لگا رکھی ہے؟ پھر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور کسریٰ کے خزانوں کو فتح کرلو گے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کسریٰ بن ہرمز کے؟ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام الرقم: ۳۵۹۵ ص: ۶۰۳ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی قبول کر لے لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا کسی کا خوف نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا، جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کئے تھے اور اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو نبی کریم ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا تم اسے بھی ضرور دیکھ لو گے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے کئی طریقوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر استدلال کیا جا سکتا ہے، مثلاً:

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عدی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی سے ثابت ہوا کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس بڑھیا کو جانتے تھے اور وہ بڑھیا زندگی میں کیا کچھ کرے گی یہ بھی جانتے تھے۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خدا کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا یعنی آپ کو یہ بھی ہے کہ کسی کے دل میں خدا کا خوف کتنا ہے یہ اور کئی سال بعد آنے والی اس بڑھیا کے دل میں خدا کے علاوہ کسی کا خوف نہ ہوگا یہ فرمانا آپ کے علم غیب پر محکم دلیل ہے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کسریٰ کے خزانوں کی فتوحات کی پیشگی خبر دینا آپ کے علم غیب پر واضح دلیل ہے۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لیکر تلاش کرے گا کہ کوئی قبول کر لے مگر اس کو لینے والا کوئی نہیں ملے گا یہ بھی غیبی خبر دیگر ہزاروں غیبی خبروں کی طرح حرف بحرف پوری ہوئی جیسا کہ غیر مقلد ''قاضی'' محمد

سلیمان منصور پوری نے لکھا ہے کہ:

''امام بیہقیؒ کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیزؒ کی سلطنت میں تیسری بات بھی پوری ہوگئی کہ زکوٰۃ دینے والے کو بھی کوئی فقیر نہ ملتا تھا اور وہ اپنا مال گھر واپس لے جایا کرتا تھا۔''(۱)

۳۹۔ مدینہ طیبہ میں زلزلے کے تین جھٹکے آئیں گے جو وہاں سے ہر کافر اور منافق کو نکال دیں گے

حدَّثَنِي أَنَسُ بنُ مالكٍ رضى الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَ المَدِيْنَةَ لَيسَ لَهُ مِنْ نِقابِها نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ المَلائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ المَدِيْنَةُ بِأَهلِها ثَلاثَ رَجَفاتٍ فَيُخْرِجُ اللهُ كُلَّ كافِرٍ و منافِقٍ (۲)

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ہر شہر کو دجال روندے گا البتہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا ان میں داخل ہونے والے ہر راستے پر فرشتے صف وار کھڑے ہیں جو ان کی حفاظت کرتے ہیں پھر مدینہ طیبہ میں زلزلے کے تین جھٹکے آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو یہاں سے نکال دے گا۔

---

(۱) قاضی سلیمان منصور پوری: رحمۃ للعلمین جلد: ۳ص: ۱۵۲ مطبوعه مکتبه اسلامیه بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۲) البخاری: الصحیح کتاب الفضائل المدینة باب لا یدخل الدجال المدینة الرقم: ۱۸۸۱ ص: ۳۰۲، کتاب الفتن باب ذکر الدجال الرقم: ۷۱۲۴ ص: ۱۲۲۷، مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۲۹۸۵ جلد: ۳ص: ۲۴۸ مطبوعه دار الفکر بیروت

حاصل کلام:

سبحان اللہ! حضور سید دو عالم ﷺ نے اپنے علم غیب کے سبب پہلے ہی بتا دیا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کو دجال نہیں روند سکے گا مگر دوسری طرف کوئی شہر ایسا نہیں ہوگا جس کو دجال نہ روند سکے اس کے علاوہ غیبی علم کے سبب فرمایا مدینہ طیبہ میں جھٹکے آئیں گے جو ہر کافر اور منافق کو مدینہ طیبہ سے نکال دیں گے۔ یہ واقعات قبل از وقت بیان فرمانا آپ کے علم غیب پر واضح دلیل ہے۔

۴۰۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھنا چاہے وہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے

قَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يقول: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ اِلَى شَهِيْدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰه (١)

---

(١) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب، باب مناقب ابی محمد طلحة بن عبید اللّٰه رضی اللّٰه عنه الرقم: ۳۷۳۹ ص: ۱۰۴۲ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

ابن ماجه: السنن کتاب ابواب فضائل اصحاب رسول ﷺ باب فضل طلحة بن عبید اللّٰه رضی اللّٰه عنه ص: ۱۲ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

الطبرانی: المعجم الکبیر الرقم: ۲۱۵ جلد: ۱ ص: ۱۷ مطبوعه دار الأحیاء التراث العربی بیروت

هندی: کنز العمال الرقم: ۳۳۳۶۷ جلد: ۱۱ ص: ۳۱۹ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

السیوطی: الجامع الصغیر الرقم: ۸۳۲ جلد: ۲ ص: ۵۰۷ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

خصائص الکبریٰ: باب اخباره ﷺ بحصول الشهادة لطلحة و الزبیر رضی اللّٰه عنهما جلد: ۲ ص: ۲۱۱ مطبوعه مکتبة الحقانیة پشاور

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے وہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ نظر الیہ فقال من احب ان ینظر الی شہید یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ ثم شہد طلحۃ بن عبید اللہ یوم الجمل (۱)

ترجمہ: بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے کہ زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھوں تو اسے چاہیئے کہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے پھر طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ یوم جمل میں شہید ہوئے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ جل مجدہٗ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موت اور حیات کا علم عطا فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر شخص کے متعلق علم ہے کہ اس کا وصال کیسے ہو گا اور پھر وہ جنتی ہو گا یا پھر جہنمی ہو گا، ہو شخص کے جنتی اور جہنمی ہونے کا علم بھی عطا فرما دیا ہے۔ جیسے کہ اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے۔

۱۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا یہ بیٹا حسن رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرائے گا

عَنْ أبی بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أخْرَجَ النَّبِیُّ ﷺ ذاتَ یَوْمٍ الحَسَنَ

---

(۱) ابن عبد البر: الاستیعاب ذکر طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ الرقم: ۱۲۵۵، جلد ۲، ص ۱۳، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ بیروت

فَصَعِدَ بِهِ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ابْنِی هٰذَا سَیِّدٌ و لَعَلَّ اللّٰهَ أنْ یُصْلِحَ بِهِ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (۱)

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب المناقب باب علاماتِ النبوة فی الاسلام الرقم: ۳۶۲۹ ص: ۶۰۹، کتاب الصلح باب قول النبی ﷺ للحسن بن علی رضی اللّٰه عنه ان ابنی هذا سید و لعل اللّٰه ان یصلح به بین فئتین عظیمتین الخ الرقم: ۲۷۰۴ ص: ۴۴۲، کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ باب مناقب الحسن و الحسین رضی اللّٰه عنهما الرقم: ۳۷۴۶ ص: ۶۳۱-۶۳۰، کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ للحسن بن علی: ان ابنی هذا لسید و لعل اللّٰه ان یصلح به بین فئتین من المسلمین الرقم: ۷۱۰۹ ص: ۱۲۲۵ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
ابوداؤد: السنن کتاب السنة باب ما یدل علی ترک الکلام فی الفتنة الرقم: ۴۶۶۲ ص: ۹۲۳ ص: ۹۲۴ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب باب ان ابنی هذا سید الخ الرقم: ۳۷۷۳ ص: ۱۱۱۳ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
نسائی: السنن کتاب الجمعة باب مخاطبة الامام رعیته و هو علی المنبر جلد: ۱ ص: ۲۰۸ قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی
البیهقی: دلائل النبوة باب ما جاء فی اخباره بسیادة ابن ابنته الحسن بن علی بن ابی طالب الخ الرقم: ۲۷۹۳ جلد: ۶ ص: ۳۸۷ مطبوعه دار الحدیث قاهره
الهیثمی: مجمع الزوائد کتاب الفتن باب ما جاء فی الصلح و ما کان بعده الرقم: ۱۲۰۷۴ جلد: ۷ ص: ۳۵۲ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت
الطبرانی: المعجم الصغیر کتاب المناقب الرقم: ۸۸۵ ص: ۵۱۵ مطبوعه انصار السنه پبلیکیشنز الفضل مارکیٹ ۱۷۔اردو بازار لاہور
السیوطی: الجامع الصغیر الرقم: ۲۱۹۷ جلد: ۱ ص: ۱۳۲ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، الخصائص الکبریٰ باب اخباره ﷺ بان الحسن یصلح اللّٰه به بین فئتین عظیمتین جلد: ۲ ص: ۲۲۶ مطبوعه المکتبة الحقانیه پشاور
قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الفصل الرابع و العشرون ما أطلع علیه من الغیوب جلد: ۱ ص: ۳۰۰ مطبوعه وحیدی کتب خانه پشاور
التبریزی: مشکوٰة المصابیح ص: ۵۶۹ باب مناقب اهلبیت الفصل الاول مطبوعه دار الحدیث مطبوعه بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفیٰ ﷺ الباب الخامس عشر فی اخباره رسول اللّٰه ﷺ بالغائبات الرقم: ۴۴۳ ص: ۳۱۳ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ساتھ لے کر منبر اقدس پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ دو بڑے گروہ برسر پیکار ہوں گے اور وہ دونوں مسلمان ہی ہوں گے میرا شہزادہ امام حسن رضی اللہ عنہ ان میں صلح کرائے گا یہ سب کچھ قبل از وقت ارشاد فرمانا آپکے علم غیب پر محکم دلیل ہے۔

امام اصفہانی (المتوفی ۴۳۵ھ) فرماتے ہیں:

هذا الحديث من دلالة النبوة انه كان الامر كما ذكر ﷺ اصلح الله به بين جند العراق و جند الشام (۱)

ترجمہ: یہ حدیث نبوت پر دلالت کرتی ہے کہ اسی طرح ہوا جیسا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ عزوجل نے ان کے ذریعے عراق کے لشکر اور شام کے لشکر میں صلح فرمادی۔

غیر مقلدین کے ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز لاہور والوں نے **المعجم الصغير للطبرانی** کا اردو ترجمہ مع فوائد شائع کیا ہے۔ اس میں اس حدیث کے تحت لکھا ہے:

''اس حدیث میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی فضیلت و عظمت کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس امت کا سردار قرار دیا۔ اس عظمت و رفعت کے پیش نظر انہوں نے عظیم کارنامہ سرانجام دیا اور آپ کی پیشین گوئی حرف بحرف سچ ثابت ہوئی کہ انہوں نے مسلمانوں

---

(۱) الاصفهانی: دلائل النبوة الرقم: ۱۱۴، جلد: ۱، ص: ۱۱۲

کے دو متحارب گروہ جن کی صلح کی کوئی صورت نظر نہ آئی تھی شیعان علی اور شیعان معاویہ کو معاویہ بن ابی سفیان کے ماتحت جمع کر دیا اور دونوں متحارب گروہوں کی صلح کرا دی۔"(۱)

۴۲۔ کعبہ معظّمہ کو شہید کرنے کے لئے آنے والے لشکر کے زمین میں دھنسنے کی خبر دینا

حَدَّثَتنِی عائِشَةُ رضی اللّٰہ عنہا قَالَتْ: قالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَغزُو جَیْشٌ الکَعْبَةَ فاذَا کانُوا بِبَیْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ یُخسَفُ بأَوَّلِهِمْ و آخِرِهِمْ قالَتْ: قُلْتُ: یارَسُولَ اللّٰہِ کَیْفَ یُخسَفُ بأَوَّلِهِمْ و آخِرِهِمْ و فِیهِمْ أَسْوَاقُهُمْ و مَنْ لَیْسَ مِنْهُمْ؟ قالَ: یُخسَفُ بأَوَّلِهِمْ و آخِرِهِمْ ثُمَّ یُبْعَثُونَ عَلی نِیَّاتِهِمْ (۲)

ترجمہ: اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کے لئے آئے گا جب وہ لوگ بیداء کے مقام پر

---

(۱) الطبرانی: معجم الصغیر کتاب المناقب الرقم:۸۸۵ ص:۵۱۵-۵۱۶ مطبوعہ انصار السنہ پبلیکیشنز الفضل مارکیٹ ۱۷۔اردو بازار لاہور

(۲) البخاری: الصحیح کتاب البیوع باب ما ذکر فی الاسواق الرقم:۲۱۱۸ ص:۳۴۰ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض، المسلم: الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعة (با الفاظ مختلفہ) باب فصل یوم ھذا البیت جیش فیخسف الخ جلد۲ ص۳۸۸ مطبوعہ قدیمیکتب خانہ آرام باغ کراچی

نسائی: السنن کتاب مناسک الحج باب حرمة الحرم جلد: ۲ص: ۳۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء فی الخسف الرقم: ۲۱۸۴ (بالفاظ مختلفہ)ص: ۴۹۱ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

ابن ماجہ: السنن ابواب الفتن باب جیش البیدآء ص:۲۹۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

پہنچیں گے تو تمام اہل لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان سب کو کیسے زمین میں دھنسایا جائے گا۔ جبکہ اس لشکر میں انکے دوکاندار بھی ہونگے اور وہ لوگ بھی ہونگے جو لشکر کا حصہ نہیں ہوں گے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ان سب کو دھنسایا جائے گا البتہ ان کی نیتوں کے مطابق ان کو زندہ کیا جائے گا۔

حاصل کلام:

اس حدیث میں چند چیزیں ارشاد فرمائیں:

(۱) ایک لشکر کعبہ معظّمہ پر حملہ کے لئے آئے گا۔

(۲) وہ لشکر جب مقام بیداء پہنچے گا تو اس کو زمین میں دھنسایا جائے گا۔

(۳) اس لشکر میں تاجر بھی ہوں گے۔

(۴) اس لشکر میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو لشکر کا حصہ نہیں ہوں گے۔

(۵) ان سب کو خواہ وہ لشکر والے ہوں یا مجبور لوگ سب کو دھنسایا جائے گا۔

(۶) پھر ان کی نیتوں کے مطابق ان کو زندہ کیا جائے گا۔

یہ سب کچھ نبی کریم رؤف الرحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانا اس بات پر واضح دلیل ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مستقبل کے احوال ایک ایک کر کے جانتے ہیں۔

۴۳۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا میں اس سیاہ آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ معظّمہ کا ایک ایک پتھر اکھاڑ پھینکے گا

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قالَ: کَأنّی بِهِ أسْوَدَ أفْحَجَ یَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا (۱)

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الحج باب هدم الکعبة الرقم: ۱۵۹۵، ص: ۲۵۹ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عالیشان نقل فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا میں اس سیاہ آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ معظمہ کا ایک ایک پتھر اکھاڑ پھینکے گا۔

حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ یوں روایت کرتے ہیں:

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبہ کو حبشیوں میں سے ایک آدمی پتلی پنڈلیوں والا گرائے گا۔

حاصل کلام:

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو واقعہ قرب قیامت میں ہوگا اس کو کئی ہزار سال قبل ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اس کا رنگ سیاہ ہے پنڈلیاں اس کی پتلی ہیں اور وہ کعبہ معظّمہ کے ایک ایک پتھر کو اُکھاڑ پھینکے گا۔ یہ سب کچھ فرمانا علم غیب کی دلیل نہیں تو کیا ہے؟

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الحج باب هدم الكعبة الرقم: ۱۵۹۶ ص ۲۵۹، کتاب الحج باب قول اللّٰه تعالىٰ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ الخ الرقم: ۱۵۹۱ ص: ۲۵۸ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض

المسلم: الصحيح كتاب الفتن و اشراط الساعة باب فی تخريب ذی السُّويقتين الكعبة لعنه اللّٰه تعالىٰ جلد: ۲ ص: ۳۹۴ مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ كراچی

النسائی: السنن كتاب مناسک الحج باب بناءُ الكعبة جلد: ۲ ص: ۳۴ مطبوعه قديمی كتب خانه مقابل آرام باغ كراچی

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۸۱۳۰ ص: ۲۲۰ مطبوعه دار الفكر بيروت

۴۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جہجاہ نامی بادشاہ کی خبر دینا

عَنْ ابی هريرة عن النبی ﷺ قال: لا تذهب الايام و الليالی حتی يملك رجل يقال له الجهجاه (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات کا سلسلہ اس وقت تک نہ ٹوٹے گا جب تک "جہجاہ" نام کا ایک بادشاہ نہ ہو جائے گا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں اسی لئے تو فرمایا کہ دن اور رات کا سلسلہ نہیں ٹوٹے گا یعنی قیامت اس تک نہیں آئے گی جب تک جہجاہ نام کا ایک بادشاہ نہ ہو جائے۔ یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مستقبل پر بھی دلالت کرتی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہجاہ نام کا بادشاہ ہوگا اگر علم غیب حاصل نہیں تھا تو کیسے فرمادیا؟

۴۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس طرح آگے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے بھی دیکھتا ہوں

عَنْ أَنَسِ ابنِ مالكٍ قالَ: صَلَّى بِنا النَّبِيُّ ﷺ صَلاةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فقالَ فی الصَّلاةِ و فی الرُّكُوعِ: انّی لأراكم مِنْ وَرَائِی كما أَرَاكُمْ (۲)

---

(۱) المسلم: الصحيح كتاب الفتن واشراط الساعة باب فی قتال المسلمين قوما كان وجوههم مجان مطرقة و غيرها من العلامات القبيحة جلد: ۲ص: ۳۹۵ مطبوعه قديمی كتب خانه مقابل آرم باغ كراچی

(۲) البخاری: الصحيح كتاب الصلاة باب عظمة الامام الناس فی اتمام الصلاة و ذكر قبلة الرقم: ۴۱۹ص: ۷۳مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض

اس روایت کا ترجمہ غیر مقلدین کے ''نواب اہلحدیث'' وحید الزمان حیدر آبادی نے یوں کیا ہے:

انس بن مالک سے (مروی ہے کہ) انہوں نے کہا آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ہم کو ایک نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر چڑھے پھر نماز کے باب میں اور رکوع کے باب میں فرمایا میں تم کو پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں ہوں جیسے (سامنے سے) دیکھتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے ہی ایک روایت ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

حَدَّثَنا اَنَسُ بْنُ مالِكٍ رضى الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَتِمُّوا الرُّكوعَ و السُّجودَ فَو الذِى نَفْسِى بِيَدِہٖ اِنِّی لأراكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِى اِذا مارَكَعْتُمْ واِذا ماسَجَدتُمْ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے تم لوگ اپنے رکوع اور سجود مکمل کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اپنی پشت کے پیچھے بھی تم لوگوں کو دیکھ لیتا ہوں جب تم رکوع میں جاتے ہو اور جب تم سجدے میں جاتے ہو۔

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے یوں بھی مروی ہے۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الأیمان والنذور باب کیف کان یمین النبی ﷺ الرقم: ۶۶۴۴، صفحہ ۱۱۴۸، کتاب الاذان باب الخشوع فی الصلاۃ الرقم: ۷۴۲ صفحہ ۱۲۱، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۲۳۲۳، جلد ۳ صفحہ ۱۲۹ مطبوعہ دارالفکر بیروت

السیوطی: الجامع الصغیر الرقم: ۱۵۴، جلد ۱، صفحہ ۱۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أقیمُوا صُفُوفَکُمْ فانی أراکُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَھْرِی (۱)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو اور جم کر کھڑے ہو میں تمہیں پشت پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

انی لأنظُرُ من ورائی کما أنظر مَنْ بین یدیَّ (۲)

ترجمہ: بے شک میں اپنے پیچھے ایسے دیکھتا ہوں جیسے اپنے آگے دیکھتا ہوں۔

حاصل کلام: اس حدیث مبارکہ سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم آگے اور پیچھے یکساں دیکھتے ہیں دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے رکوع و سجود بھی پوشیدہ نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے آپکو سراپا نور بنایا ہے اسی نور کے سبب ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے پیچھے دور و نزدیک یکساں نظر آتا ہے۔ بلکہ حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ذات و مقام ارفع و اعلیٰ ہے حدیث مبارکہ میں تو مومن کامل کے بارے میں آتا ہے:

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الاذان باب الزاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف الرقم: ۷۲۵، صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۲۸۸۳، جلد ۳، صفحہ ۲۳۷ مطبوعہ دارالفکر بیروت

(۲) الہیثمی: مجمع الزوائد کتاب الصلاۃ باب فی الصف فی للصلاۃ الرقم: ۲۲۹۳ جلد ۲ ص ۲۰۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

۴۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ خشوع مخفی اور نہ رکوع پوشیدہ

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هَل تَرَوْنَ قِبْلَتِی هاهُنا؟ فَوَاللّٰهِ مَایَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ و لا رُکُوعُکُمْ انی لأرَاکُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِی (۲)

اس روایت کا ترجمہ غیر مقلدین کے ''نواب اهلحدیث'' وحید الزمان حیدر آبادی کے قلم سے ملاحظہ ہو:

ترجمہ: ابوهریرۃ رضی اللہ عنہ سے (مروی ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو میرا منہ

---

(۱) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورة الحجر الرقم: ۳۱۲۷، صفحہ ۹۲۳ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
القاضی: مسند الشهاب الباب الرابع ترجمة الباب: ۴۳۳ اتقوافراسة المومن فانه ینظر بنورالله الرقم: ۶۶۳ جلد۱، صفحہ ۳۸۷-۳۸۸ مطبوعه دارالرسالة العالمیة دمشق

(۲) البخاری: الصحیح کتاب الصلاۃ باب عظة الامام الناس فی اتمام الصلاۃ فی ذکر القبلة الرقم: ۴۱۸ صفحہ ۷۲، کتاب الأذن باب الخشوع فی الصلاۃ الرقم: ۷۴۱ صفحہ ۱۲۰-۱۲۱ مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض
البیهقی: دلائل النبوۃ باب ماجاء فی رؤیة النبی ﷺ أصحابه وراء ظهره الرقم: ۲۳۲۱ جلد۶، صفحہ ۷۴ مطبوعه دارالحدیث قاهره
احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۸۹۱۶ جلد۲، صفحہ ۵۰۵ مطبوعه دارالفکر بیروت

ادھر (قبلے کی طرف) ہے قسم خدا کی تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ پر کچھ چھپا ہوا نہیں اور میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

اس حدیث مبارکہ میں "هَلْ تَرَوْنَ" کے استفہامیہ انداز سے سمجھانا و بتلانا یہ مراد ہے کہ میرے قبلہ کی جانب چہرے کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرنا کہ میری نظر اور توجہ میں تم نہیں ہو میرا رخ انور تو قبلہ کی طرف ہے مگر میں دیگر سمتوں اور جہتوں سے بے خبر نہیں ہوں بلکہ میں تو تمہارے رکوع بھی ملاحظہ فرماتا ہوں حالانکہ نماز میں تم میری پشت کی جانب ہوتے ہو گویا ثابت یہ ہوا کہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہو یا پشت پیچھے قریب ہو یا بعید حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر کسی کی ہر کیفیت و حالت سے مطلع و باخبر ہیں اور مزید فرمایا کہ مجھ پر تمہارا خشوع بھی پوشیدہ نہیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعایوں روایت کرتے ہیں:

اللّٰهم انی اعوذبك من علم لا ينفع و من قلب لا يخشع و من نفس لا تشبع و من دعوة لا يستجاب لها (۱)

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

حاصل کلام:

تو مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی دل کی کیفیات سے بھی واقف ہیں۔

وہابیوں کے "نواب اھلحدیث" وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے:

---

(۱) المسلم: الصحيح كتاب الذكروالدعا باب فی الادعية جلد ۲، صفحه ۳۵۰، مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ كراچی

''آپ کو پشت کے پیچھے سے اس طرح سے دکھلائی دیتا جیسے کوئی سامنے سے دیکھتا ہے۔امام بخاری اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے۔''(۱)

۴۷۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے دجال کے آنے کی خبر دی مگر میں تمہیں وہ بتاتا ہوں جو کسی نے نہ بتایا کہ دجال کانا ہوگا:

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضی اللہ عنہما :قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فی النَّاسِ فأثنی عَلی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ أھلُہُ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ :اِنِّی لَأُنْذِر کمُوہُ وما مِنْ نَبِیّ اِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَہُ وَلَقَدْ أَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَہُ وَلٰکِنِّی أَقُوْلُ لکُمْ فِیہِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْہُ نَبِیٌّ لِقَوْمِہٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ أَعْوَرُ و أَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِأَعْوَرَ(۲)

ترجمہ:حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں قیام فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے لائق حمد وثناء بیان کی۔پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے

---

(۱)وحید الزمان :تیسیر الباری جلد ۱ ،صفحہ ۳۰۶ ، مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۲)البخاری: الصحیح کتاب أحادیث الانبیاء، باب قول اللّٰہ عز وجل ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ الرقم:۳۳۳۷،ص: ۵۵۴،کتاب الجہاد و السیر باب کیف یعرض الاسلام علی الصبی؟ الرقم:۳۰۵۷،ص: ۵۰۵-۵۰۶، کتاب المغازی باب حجۃ الوداع الرقم: ۴۴۰۲،ص: ۷۴۲،کتاب الادب باب قول الرجل للرجل اخسا الرقم:۶۱۷۵،ص: ۱۰۷۶، کتاب الفتن باب ذکر الدجال الرقم: ۷۱۲۷،ص:۱۲۲۷، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

الترمذی: الجامع الصحیح کتاب الفتن باب ما جاء فی علامۃ الدجال الرقم: ۲۲۳۵ ، ص: ۶۷۵، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

فرمایا: میں تمہیں اس کے بارے میں خبردار کر رہا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس کے بارے میں خبردار کیا بے شک نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس کے بارے میں خبردار کیا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنے قوم کو نہیں بتائی، جان لو کہ وہ بلاشبہ کانا ہوگا اور بے شک اللہ ایسا نہیں ہے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ پر غور کرنے سے علم غیب رسول محتشم نور مجسم حبیب پروردگار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر چند نکات واضح طور پر سامنے آتے ہیں۔

(۱) ''ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے باخبر کیا۔'' حدیث مبارکہ کے اس جملہ پر ہی اگر غور کرلیا جائے تو مسئلہ علم غیب اچھی طرح سمجھ آجائے گا۔ کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اس بات پر واضح دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات و واقعات پر شاہد و حاضر ہیں وگرنہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیسے فرمایا؟ ہماری اس بات کی تائید علامہ احمد بن محمد الصاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۲۳ھ) کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جو امام صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے **وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ** (پارہ: ۲۰ سورۃ القصص، آیت: ۴۶) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ہے:

وهذا بالنظر الى العالم الجسمانى لاقامة الحجة على الخصم و اما بالنظر للعالم الروحانى فهو حاضر رسالة كل رسول و ما وقع له من لدن آدم الى أن ظهر بجسمه الشريف.(۱)

ترجمہ: یعنی یہ فرمانا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعے کی جگہ نہ تھے جسمانی لحاظ سے

---

(۱) الصاوی: حاشية الصاوى على تفسير الجلالين جلد:۴ص:۳۰۷مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت

ہے عالم روحانی کی حیثیت سے حضور ﷺ ہر رسول کی رسالت اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آپ کے جسمانی ظہور تک کے تمام واقعات پر حاضر ہیں۔

(۲) حضور ﷺ کا حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے متعلق یہ فرمانا کہ انہوں نے بھی اپنی قوم کو دجال سے باخبر کیا آپ کے علم غیب پر دلیل ہے۔

(۳) حضور ﷺ کا فرمانا کہ میں تمہیں اس بات کی خبر دیتا ہوں جو کسی نبی نے بھی اپنی قوم کو نہیں بتائی کہ دجال کانا ہوگا۔ اتنی بڑی بات صرف وہی کر سکتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے احوال پر مطلع ہو ورنہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟

۴۸۔ حضور ﷺ نے فرمایا دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان "ک۔ف۔ر" لکھا ہوگا

عَن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ ما من نبی الا وقد أنذر أمته الاعور الكذّاب ألا انّه أعور و انّ ربكم عزوجل ليس باعور مكتوب بين عينيه ك۔ف۔ر (۱)

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعة باب ذکر الدجال جلد:۲، ص: ۴۰۰، مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال الرقم: ۲۲۴۵ ص: ۶۷۹ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۳۹۲۷، جلد:۳، ص: ۳۵۷ مطبوعه دار الفکر بیروت

البخاری: الصحیح کتاب الفتن ذکر الدجال الرقم: ۷۱۳۱، ص: ۱۲۲۸ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب (دجال) سے خبردار کیا ہے اور سنو وہ بلا شبہ کانا ہوگا اور تمہارا رب ایسا نہیں ہے۔ اس (دجال) کی دو آنکھوں کے درمیان ''ک۔ف۔ر'' (کافر) لکھا ہوا ہوگا۔

۴۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کے سر کے بال گھنے ہوں گے:

عن حذیفه قال قال رسول الله ﷺ الدجال اعور العین الیسری جفال الشعر معه جنة ونار (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور بال گھنے ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی۔

حاصل کلام:

مذکورہ بالا حدیث (۴۸۔۴۹) سے ثابت ہوا کہ دجال کے ساتھ جنت بھی ہوگی اور دوزخ بھی، دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا اور اس کے بال گھنے ہوں گے یہ سب باتیں ایک ایک کر کے اس پر روشن دلیل ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قرب قیامت کے تمام احوال پر واقف ہیں۔

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعة باب ذکر الدجال جلد: ۲، ص: ۴۰۰ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی
نعیم بن حماد الفتن باب خروج الدجال و سیرته و ما یجری علی یدیه من الفساد ص: ۳۷۴ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

۵۰۔ حضور ﷺ کا ان تیس کذابوں اور دجالوں کی خبر دینا جو اپنے آپ کو رسول کہیں گے

عَنْ ابی هُرِيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قال رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تک تیس کذاب اور دجال (پیدا) نہ ہولیں قیامت قائم نہ ہوگی ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

---

(۱) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون الرقم: ۲۲۱۸، ص:۷۰ ۲مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

البیهقی: دلائل النبوة باب ما جاء فی اخباره بمن یکون بعده من الکذابین الخ الرقم: ۲۸۶۵،جلد:۶ ،ص: ۴۲۳ مطبوعه دار الحدیث قاهره

البخاری: الصحیح کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام الرقم:۳۶۰۹، ص:۶۰۵ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعة باب فصل قوله ﷺ ان بین یدی الساعة کذابین قریبا من ثلاثین جلد: ۲ ،ص: ۳۹۷ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۸۱۷۳ ، جلد: ۲، ص: ۴۲۴ مطبوعه دار الفکر بیروت

الطبرانی: المعجم الصغیر کتاب الفتن الرقم: ۷۹۷، ص: ۴۲۱، ۴۲۲مطبوعه انصار السنه پبلیکیشنز ۱۷ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ الفصل الرابع و العشرون ما أطلع علیه من الغیوب جلد: ۱،ص:۲۹۷ وحیدی کتب خانه پشاور

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹے مدعیانِ نبوت کے بارے میں جو قیامت سے قبل ظاہر ہوں گے جن کی تعداد تیس کے قریب ہوگی چنانچہ ان میں سے بعض مدعیانِ نبوت گزر چکے ہیں مثلاً مسیلمہ کذاب، طلحہ بن خویلد، اسود عنسی، سجاح (عورت) اور مرزا غلام احمد قادیانی ہیں اور باقی تعداد بھی فرمانِ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ضرور بالضرور پوری ہوگی۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر اپنے علم غیب سے دی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی یہ خبر غلط ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

۵۱۔ مستقبل میں عراق، شام، مصر اور حجاز کے حالات کیسے ہوں گے اس کی پیشگی کی خبر

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنَعتِ الْعِراقُ دِرْهَمَها وَقَفِيزَهَا وَ مَنَعتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَ دِينَارَهَا وَ مَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَهَا وَ دِينَارَهَا وَ عُدْتُّمْ مِّنْ حَيْثُ بَرَاتُمْ (۱)

اس روایت کا ترجمہ وہابیوں کے ''قاضی'' محمد سلیمان منصور پوری صاحب نے یوں کیا ہے:

ترجمہ: عراق نے اپنے درہم وقفیز کو شام نے اپنے مد و دینار کو اور مصر نے اپنے اردب و دینار کو روک لیا اور تم ویسے کے ویسے رہ گئے جیسے شروع میں تھے۔

اس روایت پر ''ملک عرب سے ممالک مفتوحہ کے قطع تعلق کی پیش گوئی'' عنوان قائم کر کے قاضی سلیمان نے یوں تبصرہ کیا ہے:

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب فصل فی قتال الروم، جلد:۲، ص:۳۹۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

''یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں صیغہ ماضی کا استعمال فرمایا ہے حالانکہ اس کا تعلق عہد مستقبل سے تھا اس لیے کہ علم الٰہی میں ایسا ہی مقدر ہو چکا تھا۔
﴿گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علم غیب سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے پہلے ہی ارشاد فرما دیا۔ (راقم احمد محمد)﴾

حدیث بالا اس زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے۔ جب مدینہ منورہ میں خلافت راشدہ کا زمانہ ختم ہو گیا اور دمشق میں سلطنت امویہ کا قیام ہو گیا تھا۔ کہ پھر حجاز میں ان ممالک سے مالیہ نہ بہ شکل سکہ اور نہ بہ شکل جنس کبھی حجاز کو حاصل نہ ہوا۔ یہ پیشگوئی اب تک بارہ صدیوں سے اسی طرح چلی آتی ہے۔ (۱)

۵۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ نکلے گا

عَنْ ابی هُرِيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُوْشِكُ الْفُراتُ أنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَأْخُذْهٗ مِنْهُ شَيْئًا (۲)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اُگلے گا۔ تو جو وہاں موجود ہو تو اُس میں سے ذرا بھی نہ لے۔

---

(۱) منصورپوری: رحمة للعلمين ﷺ جلد سوم، ص: ۱۵۳ مطبوعه مكتبه اسلاميه بالمقابل رحمان ماركيٹ اردو بازار لاهور

(۲) البخاری: الصحیح كتاب الفتن باب خروج النار الرقم: ۷۱۱۹ ص:۱۲۲۶ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض

المسلم: الصحيح كتاب الفتن و اشراط الساعة باب فى حسر الفرات عن جبل من ذهب جلد: ۲، ص: ۳۹۱ مطبوعه قديمى كتب خانه آرام باغ كراچى

ابو داؤد: السنن كتاب الملاحم باب حسر الفرات عن كنز الرقم:۴۳۱۳، ص: ۸۵۱ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض

دوسری روایت جو حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے ہی مروی ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب يقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة و تسعون و يقول كل رجل منهم لعلّي اكون انا الذى انجو (۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نہ نکل آئے۔ جس پر لوگوں کا قتال ہوگا اور ہر سو آدمیوں سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے اور ان میں سے ہر شخص یہ سوچے گا کہ شاید میں ہی وہ شخص ہوں جسے نجات مل جائے گی۔

حاصل کلام:

ان احادیث مبارکہ میں سے چند باتیں ثابت ہوئیں:

پہلی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دریائے فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا آپ کا یہ فرمانا اس بات پر واضح دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک جو کچھ ہوگا اس کا تفصیلاً علم غیب رکھتے ہیں۔

دوسری: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے سونا لینے سے منع فرمایا پھر دوسری حدیث مبارکہ میں اس کی وجہ بھی بیان فرمادی کہ کیوں نہ لینا، فرمایا قتال ہوگا۔ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قتال کی خبر دینا آپ کے علم غیب پر دلیل ہے۔

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعة باب فی حسر الفرات عن جبل من ذهب جلد: ۲، ص: ۳۹۱ مطبوعه قدیمی کتب خانه بالمقابل آرام باغ کراچی

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۸۴۲۶، ص: ۶۴۹ مطبوعه دار الفکر بیروت

تیسری: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال کی شرح بھی ارشاد فرمادی کہ ہر سو آدمیوں میں سے ننانوے مارے جائیں گے آپ کا اتنے بڑے قتال کی شرح بھی بتادینا آپکے علم غیب تفصیلی پر دلیل ہے۔

چوتھی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اتنا بڑا قتال ہوگا تو ہر آدمی یہ سوچے گا کہ شاید میں ہی وہ شخص ہوں جو نجات پا جاؤں یعنی میری جان بچ جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے دماغ کی خبر دے دینا کہ وہ یہ سوچ رہے ہوں گے۔ آپ کے علم غیب پر محکم دلیل۔

ان سب باتوں کو پڑھ کر بھی اگر کوئی علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرے تو اس کی ہدایت کی دعا کے سوا اور کیا چارا ہے۔

۵۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جو جنت میں رومال ملے گا اس کی کیفیت بیان فرمانا:

قالَ: سَمِعْتُ البراءَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: أُهْدِیَتْ لِلنَّبِیِّ ﷺ حُلَّةُ حَرِیْرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ یَمَسُّوْنها و یَعْجَبُوْنَ منْ لِیْنِها فقال: أَتَعْجَبُوْنَ منْ لِیْنِ هٰذِہٖ؟ لمنادِیلُ سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ خَیْرٌ مِنْها أَوْ أَلْیَنُ (۱)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلّہ تحفے کے طور پر پیش کیا گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہاتھ پھیر کر اس کی نرمی

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب مناقب الانصار باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ الرقم: ۳۸۰۲، ص: ۶۳۸ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفضائل باب من فضائل سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جلد: ۲، ص: ۲۹۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

پر تعجب کرنے لگے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا تم اس کے نرم ہونے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے رومال اس سے عمدہ ہوں گے یا یہ فرمایا اس سے بھی نرم ہوں گے۔

ایک روایت کے آخری الفاظ یوں ہیں:

فَقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :لَمَنادِيلُ سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ فی الجَنَّةِ أفْضَلُ مِنْ هذا(۱)

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا جنت میں سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے رومال اس سے افضل ہوں گے۔

ایک روایت میں یوں ہے:

قال والذی نفس محمد بیده ان مناديل سعد بن معاذ فی الجنة احسن من هذا(۲)

ترجمہ: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے رومال اس سے خوبصورت ہیں۔

ترمذی شریف کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

فَقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا؟لَمَنَادِيْلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فی الجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هذا (۳)

---

(۱) البخاری: الصحيح كتاب بدء الخلق باب ما جاء فی صفة الجنة و انها مخلوقة الرقم:۳۲۴۹، ص:۵۴۲مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

(۲) المسلم: الصحيح كتاب الفضائل باب من فضائل سعد بن معاذ رضی الله عنه جلد:۲ ص: ۲۹۵ مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ كراچی

(۳) الترمذی: الجامع الصحيح كتاب ابواب المناقب باب مناقب سعد بن معاذ رضی الله عنه الرقم:۳۸۴۷،ص:۱۱۲۹ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر تعجب کرتے ہو حالانکہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے بھی خوبصورت ہیں۔

ایک روایت میں یوں مروی ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ اِنَّ سَعْدًا كَانَ أَعْظَمَ النَّاسِ وَ أَطْوَلَهُ ثُمَّ بَكَى فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بَعَثَ اِلَى أُكَيْدِرٍ صَاحِبِ دُوْمَةَ بَعْثًا فَأَرْسَلَ اِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجَةٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ قَعَدَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَ نَزَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُوْنَهَا بِأَيْدِيْهِمْ فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِى الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ (١)

ترجمہ: حضرت محمد بن عمرو نے حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے روایت نقل کی ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ میں نے انہیں سلام پیش کیا پوچھا تو کن سے تعلق رکھتا ہے؟ میں نے عرض کی میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں، فرمایا حضرت سعد بن معاذ لوگوں میں سے عظیم اور دراز قد تھے پھر رونے لگے اور بہت زیادہ روئے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومہ کے حاکم اکیدر کے طرف ایک وفد بھیجا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

(١) النسائی: السنن کتاب الزینۃ باب لبس الدیباج المنسوخ بالذھب جلد:٢، ص: ٢٩٦ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

طرف ریشم کا ایک جبہ بھیجا جس میں سونے کی تاریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنا پھر آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے اور گفتگو نہ کی اور اتر آئے لوگ اس جبہ کو اپنے ہاتھوں سے چھونے لگے فرمایا کیا تم اس جبہ پر تعجب کا اظہار کرتے ہو جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں جسے تم دیکھتے ہو۔

حاصل کلام:

ان احادیث سے علم مصطفیٰ ﷺ کی شان ثابت ہوتی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نہ صرف یہ جانتے تھے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں بلکہ یہ بھی جانتے تھے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنت کے رومال بھی آپ سید عالم ﷺ کے علم میں تھے کہ وہ نہایت عمدہ، نہایت نرم ان (دنیا کے رومالوں) سے افضل نہایت خوبصورت اور بہترین ہوں گے۔ دنیا کے جبوں اور ریشمی رومالوں کی ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں۔

۵۴۔ یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

کنا عند النبی ﷺ فقال النبی ﷺ یطلع علیکم رجل من اھل الجنۃ فأطلع ابو بکر فسلم ثم جلس (۱)

---

(۱) الحاکم: المستدرك كتاب معرفة الصحابه الرقم: ۴۴۴۳، جلد: ۳، ص: ۷۳
السيوطى: الخصائص الكبرىٰ باب ذكر المعجزات فيما اخبر به من المغيبات فكان كما اخبر سوى ما تقدم فى الابواب السابقه جلد: ۲، ص: ۱۸۰ مطبوعه المكتبة الحقانيه پشاور
نبهانى: حجة اللّٰه على العالمين ص: ۳۳۷، الباب السابع الفصل الاول فى اخباره بالمغيبات الواقعة قبل الاخبار أو بعد الخ۔ مطبوعه قديمى كتب خانه آرام باغ كراچى

ترجمہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص نمودار ہوگا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے:

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال كنا عند النبی ﷺ فقال يطلع عليكم رجل لم يخلق الله بعدی احدًا خيرًا منه ولا افضل وله شفاعة مثل شفاعة النبيين فما برحنا حتی طلع ابو بكر فقام النبی ﷺ فقبله والتزمه (۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس وقت تم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ نے میرے بعد اس سے بہتر بزرگ تر کسی کو نہیں بنایا اور اس کی شفاعت انبیاء کی شفاعت کی مثل ہوگی پس ہم حاضر ہی تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے قیام فرمایا پھر ان کو بوسہ دیا اور گلے لگایا۔

حاصل کلام:

یہ حدیث مبارکہ دنیوی اور اخروی دونوں اعتبارات سے حضور ﷺ کے علم غیب پر شہادت فراہم کر رہی ہے۔ آپ ﷺ کا صحابہ کو یہ فرمانا کہ تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جو میرے بعد سب سے بہتر و بزرگ ہوگا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ کو علم تھا کہ تھوڑی دیر بعد یہاں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آنے والے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے بعد سب سے افضل و بہتر ہوں گے اور اُخروی اعتبار سے آپ ﷺ

---

(۱) طبری: الریاض النظرة فی مناقب العشرة، الباب الاول فی مناقب ابی بکر الصدیق الفصل التاسع فی خصائصہٗ جلد: ۱، ص: ۱۱۸، مطبوعه النوریه رضویه پبلشنگ کمپنی لاہور

کے علم غیب کا ثبوت۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جنتی ہونے اور انبیاء کی شفاعت کے مثل ان کی شفاعت کے اعلان فرمانے سے ہو رہا ہے۔

۵۵۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی وقت ارشاد فرمانا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَعٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّجَاشِیَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِی الْیَوْمِ الَّذِی مَاتَ فِیْهِ فَقَالَ، اسْتَغْفِرُوْا والأخِیْکُمْ (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نجاشی شاہ حبشہ کے وفات پانے کی خبر اپنے اصحاب کو اسی روز دے دی تھی جس روز وفات ہوئی اور فرمایا کہ اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو۔

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرِیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیُوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ

---

(۱)البخاری: الصحیح کتاب الجنائز باب الصلاة علی الجنائز بالمصلی و المسجد الرقم:۱۳۲۷ ص: ۲۱۲، کتاب مناقب الانصار باب موت النجاشی الرقم:۳۸۸۰ ص: ۶۵۱ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
النسائی: السنن کتاب الجنائز باب النعی جلد: ۱ص: ۲۶۵ قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی
المسلم: الصحیح کتاب الجنائز باب فصل الصلاة علی الغائب جلد:۱ص: ۳۰۹ مطبوعه قدیمی کتب خانه بالمقابل آرام باغ کراچی
احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۷۳۱۵جلد: ۲ ص: ۳۲۸مطبوعه دارالفکر بیروت
ابن اثیر: الاصابة فی تمیز الصحابة ذکر جریر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه عنه جلد:۱ ص: ۲۶۶ مطبوعه المکتبة المعروفیة کانسی روڈ شالدره کوئٹه

خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَ كَبَّرَ اَرْبَعًا (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے فوت ہونے کی اطلاع اسی دن دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازگاہ کی طرف تشریف لائے لوگوں کی صفیں قائم کیں اور چار تکبیریں کہہ کر (نماز جنازہ ادا کی)۔

امام بیہقی (المتوفی ۴۵۸ھ) فرماتے ہیں کہ:

قوله و لا اراه الا قدمات يريد و اللّٰه اعلم قبل بلوغ الهدية اليه و هذا القول صدر منه قبل موته ثم لما مات نعاه فى اليوم الذى مات فيه و صلى عليه (۲)

---

(۱) البخاری: الصحيح كتاب الجنائز باب الرجل ينعى الى اهل الميت بنفسه الرقم: ۱۲۴۵ ص: ۲۰۰، باب التكبير على الجنازة اربعًا الرقم: ۱۳۳۳ ص: ۲۱۳ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض

المسلم: الصحيح كتاب الجنائز باب الصلوة على الغائب جلد: ۱ ص: ۳۰۹ مطبوعه قديمى كتب خانه آرام باغ كراچى

ابن ماجه: السنن ابواب ما جاء فى الجنائز باب ما جاء فى الصلوة على النجاشى ص: ۱۱۰ مطبوعه قديمى كتب خانه آرام باغ كراچى

ابو داؤد: السنن كتاب الجنائز باب الصلاة على المسلم يموت فى بلاد الشرك الرقم: ۳۲۰۴، ص: ۶۵۳ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض

(۲) البيهقى: دلائل النبوة باب نعى رسول اللّٰه ﷺ النجاشى فى اليوم الخ الرقم: ۱۷۶۳ جلد: ۴، ص: ۳۱۹ مطبوعه دار الحديث قاهره

السيوطى: خصائص الكبرىٰ باب اخباره بموت النجاشى يوم مات جلد: ۲ ص: ۱۶۸ مطبوعه المكتبة الحقانيه پشاور

نبهانى: حجة اللّٰه على العالمين الباب التاسع الفصل الاول اخباره ﷺ بقتل جماعة من كفار قريش فقتلوا بعد ذالک ص: ۳۸۱ مطبوعه قديمى كتب خانه آرام باغ كراچى

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میں نہیں دیکھتا مگر یہ کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم آپ نے ہدیوں کے اس کی طرف پہنچنے سے پہلے خبر دینے کا ارادہ فرمایا اور اس کے فوت ہونے سے پہلے آپ نے ان کلمات کو صادر فرمایا۔ اس کے فوت ہونے کے بعد جب وہ فوت ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن اس کے فوت ہونے کی خبر دے دی اور اس پر نماز پڑھی تھی۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے چند باتیں ثابت ہوئیں:

پہلی: جب حضرت نجاشی کا انتقال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سینکڑوں میل دور سے ان کے انتقال کی خبر اسی روز ارشاد فرما دی جس دن حضرت نجاشی کا انتقال ہوا تھا۔ اس دور میں تار (wair) ٹیلی فون (Telephone) ریڈیو (Radio) اور ٹیلی ویژن جیسے فوری خبر رسانی کے ذرائع موجود نہ تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی روز نجاشی کا وفات پا جانا کیسے جان لیا؟ اس کا واحد جواب یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علم غیب کی وجہ سے خبر ارشاد فرمائی۔

دوسری: اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ غلام سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی ہو جس حال میں بھی ہو زندہ ہو یا وصال فرما جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حال سے واقف ہیں۔

دیوبندی ''مولانا'' ہارون معاویہ نے بھی ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نجاشی کی وفات کی اطلاع دینا'' عنوان کے تحت مذکورہ بالا حدیث لکھ کر اس کے فائدہ میں لکھا ہے:

''نجاشی لقب تھا بادشاہ ملک حبشہ کا جو وہاں بادشاہ ہوتا اسے نجاشی کہتے اس نجاشی کا نام اصحمہ تھا۔ نصرانی مذہب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ اسے گیا تب وہ مسلمان ہو گیا اور اس نے صاف کہہ دیا کہ جس پیغمبر کی خبر پچھلی کتابوں میں وہ یہی ہیں اور بہت اعتقاد اور

نیاز مندی سے پیش آیا اور جب اس نے وفات پائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار الغیب کے اس کی موت کی خبر دی۔"(۱)

۵۶۔انصار کے ساتھ حق تلفی کی جائے گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگی خبر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ: دَعا النَّبِیَّ ﷺ الأنصار الی أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا: لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا من الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَهَا قَالَ: إِمَّا لا فاصْبِرُوْا حتّٰى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِیْ أُثْرَةٌ (۲)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور ان کو بحرین کا ملک جاگیر دینا چاہا انہوں نے کہا ہم اس وقت تک نہیں لیں جب تک ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی ایسا ملک عطا نہ ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر تم قبول نہیں کرتے تو پھر مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا میرے بعد تمہاری حق تلفی ہونے والی ہے۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت کے آخری الفاظ یوں ہیں:

فاصْبِرُوْا حتّٰى تَلْقَوْنِی علی الحَوْضِ (۳)

---

(۱) ہارون معاویہ: خصوصیات مصطفی ﷺ جلد دوم ،ص: ۲۴۶ مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار ایم۔اے جناح روڈ کراچی

(۲) البخاری: الصحیح کتاب مناقب الانصار باب قول النبی ﷺ للانصار اصبروا حتی تلقونی علی الحوض الرقم: ۳۷۹۴، ص: ۶۳۶ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

البخاری: الصحیح کتاب مناقب الانصار باب قول النبی ﷺ للانصار اصبروا حتی تلقونی علی الحوض الرقم: ۳۷۹۲، ص: ۶۳۶، کتاب التوحید باب قول اللّٰہ تعالیٰ 'وجوہ یومئذ ناضرۃ الخ الرقم: ۷۴۴۱، ص: ۱۲۸۲ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ترجمہ: تو صبر کیے رہنا یہاں تک کہ مجھ سے مل جاؤ اور تمہارے ملنے کا مقام حوض کوثر ہوگا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے برسوں پہلے آنے والے کل کے بارے میں جو غیبی خبر دی تھی وہ سچ ثابت ہوئی اس کا اقرار غیر مقلدین کے "نواب اھل حدیث" وحید الزمان حیدر آبادی کو بھی ہے ملاحظہ ہو۔

"یعنی دوسرے غیر مستحق لوگ عہدوں اور خدمتوں پر مقرر ہوں گے تم محروم رہو گے ایسا ہی ہوا، ظالم بنو امیہ نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو تمام حکومتوں پر مامور کیا۔ اور انصار بیچارے جن کی مدد سے اسلام کی ترقی ہوئی تھی اور بنو اُمیہ کو سلطنت پہنچی تھی محروم رہے۔"(۱)

۵۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مصر کی فتح کی پیشگی خبر دینا

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُّسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِھَا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّ رَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّۃً وَّ صِھْرًا فَاِذَا رَاَیْتَ رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْھَا فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْھَا قَالَ فَرَاَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ وَ اَخَاہُ رَبِیْعَۃَ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَخَرَجْتُ مِنْھَا (۲)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عنقریب مصر کو

---

(۱) وحید الزمان: تیسیر الباری شرح صحیح البخاری جلد ۳، ص: ۲۰۱، مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور

(۲) المسلم: الصحیح کتاب الفضائل باب وصیت النبی ﷺ باھل مصر جلد:۲، ص:۳۱۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

فتح کرو گے یہ وہ سرزمین ہے جہاں قیراط بولا جاتا ہے۔ جب تم اس سرزمین کو فتح کرلو تو وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کا حق اور رشتہ ہے یا فرمایا ان کا حق اور سسرالی رشتہ ہے اور جب تم وہاں پر دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھو تو تم وہاں سے نکل آنا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں نے عبدالرحمٰن بن شُرحبیل بن حسنہ اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ کے متعلق لڑتے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں۔ تبھی تو فتح مصر کی پیشگی اطلاع فرما دی اور یہ بھی فرما دیا کہ ہاں دو آدمی ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہوں گے یہ سب کچھ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر دال ہے۔

غیر مقلدین کے ''قاضی'' سلیمان منصور پوری نے اس ''فتح مصر کی پیش گوئی'' عنوان کے تحت اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تبصرہ کیا ہے:

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فتح مصر کو بھی دیکھا اور وہاں بود و باش بھی اختیار کی اور یہ بھی دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن بن شرجیل اینٹ برابر زمین کے لئے جھگڑ رہے ہیں تب یہ وہاں سے چلے بھی آئے۔''(۱)

۵۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فارس، روم، جزیرہ عرب اور دجال سے جہاد کرو گے اور فتح تمہارے قدم چومے گی

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

---

(۱) سلیمان منصور پوری: رحمۃ للعلمین جلد سوم، ص: ۱۵۳ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

قال فحفظت منه اربع کلمات اعدھن فی یدی قال تغزون جزیرۃ العرب فیفتحھا اللّٰہ ثم فارس فیفتحھا اللّٰہ ثم تغزون الروم فیفتحھا اللّٰہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللّٰہ قال فقال نافع یا جابر لا نری الدجال یخرج حتی یفتح الروم (۱)

مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار باتیں یاد ہیں جن کو میں نے انگلیوں پر شمار کرلیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جزیرۂ عرب میں جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے گا۔ پھر تم فارس میں جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے گا۔ پھر تم روم میں جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے گا۔ پھر تم دجال سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے گا۔ نافع نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ! ہم شام کی فتح سے پہلے دجال کو نہیں دیکھیں گے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر چار دلیلیں موجود ہیں:

دلیلِ اول: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جزیرۂ عرب میں جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا آپکے علم غیب پر دلیل ہے۔

دلیلِ دوم: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فارس میں جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ آپکا یہ فرمانا اس پر روشن دلیل ہے کہ آپ کو علم تھا کہ فارس میں جہاد ہوگا اور فارس فتح ہوجائے گا۔ جیسا کہ بعد میں آپ کی یہ دوسری غیبی خبر بھی حرف بحرف پوری ہوئی۔

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب فی ظہور عشر آیات جلد:۲، ص: ۳۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

دلیل سوم: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم روم میں جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تم کو فتح سے نوازے گا۔ آپ کا یہ فرمانا اس بات پر دلیل ہے کہ آپکو علم غیب تھا، تب ہی اتنی بڑی خبر ارشاد فرمائی۔

دلیل چہارم: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال سے جہاد ہوگا اور اس میں اللہ تعالیٰ تم کو فتح سے ہمکنار فرمائے گا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سب کچھ ارشاد فرمانا اس بات پر واضح دلیل ہے کہ آپکو علم غیب حاصل تھا اور ساتھ ہی یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف مستقبل کے جہادوں سے خبردار ہیں بلکہ اس کے نتائج بھی جانتے ہیں کہ ان میں تمہاری فتح ہوگی۔

۵۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے

قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ جَارَاىَ فِي الْجَنَّةِ (۱)

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سُنا آپ نے فرمایا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔

حاصل کلام: اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں وہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما جنتی ہیں اور ساتھ ہی جنت

---

(۱) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب باب مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ الرقم: ۳۷۴۰ ص ۱۱۰۴ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

میں کونسے مقام پر ہوں گے یہ بھی فرما دیا کہ طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما میرے پڑوسی ہوں گے۔ یہ سب کچھ ارشاد فرمانا علم غیب کے نہ ہونے کے بغیر کیسے ممکن ہے۔

۶۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میدانِ محشر کی مٹی کا رنگ بھی بتانا کہ وہ کیسی ہوگی

حَدَّثَنِی أبو حازمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيامَةِ على أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفراءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ (۱)

ترجمہ: ابوحازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو قیامت کے دن سفید اور چٹیل جگہ پر جمع کیا جائے گا جو گندم کی سفید روٹی کی طرح ہوگی۔

حاصل کلام:

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے احوال و واقعات جانتے ہیں اسی لئے تو فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو ایک چٹیل جگہ پہ جمع کیا جائے گا۔ پھر یہ بھی بتا دیا کہ اس کا رنگ سفید ہوگا اور ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفیدی کی مثال بھی فرما دی کہ گندم کی سفیدی روٹی کی طرح ہوگی یہ سب کچھ فرمانا آپ کے علم غیب پر بہترین دلیل ہے۔

۶۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لُد میں قتل کریں گے

حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدَّ (۲)

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الرقاق باب یقبض اللّٰہ الارض یوم القیامة الرقم: ۶۵۲۱، ص: ۱۱۳۰ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(۲) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال الرقم: ۲۲۴۴، ص: ۶۷۸ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابن مریم علیہ السلام (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) دجال کو "بابِ لُدّ" پر قتل کریں گے۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے آخری الفاظ کچھ یوں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کافر تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشبو پہنچے گی اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا آپکی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی۔ آپ دجال کو تلاش کریں گے۔

حتی یدرکه عند باب لد فیقتله (۱)

ترجمہ: حتی کہ "باب لد" پر اسے پالیں گے پھر اسے قتل کر دیں گے۔

حاصل کلام:

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ یہ بھی جانتے ہیں کہ دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے اور بعد یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کو "باب لد" پر قتل کریں گے۔ آپ ﷺ کا یہ سب فرمانا آپکے علم غیب پر دلیل ہے۔

۶۲۔ حضور ﷺ نے یہ بھی بتا دیا کہ دجال زمین پر کتنی دیر رہے گا

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دجال زمین پر کتنی دیر رہے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قَالَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَ سَائِرُ أَيَّامِهِ

---

(۱) ابن ماجه: السنن کتاب الفتن باب فتنة الدجال و خروج عیسیٰ ابن مریم علیه السلام، ص: ۲۹۷ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن ما جاء فی فتنة الدجال الرقم: ۲۲۴۰، ص: ۶۷۶- ۶۷۷ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰه !فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِیْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا اقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ (۱)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس دن، ان میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر دوسرا ایک مہینہ کے برابر تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ان تمہارے دنوں کے مثل ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے پہلے دن میں ہمارے لئے پانچ نمازیں کافی ہوں گی آپ نے فرمایا نہیں بلکہ حساب کر کے سال بھر کی پڑھنا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دجال کے زمین پر رہنے کے دن بھی جانتے ہیں۔ پھر پہلا دن کتنا بڑا ہوگا۔ جتنا کے سال ہوتا ہے، دوسرا دن مہینہ کے برابر، تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن عام دنوں جتنے ہوں گے یہ سب اتنی تفصیل سے ارشاد فرمانا اس بات پر واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو "ماکان و ما کان یکون" کا علم عطا فرمایا ہے۔

۶۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم یہودیوں کو قتل کرو گے تو پتھر بولیں گے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَخْتَبِیَ

---

(۱) المسلم الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب ذکر الدجال جلد:۲، ص: ۴۰۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء فی فتنۃ الدجال الرقم: ۲۲۴۰ ص: ۶۷۶-۶۷۷ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُوْلُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ فَاقْتُلْهُ (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ یہودیوں کے ساتھ جنگ کرو گے۔ یہاں تک کہ کوئی ایک ان میں سے کسی پتھر کے پیچھے چھپ گیا تو پتھر یہ کہے گا اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو قتل کردو۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل میں ہونے والے حالات کی پہلے ہی خبر ارشاد فرمادی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اس وقت جامد اشیاء گفتگو کریں گی۔ مسلمانوں کو یہودیوں کی خبریں دیں گی اور ان کے قتل پر خوش ہوں گی۔ لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں۔ پتہ چلا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود جانتے ہیں بلکہ ان غیب کی خبروں کو آگے بھی بیان فرماتے ہیں۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الجهاد و السیر باب قتال الیهود الرقم: ۲۹۲۵ ص: ۴۸۳، کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام الرقم: ۳۵۹۳،ص: ۶۰۳ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفتن باب فصل فی قتال المسلمین مع الیهود و اخبار الحجر والشجر بمن وراء ه من الیهود جلد:۲، ص:۳۹۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء فی علامة الدجال الرقم:۲۲۳۶ ،ص: ۶۷۵ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

۶۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُحد پہاڑ مجھ سے محبت کرتا ہے

عَنْ قَتَادَةَ رضی اللّٰہ عنہ سَمِعْتُ اَنَسًا رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا و نُحِبُّهٗ (۱)

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا یہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

ایک اور روایت کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ (۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ دکھائی دیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب المغازی باب احد جبل یحبنا و نحبه الرقم: ۴۰۸۳ ص: ۲۹۱ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
المسلم: الصحیح کتاب الحج باب فضل احد جلد: ۱، ص: ۴۴۶ قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

(۲) البخاری: الصحیح کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة باب ما ذکر النبی ﷺ و حفص علی اتفاق اهل العلم الخ الرقم: ۷۳۳۳ ،ص: ۲۶۱، کتاب أحادیث الانبیاء باب بزفور، الخ الرقم: ۳۳۶۷ص: ۵۶۴، کتاب المغازی باب احد جبل یحبنا و نحبه الرقم: ۴۰۸۴ ص: ۲۹۱ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اس جدید دور میں کئی آلات معرض وجود میں آچکے ہیں جنہوں نے پوری دنیا کو ایک گاؤں کی مانند کر دیا ہے۔ آدمی گھر میں بیٹھے بیٹھے دنیا کے کسی بھی کام کو اسی وقت دیکھنا چاہے تو دیکھ اور سن سکتا ہے۔ لیکن دنیا میں کوئی ایسا آلہ تیار نہیں ہوا جو پہاڑ تو کُجا ایک اینٹ کے متعلق معلومات فراہم کر سکے کہ یہ اینٹ مجھ سے نفرت کرتی ہے کہ محبت۔ لیکن قربان جائیں حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مقدس پر کہ آپ پہاڑ کو بھی جانتے ہیں کہ یہ پہاڑ مجھ سے محبت کرتا ہے۔

۶۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کیطرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ادھر فتنہ ہے اور ادھر سے ہی شیطان کا سینگ نکلے گا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰہ عنہما أَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقَ یَقُوْلُ: أَلَا اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھَاھُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ (۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف منہ کر کے فرمایا: بے شک فتنہ یہاں ہے، بے شک فتنہ یہاں ہے، بے شک فتنہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ الفتنۃ من قبل المشرق الرقم:۷۰۹۳، ص:۱۲۲۲ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
المسلم: الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب فصل قول النبی ﷺ الا ان الفتنۃ ھٰھنا الخ جلد:۲، ص:۳۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
الطبرانی: المعجم الاوسط الرقم: ۳۸۷، جلد:۱،ص:۱۲۲ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل میں آنے والے فتنہ کی پیشگوئی فرمائی ہے اور ساتھ ہی وہ فتنہ کس طرف سے کس جانب سے نکلے گا؟ اس کا جواب بھی سرکارِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علم غیب سے ارشاد فرمادیا کہ وہ فتنہ مشرق سے نکلے گا اور اب یہ اشکال بھی وارد ہو سکتا تھا کہ مشرق کے کس علاقے سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاقے کا تعین بھی فرمادیا۔ ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۶۶ میں:

۶۶۔ فتنوں کی سرزمین اور جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا وہ علاقہ نجد ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ اللّٰهُمَّ بارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللّٰهُمَّ بارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰه! وَفِي نَجدِنَا؟ قَالَ اللّٰهُمَّ بارِكْ لَنَا فِي شَأمِنَا اللّٰهُمَّ بارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنا قَالُوا: يارَسُولَ اللّٰهِ وَ فِي نَجدِنَا؟ فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَ الفِتَنُ وَ بِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيطَانِ (۱)

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ الفتنة من قبل المشرق الرقم:۷۰۹۴،ص:۱۲۲۲، کتاب الاستسقاء باب ما قیل فی الزلازل و الآیات الرقم:۱۰۳۷ص:۱۶۶ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب باب فی فضل الشام و الیمن الرقم:۳۹۵۳، ص:۱۱۵۳ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض،
المنذری: الترغیب و الترهیب باب الترغیب فی سکنی الشام و ما جاء فی فضلها جلد:۴، ص:۲۹ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه
التبریزی: مشکوۃ المصابیح باب ذکر الیمن و الشام و ذکر اویس قرنی الفصل الاول ص:۵۸۲ مطبوعه دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۵۹۹۴ ، جلد: ۲ ، ص: ۱۲۳ مطبوعه دار الفکر بیروت

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا تو فرمایا اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اور ہمارے نجد میں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہ دُعا کی اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے نجد میں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے گمان ہے تیسرے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اور روایت جس کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''المسند ''میں نقل فرمایا ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَ يَمَنِنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَفِي مَشْرِقِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰه؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ هُنَالِكَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَ لَهَا تِسْعَةُ أَعْشَارِ الشَّرِّ (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں اور ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما اور ایسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے مشرق میں (بھی برکت ہو) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں سے تو شیطان کا سینگ نکلے گا اور وہاں سے دس میں سے نو حصوں (کے برابر) شر ہوگا۔

---

(۱) احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۵۹۹۴ جلد: ۲ ص: ۱۲۳ مطبوعه دار الفکر بیروت

الطبرانی: المعجم الاوسط الرقم: ۱۸۸۹ جلد: ۲ ص: ۲۴۹ مطبوعه مکتبة المعارف الریاض

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اس علاقے کو بھی جانتے ہیں جہاں سے شیطان کا سینگ اور فتنے نکلیں گے۔ اسی لئے تو اس علاقے کا نام بھی بتا دیا کہ وہ علاقہ مشرق میں نجد نام کا ہوگا۔ یہ آپکے علم غیب کی دلیل ہے۔ دوسری روایت میں حضور ﷺ نے فتنہ کی مقدار بھی بیان فرمادی کہ فتنہ کس قدر شدید ہوگا۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس نجد سے مراد عراق ہے جیسا کہ وہابیوں کے پیشوا وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے اس اشکال کے ازالہ کے لئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کو پیش کیا جارہا ہے۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں شہر (بصرہ اور کوفہ) فتح ہو گئے تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو کہنے لگے:

يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَّهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيْقَتِنَا وَ اِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيْقِكُمْ فَحَدَّلَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ (۱)

ترجمہ: اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے لئے قرن کو میقات بنایا اور وہ ہماری گزرگاہ نہیں۔ اگر ہم قرن کا ارادہ کریں تو ہمارے لئے تکلیف دہ ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تم اپنے راستے میں اس کے سامنے کوئی جگہ دیکھو اور آپ نے ان کے لئے ذاتِ عرق میں احرام باندھنے کی جگہ کو مقرر کر دیا۔

اس روایت مبارکہ سے ہمارا مدعا ثابت ہوا کہ نجد اور عراق دو مختلف علاقے ہیں ورنہ نجد اور عراق کے لئے دو مختلف میقات مقرر نہ کئے جاتے۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الحج ذات عرق لاهل العراق الرقم:۱۵۳۱ ص:۲۴۸ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(۲) وہابیہ کا عراق کو نجد قرار دینا اس لیئے بھی غلط ہے کہ آج بھی مملکت سعودیہ میں نجد نام کا علاقہ موجود ہے اور وہاں کے لوگ اپنے آپ کو بڑے فخر سے نجدی کہتے ہیں۔

(۳) ۱۴۰۹ھ میں سعودی دار الحکومت سے ایک کتاب شایع ہوئی جس کا نام ''مجموعة الرسائل و المسائل النجدیه'' ہے۔

اس کتاب میں محمد بن عبدالوہاب نجدی اس کے بیٹوں اور اس کے پوتوں اور دیگر نجدی علماء کے فتاویٰ جمع کئے گئے ہیں۔ ہم پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ کیا یہ نجدی علماء عراق سے تعلق رکھنے والے ہیں یا وہاں سے جہاں آج سعودی حکومت موجود ہے۔

معلوم ہوا کہ ''نجد'' الگ علاقہ ہے اور ''عراق'' الگ علاقہ ہے۔

۶۷۔ مشرق سے نکلنے والے لوگوں کی خاص خاص نشانیاں بھی بیان فرمادیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَیَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعودونَ فِیْهِ حَتّٰی یَعُوْدَ السَّهْمُ الی فُوْقِهِ قِیْلَ: مَا سِیْمَاهُمْ؟ قَالَ: سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اَوْ قَالَ: التَّسْبِیْدُ (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب (نجد) سے کچھ لوگ نکلیں گے، وہ قرآن پاک پڑھیں گے مگر ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب التوحید باب قرأة الفاجرة والمنافق واصواتهم وتلاوتهم لا تجاوز حناجرهم الرقم: ۷۵۶۲ ص: ۱۳۰۵ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۱۶۱۴، جلد: ۳، ص: ۸۵ مطبوعه دار الفکر بیروت

پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس لوٹ نہ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ ان کی نشانی کیا ہے فرمایا ان کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا سر منڈائے رکھنا ہے۔

حاصل کلام:

قربان جائیں اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے اپنے علم غیب سے اس گمراہ و گستاخ فرقہ کے متعلق تفصیلات بیان فرمادیں کہ یہ فرقہ مشرق سے نکلے گا نجد مدینہ طیبہ کے مشرق میں ہے۔ قرآن کریم بہت پڑھیں گے لیکن قرآن کریم ان کے گلے سے نیچے نہیں اُترے گا اس فرقہ کی خاص علامت سر کا منڈانا ہے اسی لیئے وہابی ٹولہ بڑے اہتمام سے سر منڈاتا ہے۔

حضرت علامہ احمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وَفِیْ قَوْلِہٖ ﷺ سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ تَنْصِیْصٌ عَلٰی ھٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ الْخَارِجِیْنَ مِنَ الْمَشْرِقِ التَّابِعِیْنَ لِاِبْنِ عَبْدِ الْوَھَّابِ فِیْمَا ابْتَدَعَہٗ لِاَنَّھُمْ کَانُوْا یَاْمُرُوْنَ مَنِ اتَّبَعَھُمْ اَنْ یَّحْلِقَ رَاْسَہٗ وَلَا یَتْرُکُوْنَہٗ یُفَارِقُ مَجْلِسَھُمْ اِذَا تَبِعَھُمْ حَتّٰی یُحَلِّقُوْا رَاْسَہٗ وَلَمْ یَقَعْ مِثْلُ ذٰلِکَ قَطُّ مِنْ اَحَدٍ مِنْ فِرَقِ الضَّآلَّۃِ الَّتِیْ مَضَتْ قَبْلَھُمْ فَالْحَدِیْثُ صَرِیْحٌ فِیْھِمْ۔ (۱)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ عالی شان کہ ”سر منڈانا اس قوم کی علامت ہوگا“ میں اس قوم پر نص ہے جو مشرق سے نکلی محمد بن عبدالوھاب نجدی کے پیروکار بنے اسی لئے یہی لوگ تھے جو اپنے پیروکاروں کو اپنے گروہ میں داخل کرتے وقت سر مونڈنے کا حکم

---

(۱) احمد بن زینی دحلان مکی: الدرالسنیّہ ص: ۵۰ مطبوعہ استنبول

دیتے تھے اور جب تک یہ لوگ اپنا سر منڈوا نہ لیتے محمد بن عبد الوہاب نجدی کے گروہ کے لوگ ان نئے شامل ہونیوالوں کو اپنی مجلس سے اٹھنے نہ دیتے اس نجدی سے قبل جتنے گمراہ فرقے گزرے ہیں ان میں سے کسی نے بھی یہ علامت اختیار نہیں کی پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث نجدیوں کے متعلق صریح ہے۔

حضرت شیخ سید عبد الرحمٰن الاهدل مفتی زبیر فرمایا کرتے تھے:

لَا يَحْتَاجُ اَنْ يُّؤَلِّفَ اَحَدٌ تَالِيْفًا لِّلرَّدِ عَلَى ابْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ بَلْ يَكْفِيْ فِيْ الرَّدِّ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ ﷺ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَفْعَلْهُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُبْتَدِعَةِ غَيْرُهُمْ وَكَانَ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ يَاْمُرُ اَيْضًا بِحَلْقِ رُؤُوْسِ النِّسَآءِ اللَّاتِيْ يَتَّبِعْنَهٗ فَاَقَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةَ مَرَّةً اِمْرَاَةٌ دَخَلَتْ فِيْ دِيْنِهٖ كُرْهًا وَ جَدَّدَتْ اِسْلَامَهَا عَلٰى زَعْمِهٖ فَاَمَرَ بِحَلْقِ رَاْسِهَا فَقَالَتْ لَهٗ اَنْتَ تَاْمُرُ الرِّجَالَ بِحَلْقِ رُؤُوْسِهِمْ فَلَوْ اَمَرْتَ بِحَلْقِ لُحَاهُمْ لَسَاغَ لَكَ اَنْ تَاْمُرَ بِحَلْقِ رُؤُوْسِ النِّسَآءِ لِاَنَّ شَعْرَ الرَّاْسِ لِلْمَرْاَةِ بِمَنْزِلَةِ اللِّحْيَةِ لِلرِّجَالِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ وَلَمْ يَجِدْ لَهَا جَوَابًا لٰكِنَّهٗ اِنَّمَا فَعَلَ ذَالِكَ لِيَصْدُقَ عَلَيْهِ وَ عَلٰى مَنْ تَبِعَهٗ قَوْلُهٗ ﷺ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ فَاِنَّ الْمُتَبَادِرَ مِنْهُ حَلْقُ الرَّاْسِ فَقَدْ صَدَقَ ﷺ فِيْمَا قَالَ (۱)

ترجمہ: کسی شخص کو اس نجدی کے رد کے لئے مستقل کتاب لکھنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کے رد کے لئے سرورِ دو عالم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ''سر منڈانا اس

---

(۱) احمد بن زینی دحلان مکی: الدر السنیۃ ص: ۵۰ مطبوعہ استنبول

قوم کی خاص علامت ہوگا'' ہی کافی ہے۔ یہ محمد بن عبدالوہاب نجدی ان عورتوں کو بھی سر منڈانے کا حکم دیا کرتا تھا جو اس کے ٹولے میں شامل کی جاتیں۔ ایک مرتبہ ایک عورت اس کے دین میں داخل کی گئی نجدیوں نے اپنے فاسد گمان کے تحت اس کو نئے سرے سے اسلام میں کیا۔ پھر اس کو سر منڈانے کا حکم دیا تو اس عورت نے محمد بن عبدالوہاب سے کہا تو مردوں کو تو سر منڈانے کا حکم دیتا ہے اگر ان کی داڑھیوں کو منڈانے کا حکم دیتا تو البتہ عورتوں کے سر منڈانے کا حکم دے سکتا تھا کیوں کہ عورتوں کے سر کے بال مردوں کی داڑھیوں کی طرح ہیں۔ عورت کی یہ بات سن کر نجدی کافر مبہوت ہوگیا کوئی جواب نہ بن پڑا لیکن اس نے سر مونڈ کر چھوڑا تاکہ اس پر اور اس کے پیروکاروں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی شان ''سر منڈانا اس قوم کی خاص علامت ہوگی'' صادق آجائے۔

۶۸۔ فتنہ نجدیت اور علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللّٰہ عنہ قالَ: بَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ یَقْسِمُ ذَاتَ یَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُوالْخُوَیْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِی تَمِیْمٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِعْدِلْ قَالَ: وَیْلَكَ مَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِی فَلَاضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ: لَا اِنَّ لَهُ أَصْحَابًا یَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِیَامَهُ مَعَ صِیَامِهِمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ یَنْظُرُ اِلٰی نَصْلِهِ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یَنْظُرُ اِلٰی رِصَافِهِ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یَنْظُرُ اِلٰی

نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيءٌ ثُمَّ يَنظُرُ اِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيءٌ قَدْ سَبَقَ الفَرثَ والدَّمَ (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مالِ (غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نامی شخص جو کہ بنی تمیم سے تھا اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انصاف کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ہلاک ہو اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کیوں کہ اس کے ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الادب باب ما جاء فی قول الرجل ویلک الرقم: ۶۱۶۵، ص: ۱۰۷۴، کتاب استتابة المرتدین و المعاندین و قتالهم باب من ترک قتال الخوارج للتالف و لئلا ینفر الناس عنه الرقم: ۶۹۳۳ ص: ۱۱۹۴ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الزکاة باب ذکر الخوارج و صفاتهم جلد: ۲، ص: ۳۴۱ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

التبریزی: مشکوٰة المصابیح باب المعجزات الفصل الاول ص: ۵۳۵ مطبوعه دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

البیهقی: دلائل النبوه باب ما جاء فی اخباره بخروجهم و سیماهم الخ الرقم: ۲۷۶۴ جلد: ۶، ص: ۳۷۳ مطبوعه دار الحدیث قاہره

ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفیٰ الباب الخامس عشر فی أخبار رسول اللّٰه ﷺ بالغائبات الرقم: ۴۴۸، ص: ۳۱۵ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم الرقم: ۱۳۵۷ جلد: ۲، ص: ۲-۹ (با الفاظ مختلف) مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے وہ دین سے اس طرح نکلے ہوں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آتا ہے وہ گوبر اور خون کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ نے جو آئندہ پیدا ہونے والا فرقہ تھا اس کے متعلق پہلے ہی اپنے غیب سے ارشاد فرمادیا کہ وہ ذوالخویصرہ کے تابعدار ہوں گے محمد بن عبدالوہاب نجدی بھی بنو تمیم ہی میں سے تھا اور اسی ذوالخویصرہ کی نسل سے بیان کیا جاتا ہے۔

حضرت علامہ احمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَ اَصْرَحُ مِنْ ذَالِكَ اَنَّ هٰذَا الْمَغْرُوْرَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ مِنْ تَمِيْمٍ فَيُحْتَمِلُ اَنَّهٗ مِنْ عَقْبِ ذِى الْخُوَيْصِرَةِ (۱)

ترجمہ: اس سے بھی صریح یہ بات ہے کہ یہ مغرور محمد بن عبدالوہاب بھی قبیلہ بنو تمیم میں سے تھا اور اس بات کا احتمال بہر حال موجود ہے کہ یہ اسی ذوالخویصرہ کی نسل سے ہے۔

حضور ﷺ نے صرف اس فرقہ کی ہی خبر نہ دی ان کی نشانیاں بھی بیان فرمادیں کہ وہ صلاۃ وصوم کے بڑے ہی پابند ہوں گے اور قرآن بہت پڑھیں گے۔ لیکن ان تمام اعمال کے باوجود ان کی حالت یہ ہوگی کہ وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے شکاری کے ہاتھ سے تیر نکل جاتا ہے۔

---

(۱) احمد بن زینی دحلان مکی: الدرالسنیۃ ص: ۵۲ مطبوعہ استنبول

۶۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجدیوں کا آخری گروہ دجال سے جا ملے گا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتّٰى عَدَّهَا زِيَادَةً عَلٰى عَشْرَةِ مَرَّاتٍ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ فِيْ بَقِيَّتِهِمْ (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں مشرق کی جانب سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ کی (صورت) میں نکلے گا وہ کاٹ دیا جائے گا۔ ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ کی صورت میں نکلے گا کاٹ دیا جائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ہی دس سے بھی زیادہ بار دہرایا فرمایا: ان میں جو بھی (شیطان کے) سینگ کی صورت میں ظاہر ہوگا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی باقی ماندہ نسل سے دجال نکلے گا۔

ایک دوسری روایت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی علامتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ (۲)

---

(۱) احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۶۸۸۸ جلد: ۲، ص: ۲۷۰ مطبوعه دار الفکر بیروت

(۲) النسائی: السنن کتاب المحاربة باب من شهر سيفه ثم وضعه فی الناس جلد: ۲، ص: ۱۷۴ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۹۸۲۹ جلد: ۴، ص: ۴۹۲ مطبوعه دار الفکر بیروت

ترجمہ: وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈے ہوں گے ہمیشہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کے ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔

حاصل کلام:

اس حدیث پر غور فرمائیے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی قوم کے پیدا ہونے کے متعلق اُن کی ظاہری حالت اور علامات بھی بیان فرمادیں اور یہ بھی فرمادیا کہ وہ سر منڈے ہوں گے اور ایک عظیم غیبی خبر یہ بھی ارشاد فرمادی کہ یہ لوگ نکلتے ہی رہیں گے اور قتل ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اس فرقہ اس قوم کا آخری گروہ دجال سے جا ملے گا اور ایک روایت کے مطابق ان سے دجال نکلے گا آپ کا اتنی بڑی غیبی خبریں ارشاد فرمانا آپکے علم غیب پر دلیل ہے۔

۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمار رضی اللہ عنہ! تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا

عَنْ عِكْرِمَةَ: قَالَ لِي ابنُ عَبَّاس ولابْنِهِ عَلِيٍّ: اِنْطَلِقَا اِلىٰ اَبِىْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهِ فانطَلَقْنَا فاذَا هُوَ فى حائِطٍ يُصْلِحُهُ فَاَخَذَ رِدَآءَهُ فاحْتَبٰى ثُمَّ أَنْشَأ يُحَدِّثُنا حَتّٰى أَتٰى عَلىٰ ذِكْرِ بِنَاءِ المَسْجِدِ فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً و عَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرآهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَجَعَلَ يَنفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ: وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ (۱)

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الصلاۃ باب التعاون فی بناء المسجد الرقم: ۴۴۷، ص:۷۸، کتاب الجهاد والسیر باب مسح الغبار عن الرأس فی سبیل اللّٰه الرقم: ۲۸۱۲، ص:۴۶۶ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور اپنے صاحبزادے علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تم دونوں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ ان کی گفتگو سنو ہم دونوں چلے گئے اس وقت وہ اپنے باغ میں کام کررہے تھے (انہوں نے کام چھوڑا) اور کمر کے گرد چادر لپیٹ کر بیٹھ گئے اور ہم سے باتیں کرنے لگے اس دوران انہوں نے مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہم لوگ ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمایا افسوس عمار رضی اللہ عنہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبْشِرْ عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ (۱)

---

(۱) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب المناقب باب مناقب عمار بن یاسر و کنیتہ ابو الیقظان رضی اللہ عنہ الرقم:۳۸۰۰ص:۱۱۱۹ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعۃ (با الفاظ مختلفہ) فصل فی قولہ ﷺ لعما تقتلک الفئۃ الباغیۃ جلد: ۲ ،ص: ۳۹۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

الهیثمی: مجمع الزوائد کتاب الفتن باب فیما کان بینهم یوم صفین الرقم: ۱۲۰۵۰، جلد: ۷،ص:۳۹۶مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

البیهقی: دلائل النبوہ باب ما جاء فی اخبارہ عن الفئۃ الباغیۃ الخ الرقم: ۲۷۵۲، جلد:۲،ص:۵۴۶مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح (با الفاظ مختلفہ) باب فی المعجزات الفصل الاول ص:۵۳۲ مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمار رضی اللہ عنہ! تمہیں بشارت ہو تم کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کون کب اور کیسے دنیا سے جائے گا اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل میں ہونے والی بات کی خبر پیشگی ارشاد فرما دی کہ اے عمار رضی اللہ عنہ! تم شہید ہو جاؤ گے اور تمہیں ایک باغی جماعت شہید کرے گی۔
اور پھر ایسے ہی ہوا کہ جنگ صفین میں باغیوں نے آپکو شہید کر دیا جیسا کہ وہابیوں کے ''علامہ'' و ''نواب اہلحدیث'' وحید الزمان حیدر آبادی نے بھی لکھا ہے:

''عمارؓ بن یاسرؓ بڑے جلیل القدر صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جان نثار تھے جیسے آپ نے فرمایا تھا ویسے ہی ہوا عمار جنگ صفین میں شہید ہوئے۔''(۱)

احمد بن حنبل: المسند جلد: ۵ص: ۲۵۳ ، الرقم: ۲۲۶۷۳، جلد: ۳ص: ۷، الرقم: ۱۱۰۱۱ ص: ۳۰، الرقم: ۱۱۱۶۶، ص: ۳۸، الرقم: ۱۱۲۲۱ مطبوعه دار الفکر بیروت
ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفی الباب الخامس عشر فی اخبار رسول اللّٰہ ﷺ بالغائبات الرقم: ۴۳۹، ص: ۳۱۱ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت
الهندی: کنز العمال الرقم: ۳۳۵۲۹ جلد: ۱۱ ص: ۳۳۱ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
السیوطی: الجامع الصغیر الرقم: ۹۶۴۰ جلد: ۲ص: ۵۷۲ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت
(۱) وحید الزمان: تیسیر الباری جلد: ۱، ص: ۳۲۲ مطبوعه نعمانی کتب خانه حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وتواترات الآثار عن النبی ﷺ انه قال تقتل عمار الفئة الباغية و هذا من اخباره بالغيب اعلام النبوته ﷺ و هو من اصح الاحاديث (۱)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر آثار اس بارے میں مروی ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخبار الغیب ہے اور یہ اعلام النبوۃ ہے اور یہ حدیث مبارکہ صحیح ہے۔

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے بھی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا اے عمار رضی اللہ عنہ تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا آپ کے علم غیب پر دلالت کرتا ہے۔

۷۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا یہ لڑنے والا شخص دوزخی ہے

عَنْ ابی هُرِیرَةَ رضی الله عنه قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الاسلامَ: هٰذا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الِقتالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ القِتالِ وَ كَثُرَتْ بِهِ الجِراحُ فأثبتَتْهُ فَجاءَ رَجُلٌ مِنْ أصحاب النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَءَيْتَ الَّذِیْ تَحَدَّثتَ أَنَّهُ مِنْ أهلِ النَّارِ؟ قد قاتَلَ فی سبیلِ اللّٰهِ مِنْ أَشَدِّ القِتالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الجِراحُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ أما انَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ المُسلمينَ يَرْتابُ فَبَيْنما هُوَ عَلى ذلك اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الجِراحِ فأهْوَى بِيَدِهِ اِلى كِنانَتِهِ فانْتزَعَ مِنْها سَهْمًا فَانتَحَرَ بها فاشْتَدَّ رِجالٌ مِنَ

---

(۱) ابن عبد البر: الاستیعاب باب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ الرقم:۱۷۰۵، جلد:۲ ص:۱۵۵؛ مطبوعه المکتبة العصرية بيروت

الْمُسلِمِیْن الی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَدَّقَ اللّٰہُ حَدِیْثَکَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے بارے میں فرمایا جو اسلام کا دعوے دار تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص جہنمی ہے۔ جب قتال کا میدان گرم ہوا تو اُس آدمی نے خوب بڑھ چڑھ کر قتال کیا لیکن سخت زخمی ہو امگر ثابت قدم رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسے ملاحظہ تو فرمائیے جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے وہ تو اللہ کی راہ میں کیسی بہادری سے لڑا ہے اور کیسا شدید زخمی بھی ہوا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بھی وہ شخص جہنمی ہے قریب تھا کہ بعض مسلمان شک میں مبتلا ہو جاتے کہ اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ترکش میں سے ایک تیر کھینچا اور اسے گلے پر رکھ کر گلا چیر لیا۔ پس کئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لپکے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپکا ارشاد گرامی سچ کر دکھایا فلاں نے گلا چیر کر خودکشی کر لی ہے۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب القدر باب العمل بالخواتیم الرقم:۶۶۰۶ ص:۱۱۴۲، کتاب الجهاد والسیر باب ان اللّٰه لیؤیدُ الدین بالرجل الفاجر الرقم:۳۰۶۲ ص: ۵۰۶-۵۰۷، کتاب المغازی باب غزوه خیبر الرقم:۴۲۰۴ص:۷۱۴ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان نفسه وان من نفسه قتل بشی عذب به فی النار الخ جلد:۱،ص:۷۲ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

حضرت سھل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کا سامنا ہوا (مشرکین اور مسلمانوں) کی آپس میں جنگ شروع ہوگئی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی طرف واپس آئے اور وہ لوگ اپنے لشکر کیطرف چلے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں ایک شخص تھا جو ہر چھوٹے بڑے پر حملہ کر کے اسے مار دیتا تھا یا یہ کہا گیا آج اس شخص نے جو جوہر دکھائے ہیں وہ اور کسی نے نہیں دکھائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ

یہ شخص جہنمی ہے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے سوچا اب میں اس کے ساتھ رہوں گا وہ شخص اس کے ساتھ چلا گیا وہ شخص جہاں ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا وہ شخص جہاں تیز چلتا یہ بھی تیز چلتا اس شخص کو شدید زخم آئے اس نے مرنے میں جلدی کی اس نے اپنی تلوار زمین پر رکھی اور اس کا کنارہ اپنے سینے پر رکھا اور تلوار پر اپنا وزن ڈال کر خودکشی کر لی وہ دوسرا شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَ مَا ذَاكَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (جیسے آپ نے فرمایا ویسے ہی ہوا)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا ابھی آپ نے جس شخص کا ذکر کیا تھا وہ جہنمی ہے لوگوں کو یہ بات بہت عجیب لگی تھی میں نے سوچا کہ میں اس کے ساتھ جاؤں گا میں اس کے ساتھ چل پڑا وہ شخص شدید زخمی ہوا اس نے مرنے میں جلدی کی اس نے اپنی تلوار زمین پر رکھ کر اس کی نوک اپنے سینے پر رکھی اور اپنا وزن

اس پر ڈال کر خودکشی کر لی۔(۱)

حاصل کلام:

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص جو اپنے آپکو مسلمان ظاہر کر رہا تھا اور مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو کر جنگ میں شامل ہونے کے لئے جا رہا تھا آپ نے اس کے دوزخی ہونے کے متعلق پہلے ہی فرما دیا تھا۔ اب جب وہ شخص فی سبیل اللہ خوب لڑا اور زخم کھائے اور کئی کافروں کو قتل کیا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس کے متعلق آپ نے جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے وہ تو راہِ خدا میں خوب لڑ رہا ہے اور زخم کھا رہا ہے آپ نے دوبارہ فرمایا وہ شخص جہنمی ہے ان احادیث مبارکہ سے علم غیب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خودکشی کا علم تھا۔ دوسرا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی ظاہری حالت و کیفیت دیکھ رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی حقیقت اور اس کے انجام کا بھی علم رکھتے تھے

۲۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت کے درجات کی خبر دینا

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الجهاد و السیر باب لایقال فلان شهیدٌ الرقم:۲۸۹۸ ص:۴۷۹، کتاب المغازی باب غزوة خیبر الرقم:۴۲۰۳ص: ۷۱۳-۷۱۴، الرقم: ۴۲۰۷ص: ۷۱۴-۷۱۵، کتاب الرقاق باب الاعمال بالخواتیم و ما یخاف منها الرقم:۶۴۹۳ص:۱۱۲۵، کتاب القدر باب العمل بالخواتیم الرقم:۶۶۰۷ص: ۱۱۴۲ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الایمان باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسهٗ بشیء عذب به فی النار الخ جلد: ۱،ص: ۷۲ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَ مِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ (۱)

ترجمہ: جنت کے سو درجات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے رکھے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو کیوں کہ یہ جنت کا درمیانی اور سب سے اعلیٰ درجہ ہے اور اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے چند طرح سے حضور ﷺ کا علم غیب ثابت ہوتا ہے:

(۱) جنت کے سو درجات ہیں جو جہاد کرنے والوں کے لئے ہیں۔

(۲) ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔

(۳) جنت الفردوس جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ اور درمیانی حصہ ہے۔

(۴) جنت الفردوس پر اللہ کا عرش ہے۔

یہ سب کچھ حضور ﷺ کا بیان فرمانا جبھی درست ہوگا اگر نبی کریم ﷺ کے لئے علم غیب مانا جائے ورنہ یہ کیسے ممکن ہے؟ کیوں کہ جنت غیب میں سے ہے۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب التوحید باب و کان عرشه علی المآء الخ الرقم: ۷۴۲۳ص:۱۲۷۷، کتاب الجہاد و السیر باب درجات المجاهدین فی سبیل اللّٰه الرقم: ۲۷۹۰ ص: ۴۶۲ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

۳۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے دل کی بات جاننا

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال لقی رسول اللہ ﷺ ابا سفیان بن حرب فی الطواف فقال یا ابا سفیان اما کان بینك و بین هند کذا و کذا؟ فقال ابو سفیان فی نفسه افشت علی هند سری لافعلن بها و لافعلن فلما فرغ رسول اللہ ﷺ من طوافه لحق ابا سفیان فقال یا ابا سفیان لا تکلم هندا فانها لم تفش من سرك شیئاً فقال ابو سفیان اشهد انك رسول اللہ فمن انباك بما فی نفسی (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوران طواف ابو سفیان سے ملاقات ہوگئی آپ نے فرمایا ابوسفیان! تمہارے اور ھند کے درمیان ایسی ایسی باتیں ہوئیں ہیں۔ ابوسفیان نے دل میں کہا کہ ھند نے میرا راز فاش کر دیا۔ میں اس کا ایسا ایسا حشر کروں گا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طواف سے فارغ ہوئے تو ابوسفیان سے ملے اور فرمایا ابوسفیان! ھند سے اس قسم کی گفتگو نہ کرنا ھند نے تمہارا راز فاش نہیں کیا یہ سن کر ابوسفیان کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپکو کس نے بتلایا کہ میں دل میں ہند پر ظلم وزیادتی اور تشدد وسختی کا سوچ رہا تھا۔

---

(۱) ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفیٰ الباب الخامس عشر فی اخبار رسول اللہ ﷺ بالغائبات الرقم: ۴۵۰ ص: ۳۱۷ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت
السیوطی: الخصائص الکبریٰ باب ما وقع فی فتح مکة من المعجزات و الخصائص جلد: ۱، ص: ۴۴۱، ص: ۴۴۲ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور
النبهانی: حجة اللہ علی العالمین الباب السابع الفصل الاول اخباره ﷺ بشوؤن بعض أصحابه رضی اللہ عنهم من المغیبات ص: ۳۵۷ مطبوعه قدیمی کتب خانه بالمقابل آرام باغ کراچی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

ان ابا سفیان بن حرب بعد فتح مكة كان جالسًا فقال فى نفسه لو جمعت لمحمد جمعًا و انه ليحدث نفسه بذلك اذ ضرب النبى ﷺ بين كتفيه و قال اذا يخزيك الله قال فرفع رأسه فاذا النبى ﷺ قائم على راسه فقال ما ايقنت انك نبى حتى الساعة ان كنت لاحدث نفسى بذلك

ترجمہ: ابوسفیان بن حرب فتح مکہ کے بعد ایک دن بیٹھا تھا کہ اس نے اپنے دل میں کہا اے کاش میں محمد ﷺ کے مقابل ایک لشکر اکٹھا کر سکوں ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ حضور ﷺ نے اس کی پیٹھ پر تھپکی دیکر فرمایا اگر ایسا ہوا تو اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے گا اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ اس کے سر پر کھڑے تھے کہنے لگا بخدا میں اب تک یہ یقین نہیں کرتا تھا کہ آپ نبی ہیں اور یہ (لشکر جمع کرنے کی) بات تو میرے دل میں آئی تھی جس سے آپ آگاہ ہوگئے۔

حاصل کلام:

ان روایات سے ثابت ہوا کہ حضور سید عالم نور مجسم ﷺ لوگوں کے دلوں کی کیفیات و خیالات سے بھی باخبر ہیں جبھی تو جناب ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے دل میں آنے والی بات ارشاد فرمادی کہ اے ابوسفیان! تمہارے اور ہند کے درمیان ایسی ایسی باتیں ہوئیں

---

(۱) البیهقی: دلائل النبوة باب اسلام هند بنت عتبة بن ربیعة الرقم:۱۸۵۹ جلد:۵ ص:۷۹ مطبوعه دار الحدیث قاهره

السیوطی: الخصائص الکبریٰ باب ما وقع فی فتح مکة من المعجزات و الخصائص جلد:۱ ص:۴۴۱ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور

ہیں یادوسری روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوسفیان! اگر ایسا ہوا جیسا تو سوچ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے گا سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سب کچھ ارشاد فرمانا اس بات پر واضح دلیل ہے کہ آپ دلوں کے احوال وکیفیات پر بھی باخبر ہیں۔

۴۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! تجھے اس جگہ ضرب لگائی جائے گی

عن علی قال: قال لی رسول اللہ ﷺ انك ستضرب ضربة ههنا و ضربة ههنا و اشار الی صدغيه فيسيل دمهما حتی تخضب لیحتك (۱)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا (اے علی رضی اللہ عنہ!) تمہیں اس جگہ اور اس جگہ ضرب لگائی جائے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کنپٹیوں کی طرف اشارہ کیا اور ان دونوں زخموں سے خون بہہ کر تمہاری داڑھی کو رنگین کردے گا۔

حاصل کلام:

اس روایت سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ کو بھی جانتے ہیں جو آپ کے کئی سال بعد ہونے والا تھا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل میں کیا ہونے والا ہے اس کا بھی علم غیب رکھتے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمانا اے علی رضی اللہ عنہ! تمہیں اس جگہ اور

---

(۱) قاضی عیاض مالکی: الشفاء جلد:۱ص:۲۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

السیوطی: الجامع الصغیر الرقم:۲۸۵۰ جلد:۱ص:۱۶۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، الخصائص الکبریٰ باب اخبار ﷺ بقتل علی رضی اللہ عنہ جلد:۲ص:۲۱۰ مطبوعہ المکتبة الحقانیة پشاور

اس جگہ ضرب لگے گی جو تمہاری داڑھی کو بھی سرخ کردے۔ یہ بات بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر واضح دلیل ہے۔ اور اس بات پر بھی واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کلیات و جزئیات کے علوم عطاء فرمائے ہیں۔

۵۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلوں اور پچھلوں میں سے سب سے بد بخت اشخاص کی خبر دینا

عن عثمان بن صهيب عن ابيه عن النبى ﷺ ثم انه قال يومًا لعلى رضى الله عنه من اشقى الاولين؟ قال الذى عقر الناقة يا رسول الله ﷺ قال صدقت فمن اشقى الآخرين؟ قال لا علم لى يا رسول الله قال: الذى يضرب على هذه و اشار النبى ﷺ بيده الى يافوخه (۱)

ترجمہ: حضرت عثمان بن صہیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا یہ بتلاؤ اولین میں سے بد بخت شخص کون تھا؟ آپ نے عرض کیا جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا اور پاؤں کاٹے آپ ﷺ

---

(۱) الطبرانی: المعجم الکبیر الرقم: ۷۳۱۱، جلد: ۸ص: ۳۸، الرقم: ۲۰۳۸، جلد: ۲ص: ۲۴۷مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

ابن کثیر: البدایة والنهایة ذکر مقتل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب و ما ورد ومن الاحادیث النبویة من الاخبار بمقتله و کیفیته جلد: ۷، ص: ۳۲۴

ابن الجوزی: الوفاء باحوال المصطفیٰ الباب الخامس عشر فی اخبار رسول اللہ ﷺ بالغائبات الرقم: ۴۵۶ص: ۳۱۸-۳۱۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

الهیثمی: مجمع الزوائد کتاب المناقب باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، باب وفاته رضی اللہ عنه الرقم: ۱۴۷۷۶ حلد۹ ص ۱۳۱ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

نے فرمایا تم نے ٹھیک جواب دیا ہے۔ یہ بتلاؤ آخرین میں بد بخت کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا معلوم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص آپ کو کنپٹی پر وار کر کے شہید کرے گا۔

یہی روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے۔

ان النبی ﷺ قال لعلی یا علی من اشقی الاولین و الآخرین قال :اللّٰہ و رسولہ اعلم قال اشقی الاولین عاقر الناقۃ و اشقی الآخرین الذی لیطعنک یا علی و اشار الی حیث یطعن (۱)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی! اگلوں اور پچھلوں میں سب سے بڑا بد بخت کون ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اگلوں کا سب سے بڑا بد بخت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے ہاتھ پاؤں کاٹنے والا تھا اور پچھلوں کا سب سے بڑا بد بخت وہ ہوگا جو تمہیں نیزہ مارے گا اور آپ ﷺ نے اُس مقام پر اشارہ کیا جہاں وہ نیزہ مارے گا۔

حاصل کلام:

مذکورہ بالا احادیث سے نبی کریم ﷺ کی یہ غیبی خبریں کھل کر سامنے آگئیں:

پہلی: حضور ﷺ نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! تمہیں کائنات کا بدترین و بد بخت شخص شہید کرے گا یا دوسری روایت کے مطابق نیزہ مارے گا۔ حضور ﷺ کا یہ فرمانا اس پر واضح

---

(۱) محمد بن سعد: طبقات ابن سعد جلد: ۲ص: ۲۱، مطبوعہ مکتبہ عمریہ کانسی روڈ کوئٹہ

احمد بن حنبل: فضائل الصحابۃ الرقم: ۱۱۸۷ جلد: ۲ص: ۶۹۴ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت

الطبرانی: المعجم الکبیر الرقم: ۱۷۲ جلد: ۱ص: ۱۰۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

دلیل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو شہید کرے گا وہ وقت کا بد بخت ترین شخص ہوگا اور یہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبی خبر ہے۔

دوسری: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! وہ تمہیں یہاں (کنپٹی پر) وار کرے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا بھی آپکے علم غیب پر دلالت کرتا ہے۔

تیسری: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری غیبی خبر یہ ارشاد فرمائی کہ اے علی رضی اللہ عنہ تمہیں شہید کر دیا جائے گا۔ کون شہید ہوگا اور کون طبعی موت انتقال فرمائے گا یہ بھی غیب ہے سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا اور پھر وقت کا حرف بحرف کئی سالوں قبل کی گئی پیشگوئی ثابت کر دکھانا آپکے علم غیب پر بین دلیل ہے۔

۷۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد رضی اللہ عنہ! تمہاری عمر لمبی ہوگی

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ رضی الله عنه قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِیْ النَّبِیُّ ﷺ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا یَرُدَّنِیْ عَلٰی عَقِبِیْ قَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْفَعُكَ وَیَنْفَعُ بِكَ نَاسًا (۱)

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوگیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ایڑیوں کے بل واپس نہ لائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں لمبی زندگی دے گا اور تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کو نفع دے گا۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الوصایا باب الوصیة بالثلث الرقم:۲۷۴۴ ص: ۴۵۲، مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

ایک اور روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

عنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیهِ قَالَ: مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِی رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ يَعُوْدُنِی فَقُلْت: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِی مَالاً كَثِيْرًا وَ لَيْس يَرِثُنِی اِلَّا بْنَتِی فَأُوصِی بِمَا لِی كُلِّه؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَثُلُثَی مَالِی؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَالثُّلث والثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ و اِنَّكَ لَنْ تُنفِقُ نَفَقَةً الاَّ أُجِرْتَ فِيهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلَى فی امْرَأَتِكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِی؟ قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِی فَتَعْمَلَ عَمَلاً تُرِيْدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰه اِلاَّ ازْدَدْتَّ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَ لَعَلَّكَ اِنْ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّبِكَ آخَرُوْنَ اللّٰهُمَّ أمضِ لأَصْحَابِی هِجْرَتَهُمْ ولاَ تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لكِنِ الْبَائسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرثِی لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ أَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ (۱)

---

(۱)الترمذی: الجامع الصحيح كتاب ابواب الوصايا باب ما جاء فی الوصية بالثلث الرقم:۲۱۱۶ ص:۶۳۹ - ۶۴۰ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

البخاری: الصحيح كتاب الوصايا باب ان يترك ورثته اغنياء خير من ان يتكففوا الناس الرقم:۲۷۴۲ ص:۴۵۲، كتاب الجنائز باب رثاء النبی ﷺ سعد بن خولة الرقم: ۱۲۹۵ ص: ۲۰۷، كتاب مناقب الانصار باب قول النبی ﷺ اللّٰهم امض الأصحابی هجرتهم و مرثيته لمن مات بمكة الرقم: ۳۹۳۶ ص: ۶۶۴-۶۶۵، كتاب المغازی باب حجة الوداع الرقم:۴۴۰۹ ص: ۷۴۸، كتاب

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے لیکن ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اس کے لئے تمام مال کی وصیت کردوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے پوچھا دو تہائی؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا نصف کی وصیت کردوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی فرمایا ہاں ایک تہائی اور یہ بھی زیادہ ہے تمہارا اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑنا اس بات سے بہتر ہے کہ تم انہیں مفلس چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم جو کچھ بھی خرچ کرو یہاں تک کہ ایک لقمہ اٹھا کر بیوی کے منہ میں ڈالو اس پر بھی تمہیں اجر دیا جائے گا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا اگر تم میرے بعد رہ جاؤ گے اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے کوئی کام کرو گے تو تمہارے درجات بلند ہوں گے اور امید ہے کہ تم میرے بعد زندہ رہو

الدعوات باب الدعاء برفع الوباء و الوجع الرقم: ۶۳۷۳،ص:۱۱۰۷ اکتاب الفرائض باب میراث البنات الرقم: ۶۷۳۳،ص:۱۱۶۲ امطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الوصیه جلد:۲ص:۳۹ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

ابوداؤد: السنن کتاب الوصایا باب ما جاء فیما یجوز للموصی فی ماله الرقم:۲۸۶۴ص:۵۸۱مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

امام مالک: المؤطا کتاب الوصیة باب الوصیة فی الثلث لتتعدی الرقم: ۱۵۳۱، ص:۴۰۴ مطبوعه دار المعرفة بیروت لبنان

گے یہاں تک کہ آئندہ کچھ لوگ تمہاری وجہ سے فائدہ اٹھائیں اور کچھ نقصان۔ یا اللہ! میرے صحابہ کی ہجرتوں کو پورا فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے مکہ مکرمہ میں انتقال کرنے کا دُکھ تھا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی زندگی اور موت کا علم رکھتے ہیں اور یہ بھی علم رکھتے ہیں کہ یہ اس بیماری میں انتقال نہیں فرمائیں گے بلکہ ان کی ابھی لمبی زندگی رہتی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی علم ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کیا کچھ کریں گے اور ان کی وجہ سے کن کن کو نفع اور کن کن کو نقصان پہنچے گا۔

۷۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مستقبل کے مجاہدین کو ملاحظہ فرمانا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَطْعَمَتْهُ وَ جَعَلَتْ تَفْلِي رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَ هُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ

يَّجْعَلَنِیْ مِنھُمْ قَالَ اَنْتِ من الاولین فَرَکِبَتِ البَحْرَ فِی زَمَانِ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سَفْیَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِھَا حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَھَلَکَتْ (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا کرتی تھیں

---

(۱) البخاری: الصیحح کتاب الجھاد و السیر باب الدعا بالجھاد و الشھادة للرجال و النساء الرقم: ۲۷۸۸-۲۷۸۹ص:۴۶۲، باب فضل من یصرع فی سبیل اللّٰہ فمات فھو منھم الرقم: ۲۷۹۹-۲۸۰۰ ص:۴۶۴، کتاب الاستئذان باب من زار قوما فقال عندھم الرقم:۶۲۸۲ -۶۲۸۳ ص:۱۰۹۴، کتاب التعبیر باب الرؤیا بالنھار الرقم:۷۰۰۱- ۷۰۰۲ ص: ۱۲۰۷ص:۱۲۰۸ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الامارة باب فضل الغزو فی البحر جلد:۲ ص:۱۴۱- ۱۴۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ابوداؤد: السنن کتاب الجھاد باب فضل الغزو فی البحر الرقم:۲۴۹۰ ص: ۵۰۴ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب فضائل الجھاد باب ما جاء فی غزو البحر الرقم:۱۶۴۵ ص:۵۱۹ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

النسائی: السنن کتاب الجھاد باب فضل الجھاد فی البحر جلد:۲، ص: ۶۲-۶۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

امام مالک: المؤطا کتاب الجھاد باب الترغیب فی الجھاد الرقم: ۱۰۲۳ ص: ۲۴۵مطبوعہ دار المعرفة بیروت لبنان

دارمی: السنن کتاب الجھاد باب فی فضل غزاة البحر الرقم: ۲۴۵۷ص: ۳۳۸مطبوعہ دار المعرفة بیروت لبنان

البیھقی: دلائل النبوة باب ما جاء فی اخبار النبی ﷺ بناس الخ الرقم:۲۸۱۲- ۲۸۱۳ جلد: ۲ص:۳۹۵-۳۹۶مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ

سیدتنا اُمِ حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ (ایک مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مُبارک سہلانے اور کھجلانے لگیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے جب آپ بیدار ہوئے آپ مسکرا رہے تھے۔ سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے دریافت کیا آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا میری امت کے کچھ افراد کو میرے سامنے پیش کیا گیا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے جا رہے ہیں وہ سمندر کی پشت پر یوں تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا ان بادشاہوں کی طرح تھے جو تختوں پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس میں اسحاق کو شک ہے سیدہ اُمِ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دعا کر دی۔ پھر آپ نے سر مبارک رکھا اور سو گئے پھر بیدار بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے دریافت کیا آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا میری امت کے کچھ افراد کو میرے سامنے پیش کیا گیا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے جا رہے ہیں پھر آپ نے وہی بات ارشاد فرمائی جو پہلے کہی تھی سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں عرض نے کیا اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پہلے والوں میں ہو (راوی بیان کرتے ہیں) وہ خاتون حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے عہد حکومت میں سمندری سفر پر روانہ ہوئی تھی (ساحل پر پہنچ کر) وہ اپنے جانور سے نیچے گر کر فوت ہو گئیں۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے مستقبل بھی اسی طرح عیاں تھا جس طرح حال عیاں و ظاہر ہوتا ہے۔ اسی لئے تو اپنی امت کے جہاد کی صفت بیان کی کہ میری امت سمندر کے وسط میں تختوں پر اس طرح سفر کرے گی جس طرح بادشاہ تختوں پر بیٹھتے ہیں پھر حضور سید عالم ﷺ کا فرمانا کہ اُم حرام رضی اللہ عنہا تم پہلوں میں سے ہو اس پر بین دلیل ہے کہ اُم حرام رضی اللہ عنہا پہلے لشکر کے ساتھ ہی انتقال فرمائیں گی۔ دوسرے لشکر میں شامل نہ ہو سکیں گی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اُم حرام رضی اللہ عنہا کی وفات کا علم بھی حضور ﷺ کو تھا اس لئے فرمایا اے اُم حرام رضی اللہ عنہا تم پہلے والوں میں ہو۔ وہابیوں کے ''قاضی'' محمد سلیمان منصور پوری ''معجزات کی قسم دوم یعنی اطلاع اخبار مستقبلہ و واقعات آئندہ'' باب کے تحت ''جہاد بحری کی اطلاع'' سرخی کے تحت مذکورہ بالا حدیث مبارکہ نقل کی ہے:

''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بحری جہاد کو گئے تو یہ حضرت اُم حرامؓ بھی اپنے شوہر کے ساتھ گئیں۔ غزوہ سے واپسی کے وقت حضرت ام حرام کے لئے سواری لائی گئی وہ سوار ہونے لگیں تو جانور نے لات ماری اور ان کا انتقال وہیں ہو گیا'' (۱)

۸۷۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص وہ ہے جو قرآن کی تاویل پر جنگ کرے گا

ابی سعید قال کنّا جلوسًا فی المسجد فخرج رسول اللّٰہ ﷺ فجلسَ

---

(۱) سلیمان منصور پوری: رحمۃ للعلمین جلد سوم ص:۵۱ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہو

اِلینا و لکأنّ علی رؤوسنا الطیرَ لا یتکلم منّا أحدٌ فقال: ان منکم رجلاً یقاتلُ الناس علی تأویلِ القرآن کما قوتلتم علی تنزیله فقام أبوبکر فقال: أنا هو یا رسول اللّٰہ؟ قال: لا فقامَ عمر فقال أنا هو یا رسولُ اللّٰہ؟ قال لا و لکنه خاصِفُ النعلِ فی الحجرةِ فخرجَ علینا علی و معه نعلُ رسول اللّٰہ ﷺ یُصلِحُ منها (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید نے کہا ہم مسجد میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے پس آپ ہمارے پاس بیٹھ گئے۔ اور گویا ہمارے سروں پر پرندے تھے کہ کوئی ہم میں سے بات نہیں کرتا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بے شک تم میں سے ایک آدمی ہے جو تاویل قرآن پر لوگوں سے جنگ کرے گا جیسے تم سے اس کے نزول پر جنگ کی جاتی ہے تو (حضرت) ابوبکر کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں ہوں وہ آدمی؟ تو فرمایا نہیں۔ پھر (حضرت) عمر اٹھے اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا میں ہوں؟ فرمایا نہیں۔ اور لیکن وہ حجرہ میں جوتا مرمت کر رہا ہے تو ہم پر علی نکلے اس حال میں کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا نعل (جوتا) مبارک تھا اور وہ اس کی مرمت کر رہے تھے۔

---

(۱) الهندی: کنز العمال الرقم: ۳۶۳۴۷ جلد: ۱۳ ص: ۴۷ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور

البیهقی: دلائل النبوة باب ما جاء فی اخباره بخروجهم و سیماهم و ا المخرج الذی فیهم و أجر من قتلهم و اسم من قتل المخرج الرقم: ۲۷۸۱ جلد: ۶ ص: ۳۸۱ مطبوعه دار الحدیث قاهره

النبهانی: حجة اللّٰه علی العالمین الباب السابع الفصل الاول اخباره ﷺ بشوؤن بعض أصحابه رضی اللّٰه عنهم من المغیبات ص: ۳۴۰ مطبوعه قدیمی کتب خانه بالمقابل آرام باغ کراچی

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۱۷۷۳ جلد: ۳ ص: ۱۰۷ مطبوعه دار الفکر بیروت

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و اخرج الحاکم و صححه والبیهقی، عن أبی سعید قال: کنا مع رسول الله ﷺ فانقطعت نعله، فتخلف علی یخصفها فمشی قلیلاً ثم قال ان منکم من یقاتل علی تأویل القرآن کما قاتلتُ علی تنزیله، فقال ابوبکر أنا؟ قال: لا، قال عمر: انا؟ قال: لا ولکن خاصف النعل (۱)

ترجمہ: حاکم نے صحیح بتا کر اور بیہقی نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپکی نعلین مبارک ٹوٹ گئی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پیچھے رہ کر اسے سینے لگے۔ پھر کچھ دور چل کر فرمایا تم میں سے ایک شخص وہ ہے جو قرآن کی تاویل پر جنگ کرے گا جس طرح کہ میں اس کی تنزیل پر جنگ کرتا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا وہ میں ہوں؟ فرمایا نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں؟ فرمایا نہیں لیکن وہ شخص نعلین مبارک کو سینے والا ہے۔ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ)

حاصل کلام:

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مستقبل حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک میں ہے جو کچھ ہونے والا ہے اس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگی غیبی خبر ارشاد فرمادی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قرآن کی تاویل پر جنگ کرے گا اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوں گے یہ سب کچھ ارشاد فرمانا تب ہی ممکن ہے جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہوں۔

---

(۱) السیوطی: الخصائص الکبریٰ باب اخباره بوقعة الجمل و صفین و النهروان الخ ذکر وقعة صفین جلد:۲ ص:۲۳۴ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور

۹۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں ایک وھب نامی شخص ہوگا

عن عباده بن الصامت قال: قال رسول الله ﷺ يكون فى امتى رجل يقال له وهب يهب الله له الحكمة و رجل يقال له غيلان هو اضر على امتى من ابليس (۱)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام وہب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے حکمت عطا فرمائے گا اور ایک شخص ہوگا جس کا نام غیلان ہوگا وہ شیطان سے زیادہ لوگوں کو ضرر پہنچائے گا۔

---

(۱) البیهقی: دلائل النبوة باب ما روی من اخباره بحال وهب بن منبه و غیلان القدری الرقم:۲۸۹۵ جلد:۶ ص:۴۳۶ مطبوعه دار الحدیث قاهره
دیلمی: الفردوس بمأثور الخطاب الرقم: ۸۷۲۶ جلد:۵ ص:۴۵۴ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت
الهندی: کنز العمال الرقم:۳۱۱۶۴ جلد:۱۱ ص:۸۳ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
السیوطی: الخصائص الکبری باب اخباره ﷺ بوهب و القرظی و غیلان والولید جلد:۲ ص:۲۲۶ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور
النبهانی: حجة الله علی العالمین باب اخباره ﷺ جماعة من کفار قریش فقتلوا بعد ذلک ص:۳۹۴ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی
صالحی: سبل الهدی والرشاد جلد:۱۰ ص:۱۰۵ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے دو عظیم غیبی خبریں ارشاد فرمائیں:

پہلی: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اُمت میں ایک شخص وھب نامی ہوگا اور وہ کیسا ہوگا یہ بھی ارشاد فرمادیا، فرمایا کہ وہ صاحب حکمت ہوگا حضور سید عالم ﷺ کا یہ سب فرمانا آپکے علم غیب پر روشن دلیل ہے۔

دوسری: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص ہوگا جس کا نام غیلان ہوگا اس کے بارے میں بھی فرمادیا کہ وہ کیسا ہوگا فرمایا وہ شیطان سے زیادہ مضر ہوگا۔ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا آپکے علم غیب کی (اس حدیث سے) دوسری دلیل ثابت ہوئی۔

۸۰۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کل جھنڈا میں اُسے دوں گا جس کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوگا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ (۱)

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ باب مناقب علی بن ابی طالب الرقم:۳۷۰۱ص:۲۲۴، کتاب الجهاد و السیر باب دعاء النبی ﷺ الی الاسلام و النبوة الخ الرقم:۲۹۴۲،ص:۴۸۷مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفضائل باب من فضائل علی بن ابی طالب جلد: ۲ ص:۲۷۹ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی

احمد بن حنبل: المسند الرقم:۲۲۸۸۴جلد:۵ص:۲۸۶مطبوعه دار الفکر بیروت

البیهقی: دلائل النبوة باب ما جاء فی بعث السرایا الی حصون خیبر و اخبار النبی ﷺ یفتحها علی یدی علی بن ابی طالب الخ الرقم:۱۵۲۰ جلد:۴ص: ۱۵۴مطبوعه دار الحدیث قاهره

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے روز) فرمایا کہ کل جھنڈا میں ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر (خیبر) فتح فرمائے گا۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ:

عَنْ أبِیْ حَازِمٍ قَالَ: أخْبَرَنی سَهْلٌ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ لَأُعْطِینَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰهُ علی یَدَیْهِ: یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ (١)

ترجمہ: ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کل میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر خیبر فتح کرے گا اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔

---

(١) البخاری: الصحیح کتاب الجهاد و السیر باب فضل من اسلم علی یدیه رجل الرقم:٣٠٠٩ ص: ٤٩٧، کتاب المغازی باب غزوة خیبر الرقم:٤٢١٠ ص:٧١٥ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفضائل باب من فضائل علی بن ابی طالب جلد:٢ ص:٢٧٩ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

التبریزی: مشکوٰة المصابیح باب مناقب علی بن ابی طالب الفصل الاول ص:٥٦٣ مطبوعه دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

ابن حجر عسقلانی: الاصابة فی تمیز الصحابه ذکر علی بن ابی طالب رضی الله عنه جلد:٢ص:١٢٩٥ مطبوعه المکتبة المعروفیة کانسی روڈ شالدره کوئٹه

النبهانی: حجة الله علی العالمین الباب السابع الفصل الاول اخباره بشوؤن بعض أصحابه رضی الله عنهم من المغیبات ص:٣٤١ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

حاصل کلام:

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے تھے کہ کس کے ہاتھ پر فتح خیبر لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی علم رکھتے تھے کہ فتح یاب ہونے والا شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اس حدیث میں حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتادیا کہ کل کیا ہوگا؟ مَا فِیْ غَدٍ اور یہ بھی کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کل کیا کریں گے؟ مَاذا تکْسِبُ غَدًا

۸۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سراقہ رضی اللہ عنہ! تجھے کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے

عن الحسن ان عمراتی بسواری کسریٰ فالبسهما سراقة بن مالك فبلغا منكبيه فقال الحمد لِلّٰهِ سواری کسریٰ بن هرمز فی یدی سراقة بن مالك اعرابی من بنی مدلج (ا)

(ا) البیهقی: دلائل النبوة باب قول الله تعالٰی وعد الله الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات الخ الرقم: ۲۶۰۹ جلد: ۶ ص: ۲۷۹ مطبوعه دار الحدیث قاهره
قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی الفصل الرابع و العشرون ما أطلع علیه من الغیوب جلد: ا ص: ۳۰۲ مطبوعه وحیدی کتب خانه پشاور
قسطلانی: مواهب اللدنیه المقصد الثامن الفصل الثانی فی تعبیره ﷺ الرؤیا جلد: ۳ ص: ۹۶ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت
السیوطی: خصائص الکبریٰ باب اخباره ﷺ بهلاك کسریٰ و قیصر و انفاق کنوزهما وانه لایکون بعدهما کسریٰ و قیصر جلد: ۲ ص: ۱۹۳ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور
النبهانی: حجة الله علی العالمین اخباره ﷺ بقتل جماعة من کفار قریش فقتلوا بعد ذلک ص: ۲۷۷ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے کنگن لائے گئے اور ان دونوں کنگنوں کو سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو پہنایا گیا اور وہ کنگن ان کے شانوں تک پہنچے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی حمد ہے کسریٰ بن ھرمز کے کنگن سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بنی مدلج اعرابی کے ہاتھ میں ہیں۔

امام بیہقی فرماتے ہیں:

قال الشافعی: و انما البسهما سراقة لان النبی ﷺ قال السراقه و نظر الی ذراعیه: کانی بك قد لبست سواری کسریٰ (۱)

ترجمہ: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کنگنوں کو اس بناء پر پہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے کسریٰ کے کنگن پہن رکھے ہیں۔

ایک اور روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

عن الحسن ان رسول اللّٰه ﷺ قال لسراقة بن مالك کیف بك اذا لبست سواری کسریٰ قال: فلما اتی عمر بسواری کسریٰ دعا سراقة

---

(۱) البیهقی: دلائل النبوة جلد:۶ ص:۲۸۰ مطبوعه دارالحدیث قاهره
السیوطی: الخصائص الکبریٰ باب اخباره ﷺ بهلاك کسریٰ و قیصر و انفاق کنوزهما و انه لا یکون بعدهما کسریٰ و قیصر جلد:۲ ص:۱۹۳ مطبوعه المکتبة الحقانیه پشاور
النبهانی: حجة اللّٰه علی العالمین باب اخباره ﷺ بقتل جماعة من کفار قریش فقتلوا بعد ذلک ص: ۳۷۷ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

فالبسه و قال: قل الحمد لله الذی سلبهما کسریٰ ابن هرمزو البسهما سراقة الاعرابی (۱)

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسریٰ کے کنگن پہنتے وقت تمہارا کیا حال ہوگا راوی نے کہا کہ جب کسریٰ کے کنگن دربار فاروقی میں لائے گئے تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلا کر پہنایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد ہے کہ جس نے کسریٰ ابن ہرمز سے ان کنگنوں کو چھین کر سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ اعرابی کو پہنایا۔

حاصل کلام:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"کیف بك اذا لبست سواری کسریٰ"

ترجمہ: (سراقہ!) تیری کیا شان ہوگی جب تجھے کسریٰ (شہنشاہِ ایران) کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

---

(۱) البیهقی: دلائل النبوة جلد: ۲ص: ۲۷۹، الرقم: ۲۲۰۹ مطبوعه دار الحدیث قاهره

حافظ ابن عبد البر: الاستیعاب باب سراقة بن مالک رضی الله عنه جلد: ۱، ص ۳۷۱ الرقم: ۱۱۰۶ مطبوعه المکتبة العصریة بیروت

ابن حجر عسقلانی: الاصابة فی تمیز الصحابة ذکر سراقه بن مالک رضی الله عنه جلد: ۱ ص: ۲۹۵ مطبوعه المکتبة المعروفیة کانسی روڈ شالدره کوئٹه

السیوطی: الخصائص الکبریٰ باب اخباره ﷺ بهلاك کسریٰ و قیصر و انفاق کنوزهما و انه لا یکون بعدهما کسریٰ و قیصر جلد: ۲ ص: ۱۹۳ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور

سبحان اللہ! حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے نکلے ہوئے یہ جملے خلافت فاروقی میں پورے ہوئے ایران فتح ہوا تو کسریٰ کے کنگن مالِ غنیمت میں آئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ کنگن حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کو پہنا کر فرمایا:

الحمد للّٰہ الذی سلبھما کسریٰ ابن ھومز و البسھما سراقة

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی حمد ہے کہ جس نے کسریٰ ابن ھرمز سے ان کنگنوں کو چھین کر سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو پہنائے۔

ان احادیث بالا سے چار باتیں ثابت ہوئیں:

اول: خلافت فاروقی کی صداقت کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سراقہ کو کنگن پہنا کر ارشادِ آقاء دو عالم کو پورا فرمایا۔

دوم: فتح ایران کہ ایران مسلمان ضرور فتح کریں گے۔

سوم: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی علم تھا کہ فتح ایران تک حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ زندہ بھی رہیں گے۔

چہارم: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غلاموں کی زندگی اور موت کا بھی علم ہے۔

وہابیوں کے ''قاضی'' محمد سلیمان منصور پوری اس مذکورہ بالا روایت کو ''پیشگوئی کہ شہنشاہِ ایران کے کنگن سراقہ اعرابی کو پہنائے جائیں گے'' سرخی کے تحت اس روایت کو نقل کر کے لکھا ہے:

''امام شافعی نے تحریر کیا ہے کہ یہ کنگن سراقہ رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کی تعمیل میں پہنائے گئے تھے۔''

حدیث بالا کے مختصر فقرہ غور کرو جو تین پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔

(۱) خلافت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی صداقت پر جس نے نبی اللہ کے ارشاد کو پورا کیا۔

(۲) فتح ایران پر۔

(۳) فتح ایران تک حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے زندہ رہنے پر۔ کتاب الاستیعاب سے واضح ہے کہ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے ۲۴ھ میں وفات پائی تھی۔ یعنی فتح ایران کے صرف چند سال بعد وہ زندہ رہے۔"(۱)

۸۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بصرہ کے حالات کی خبر دینا

عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَه: يَا أَنَسُ! إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ أَمْصَاراً وَ انَّ مِصْراً مِنهَا يُقَالُ لَهَا الْبَصْرَةُ أو الْبُصَيْرَةُ فان أنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَ كَلَأَهَاوَ سُوْقَهَا وَ بَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَانَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَ رَجْفٌ وَ قَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ يُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَ خَنَازِيْرَ (۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس! لوگ شہر آباد کرتے ہیں اور ان میں ایک شہر ہے جس کو بصرہ یا بصیرہ کہا جاتا ہے۔ اگر تم وہاں سے گزرو اور اس میں داخل ہو جاؤ تو اس کے سباخ، اس کے کلا، اس کے بازار اور اس کے دار الامراء سے بچتے رہنا تم اس کے جنگل کو اختیار کرنا کیوں کہ شہر میں زمین کے اندر دھنسنا، پتھروں کا برسنا ہوگا اور زلزلے آئیں گے اُن میں سے کچھ لوگ رات گزاریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر ہو جائیں گے۔

---

(۱) قاضی سلیمان منصور پوری: رحمۃ للعلمین جلد سوم، ص:۱۵۲ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ اردو بازار لاہور

(۲) ابوداؤد: السنن کتاب الملاحم باب فی ذکر البصرة الرقم:۴۳۰۷ ص:۸۵۰ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں حضورﷺ نے جو مستقبل میں بصرہ کے حالات وواقعات ہونے والے تھے ان کی غیبی خبر دی ہے آپ ﷺ کا فرمانا کہ اگر تم وہاں جاؤ تو سباخ کلاء اور اس کے بازاروں اور اس کے دارالامراء سے بچ کر رہنا کیونکہ یہ وہ جگہیں ہوں گے جو زمین میں دھنسا دی جائیں گی اور ان پر پتھر برسیں گے اور سخت زلزلے آئیں گے اور رات کو لوگ خیریت سے سوئیں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر بن جائیں گے حضورﷺ کا ان مقامات کو نام لے کر بیان فرمانا اور ان کے ساتھ جو ہوگا وہ سب کچھ بیان کرنا اور ان کی شکلوں کے بگڑنے کی خبر دینا آپکے علم غیب کی بہت بڑی دلیل ہے۔

۸۳۔ حضورﷺ نے فرمایا زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کے اعضاء جنت میں پہلے جائیں گے

عن علی قال: قال رسول الله ﷺ من سره ان ینظر الی رجل یسبقه بعض اعضائه الی الجنة فلینظر الی زید بن صوحان (۱)

---

(۱) البیهقی: دلائل النبوة باب ما روی فی اخباره ﷺ عن قتل زید بن صوحان شهید الخ الرقم: ۲۶۴۷ جلد: ۲ ص: ۳۶۴ مطبوعه دار الحدیث قاہره
ابن حجر عسقلانی: الاصابة فی تمیز الصحابه ذکر زید بن صوحان الرقم: ۲۹۹۹ جلد: ا ص: ۲۶۷ مطبوعه المکتبة المعرفیة کانسی روڈ شالدرہ کوئٹه
السیوطی: الخصائص الکبریٰ باب اخباره ﷺ بحال زید بن صوحان و جندب جلد: ۲ ص: ۲۳۷ ص: ۲۳۸ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور
صالحی: سبل الهدی والرشاد جلد: ۱۰ ص: ۱۰۷ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت
النبهانی: حجة الله علی العالمین ص: ۳۹۴، اخباره ﷺ بقتل جماعة من کفار قریش فقتلوا بعد ذلک مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی
قاضی عیاض مالکی: الشفاء الفصل الرابع والعشرون ما أطلع علیه من الغیوب جلد: ا ص: ۳۰۱ مطبوعه وحیدی کتب خانه پشاور

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس سے خوش ہوتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے بعض اعضاء جنت میں پہلے داخل ہوں گے اسے چاہیے کہ وہ زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔

امام جلال الدین السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

و اخرج ابن عساکر عن الحارث الاعور قال: کان مما ذکره رسول اللّٰه ﷺ زید الخیر و هو زید بن صوحان قال رسول اللّٰه ﷺ سیکون بعدی رجل من التابعین وهو زید الخیر یسبقه بعض اعضائه الی الجنة بعشرین سنة فقطعت یده الیسری بنهاوند و عاش بعد ذلك عشرین سنة ثم قتل یوم الجمل بین یدی علی وقال قبل ان یقتل: انی رأیت یدی خرجت من السماء تشیر الی ان تعال و انا لا حق بها (۱)

ترجمہ: ابن عساکر نے حارث اعور رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن زید الخیر کا ذکر فرمایا تھا وہ زید بن صوحان رضی اللہ عنہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تابعین میں ایک شخص ہوگا اور وہ زید الخیر ہے وہ اپنے جسم کا ایک حصہ بیس سال قبل جنت کی طرف بھیجے گا چنانچہ ان کا بایاں ہاتھ نہاوند میں قطع ہوا اس کے بعد وہ بیس سال زندہ رہے پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے جنگ جمل میں شہید ہوئے زید بن صوحان رضی اللہ عنہ نے شہید ہونے سے پہلے فرمایا کہ میں اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا

---

(۱) السیوطی: الخصائص الکبریٰ باب اخباره ﷺ بحال زید بن صوحان و جندب جلد:۲ ص:۲۳۸ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور

النبهانی: حجة اللّٰه علی العالمین باب اخباره ﷺ بقتل جماعة من کفار قریش فقتلوا بعد ذلک ص:۳۹۴ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

ہوں کہ آسمان سے نکلا ہے اور اپنی طرف آنے کا اشارہ کررہا ہے اور میں اس سے ملنے والا ہوں۔

حاصل کلام:

ان احادیث مبارکہ میں واضح لفظوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس شخص کو دیکھنا چاہے کہ جس کے جسم کے بعض اعضاء اس سے قبل جنت میں چلے جائیں گے وہ حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے دوسری روایت میں تو وقت کا تعین بھی موجود ہے کہ وہ بیس سال قبل اپنے جسم کا ایک حصہ جنت میں بھیجے گا علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپکا بایاں ہاتھ نہاوند میں قطع ہوا جس کے ٹھیک بیس سال بعد جنگ جمل میں آپ شہید ہوگئے یہ سب کچھ اتنے واضح لفظوں میں پڑھ کر بھی اگر کوئی علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرے تو صرف اس کی اپنی عقل میں فتور ہے اور کچھ نہیں۔

۸۴۔ اِدھر منافق مرا اُدھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دے دی

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو بہت زور سے آندھی چلی کہ سوار زمین میں دھنسنے کے قریب ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ (۱)

---

(۱) المسلم: الصحيح كتاب صفة المنافقين و احكامهم جلد:۲ص:۳۷۰ مطبوعه قديمى كتب خانه آرام باغ كراچى

البيهقى: دلائل النبوة باب هبوت الريح التى دلت رسول الله ﷺ على موت

ترجمہ: یہ آندھی ایک منافق کی موت کے لئے بھیجی گئی ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو منافقوں میں سے ایک بڑا منافق مر چکا تھا۔

امام بیھقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۵۸ھ) نے لکھا ہے:

فوجدوا رفاعة بن زيد بن التابوت مات فى ذلك اليوم وكان من بنى قينقاع وكان اظهر الاسلام وكان كهفا للمنافقين (۱)

ترجمہ: تو انہوں نے رفاعہ بن زید بن تابوت کو پایا کہ وہ اس دن مرا۔ اور وہ بنی قینقاع سے تھا اور اس نے اسلام ظاہر کیا تھا حالانکہ وہ منافقوں کی پناہ گاہ تھا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کو جانتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ آندھی منافقین کے سردار کی موت کے لئے آئی ہے۔

عظیم الخ الرقم:۱۴۱۶ جلد:۴ص:۴۹ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۴۳۸۵ جلد:۳ ص:۴۰۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت

ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفیٰ الباب الخامس عشر فی اخبار رسول اللّٰہ ﷺ بالغائبات الرقم:۴۴۴ ص:۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

صالحی: سبل الھدی و الرشاد جلد:۱۰ ص:۵۰ ص:۲۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب فی المعجزات الفصل الاول ص:۵۳۶ مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الفصل الرابع و العشرون ما أطلع علیه من الغیوب جلد:۱ ص:۲۹۹ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور

(۱) البیہقی: دلائل النبوۃ باب ھبوت الریح التی دلت رسول اللّٰہ علی موت عظیم من عظماء المنافقین الرقم:۱۴۱۷ جلد:۴ ص:۵۰ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

دیوبندی ''مولانا'' ہارون معاویہ نے '' آپ ﷺ کا ایک منافق کی موت کی خبر دینا''
سرخی کے تحت مذکورہ بالا روایت کونقل کیا ہے ملاحظہ ہو:

''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو ایک شدید ہوا چلی۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ ہوا ایک منافق کی موت کے لئے چلی ہے۔ چنانچہ جب آپ مدینے میں داخل ہوئے تو لوگوں نے خبر دی کہ آج رفاعہ بن یزید مرگیا ہے۔ یہ شخص فی الحقیقت بہت بڑا منافق تھا۔ (۱)

۸۵۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب اس طرف سے کچھ سوار تمہارے پاس آئیں گے جو اہل مشرق کے بہترین لوگ ہوں گے

حدثنا هود بن عبد الله بن سعيد انه سمع مزيدة العصرى قال بينما النبى ﷺ يحدث اصحابه اذ قال لهم سيطلع عليكم من هاهنا ركب هم خير اهل المشرق فقام عمر فتوجه نحوهم فلقى ثلاثة عشر راكبا فقال من القوم؟ قالوا من بنى عبد القيس (۲)

---

(۱) ہارون معاویہ: خصوصیات مصطفی ﷺ جلد دوم ص:۲۵۰ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) البيهقى: دلائل النبوة باب وفد عبد القيس و اخبار النبى ﷺ بطلوعهم قبل قدومهم الرقم:۲۰۵۸ جلد:۵ ص:۳۴۶ مطبوعه دار الحديث قاہرہ

السيوطى: الخصائص الكبرىٰ باب ما وقع فى وفد عبد القيس من الآيات جلد:۲ ص:۲۶ مطبوعه المكتبة الحقانية پشاور

النبهانى: حجة الله على العالمين الباب السابع الفصل اخباره ﷺ بشوؤن بعض أصحابه رضى الله عنهم من المغيبات ص: ۳۶۵ مطبوعه قديمى كتب خانه بالمقابل آرام باغ كراچى

ترجمہ: مزیدہ العصری بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ محو گفتگو تھے کہ دوران گفتگو فرمایا:

عنقریب اس طرف سے کچھ سوار تمہارے پاس آئیں گے جو اہل مشرق کے بہترین لوگ ہیں۔ یہ ارشاد سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور اس جانب روانہ ہو گئے تو تیرہ افراد پر مشتمل وفد ان سے ملا پوچھا: کس قبیلہ سے تمہارا تعلق ہے؟ تو انہوں نے بتایا ہم بنی عبدالقیس سے ہیں۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے دو باتیں ایسی ثابت ہوئیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب بڑے واضح لفظوں میں ثابت ہوتا ہے۔

پہلی۔ بات یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس کچھ سوار آئیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا آپ کے علم غیب پر دلیل ہے۔

دوسری: بات یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اہل مشرق کے بہترین لوگ ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمانا آپکے علم غیب پر واضح بیان ہے۔

۸۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے جوتوں کی آواز ہے جو مجھے ریحانہ کے قبول اسلام کی خوشخبری دینے آرہے ہیں

حدثنی عبد اللّٰہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان النبی ﷺ اصفطی لنفسه من نساء بنی قریظة ریحانة بنت عمرو فابت ان تسلم فعزلها و وجد فی نفسه لذلك فبینما هو فی مجلس من اصحابه اذ سمع وقع نعلین خلفه فقال ان هاتین لنعلا ابن سعیة

يبشرنی باسلام ريحانة (۱)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی عورتوں میں سے ریحانہ بنت عمرو کو اپنی زوجیت کے لئے پسند فرمایا تو اس نے اسلام لانے سے انکار کر دیا۔ اس سے آپ کبیدہ خاطر ہوئے۔ ابھی آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں تشریف فرما تھے آپ نے اپنے پیچھے دو جوتوں کے گرنے کی آواز سنی فرمایا: یہ دونوں جوتے ابن سعیہ کے ہیں جو مجھے ریحانہ کے قبول اسلام کی بشارت دینے آرہا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۵۸ھ) روایت کرتے ہیں:

فبينما هو فی مجلس مع اصحابه اذ سمع وقع نعلين خلفه فقال ان هذا لثعلبة بن سعية يبشرنی باسلام ريحانة (۲)

ترجمہ: ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے اپنے پیچھے دو جوتوں کے گرنے کی آواز سنی فرمایا: یہ دونوں جوتے ابن ثعلبہ کے ہیں جو مجھے ریحانہ کے قبول اسلام کی بشارت دینے آرہا ہے۔

---

(۱) السیوطی: الخصائص الکبریٰ باب ما وقع غزوة قريظة من الآيات جلد:۱، ص:۳۸۶ مطبوعه المكتبة الحقانية پشاور

النبهانی: حجة الله على العالمين: ص:۳۴۳ مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ كراچی

(۲) البيهقی: دلائل النبوة باب نزول بنی قريظة على حكم سعيد بن سعد رضی الله عنه الرقم:۱۳۷۸ جلد:۴ ص:۲۲ مطبوعه دار الحديث قاہره

ابن هشام: السيرة النبوية غزوة بنی قريظة ص: ۵۸۲ مطبوعه دار ارقم بيروت لبنان

حلبی: السيرة الحلبيه باب غزوة بنی قريظة جلد:۲ ص:۴۵۶ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت

حاصل کلام:

حضور ﷺ کا صرف جوتوں کی آواز سن کر بتانا یہ کس کے جوتوں کی آواز ہے؟ اور یہ بھی بتا دینا کہ مجھے کیا خوشخبری دینے آ رہا ہے؟ اور حضور ﷺ کا فرمانا کہ یہ ابن ثعلبہ ہے اور یہ مجھے ریحانہ کے قبول اسلام کی خوشخبری دینے کے لئے آ رہا ہے آپ کے علم غیب پر واضح دلیل ہے۔

۸۷۔ حضور ﷺ نے فرمایا کل فلاں کافر یہاں گرے گا اور فلاں یہاں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے یوم بدر سے ایک دن قبل فرمایا:

فقال رسول الله ﷺ هذا مَصْرَع فلان و يضع يده على الارض هٰهنا و هٰهنا قال فما ماط احدهم عن موضع يد رسول الله ﷺ (۱)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے اور اپنے دست اقدس کو زمین پر اِدھر اُدھر رکھتے تھے راوی نے فرمایا کہ کوئی مقتولین میں حضور ﷺ کے ہاتھ کی جگہ سے ذرا بھی نہ ہٹا۔

---

(۱) المسلم: الصحيح كتاب الجهاد و السير باب غزوة بدر جلد:۲ ص:۱۰۲ مطبوعه قديمى كتب خانه آرام باغ كراچى

ابن جوزى: الوفاء بأحوال المصطفى الباب الخامس عشر فى اخبار رسول الله ﷺ بالغائبات الرقم:۴۳۵ ص:۳۰۹ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت

صالحى: سبل الهدى و الرشاد غزوة بدر الكبرىٰ جلد:۴ ص:۵۴ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت

النبهانى: حجة اللّٰه على العالمين: الباب السابع الفصل الاول اخباره ﷺ بقتل جماعة من كفار قريش فقتلوا بعد ذلک ص:۳۶۸ مطبوعه قديمى كتب خانه آرام باغ كراچى

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

قَالَ اَنَسٌ: قَال رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ: ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَ وَضَعَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ وَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَ وَضَعَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ وَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَ وَضَعَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ فَقَالَ وَ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ! ما جَاوَزَ أَحَدٌ مِنْھُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ فَاَمَرَ بِھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَأُخِذَ بأَرْجُلِھِمْ فَسُحِبُوْا فَأُلْقُوْا فِی قَلِیْبِ بَدْرٍ (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کل یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہوگی اور زمین پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور کل یہ فلاں کے پچھاڑے جانے کی جگہ ہوگی فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی ذرا بھی اِدھر اُدھر نہ ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں پیروں سے پکڑ کر گھسیٹا گیا اور بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔

حاصلِ کلام:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں جبھی تو فرمایا یہ فلاں۔ کے گرنے کی جگہ ہے اور ہاتھ مبارک سے نشانیاں بھی لگائیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا مجال ہے کہ مقتولین بدر میں سے ایک بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی جگہ سے ذرا اِدھر یا اُدھر گرا ہو یا مرا ہو اور یاد رہے کہ کون کہاں مرے گا؟ یہ علوم خمسہ میں سے ہے جس کی خبر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جنگ بدر میں ایک روز قبل دے رہے ہیں۔

---

(۱) ابوداؤد: السنن کتاب الجھاد باب فی الاسیر ینال منہ ویضرب، الرقم: ۲۶۸۱ ص: ۵۴۲ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

۸۸۔ حضور ﷺ کا فرمانا خاخ کے باغ میں ایک عورت ہوگی اس کے پاس خط ہے

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا و الزُّبَیْرَ و الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَۃَ خَاخٍ فَاِنَّ بِھَا ظَعِیْنَۃً وَّ مَعَھَا کِتَابٌ فَخُذُوْہُ مِنْھَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادیٰ بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی انْتَھَیْنَا اِلَی الرَّوْضَۃِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَۃِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْکِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِیْ مِنْ کِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْکِتَابَ اَوْ لَنُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ فَاَخْرَجَتْہُ مِنْ عِقَاصِھَا فَاَتَیْنَا بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ (۱)

ترجمہ: عبیداللہ بن ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الجہاد و السیر باب الجاسوس و التجسس التبحث الخ الرقم:۳۰۰۷ ص:۴۹۶، باب اذا اضطر الرجل الی النظر فی شعور اہل الذمۃ الخ الرقم:۳۰۸۱ ص:۵۱۰، کتاب المغازی باب غزوۃ الفتح الرقم: ۴۲۷۴ ص:۷۲۳، کتاب التفسیر باب تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء الرقم: ۴۸۹۰ ص:۸۶۷ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفضائل باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعتہ و اہل البدر رضی اللہ عنہم جلد:۲ ص:۳۰۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ابوداؤد: السنن کتاب ابواب الجہاد باب فی الخیلاءِ فی الحرب الرقم: ۲۶۵۹ ص:۵۳۷ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب التفسیر باب و من سورۃ الممتحنۃ الرقم: ۳۳۰۵ ص:۹۷۹ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا اور فرمایا جب تم خاخ کے باغ میں پہنچو گے وہاں ایک عورت ہو گی اس کے پاس ایک خط ہو گا وہ اس سے لے لینا ہم لوگ روانہ ہوئے ہم نے اپنے گھوڑوں کو ایڑ لگائی یہاں تک کہ ہم اس باغ میں پہنچ گئے وہاں ایک عورت موجود تھی ہم نے اسے کہا خط نکالو وہ بولی میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا یا تو تم خود ہی خط نکالو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے اس عورت نے اپنے بالوں میں سے خط نکال دیا۔ ہم وہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل غیبی خبریں ارشاد فرمائی ہیں:

پہلی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد اور حضرت زبیر کو روانہ فرمایا اور فرمایا تمہیں خاخ کے باغ میں عورت ملے گی۔

دوسری: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے پاس خط ہو گا جو بعد میں اس عورت سے ملا۔

۸۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام مہدی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: المهدی عترتی من ولد فاطمة (۱)

ترجمہ: حضرت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی (رضی اللہ عنہ) میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہو گا۔

---

(۱) ابوداؤد: السنن کتاب المهدی الرقم: ۴۲۸۴ ص: ۸۴۵ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ابن ماجه: السنن کتاب الفتن باب خروج المهدی ص: ۳۰۰ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

اس حدیث مبارکہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غیبی خبر ارشاد فرمائی کہ حضرت مھدی رضی اللہ عنہ میری عترت اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔

۹۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اہلبیت سے میرا ہم نام ایک شخص بادشاہ ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي (۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہلبیت سے ایک شخص جو میرا ہم نام ہوگا بادشاہ نہ بن جائے۔

ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں:

وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي

ترجمہ: اور اس کے باپ کا نام وہی ہوگا جو میرے والد ماجد کا ہے۔

حاصل کلام:

اس روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غیبی خبریں ارشاد فرمائیں:

پہلی: پہلی تو یہ کہ اس کا نام میرے نام پر ہوگا یعنی امام مھدی رضی اللہ عنہ کا نام "محمد" ہوگا۔

دوسری: یہ کہ اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا یعنی حضرت امام مھدی رضی اللہ عنہ کے والد کا نام "عبد اللہ" ہوگا۔

---

(۱) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء فی المھدی الرقم: ۲۲۳۰ ص: ۶۷۴-۶۷۳ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ابوداؤد: السنن کتاب المھدی الرقم: ۴۲۸۲ ص: ۸۴۵ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

۹۱۔ حضور ﷺ کا خبر دینا کے حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا حلیہ کیسا ہوگا

عن ابی سعید ن الخدری رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: المھدی منی أجلی الجبھة أقنی الأنف (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مھدی (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہوں گے ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستوں اور بلند ہوگی۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے خضرت امام مھدی رضی اللہ عنہ کے حلیہ مبارک کو بیان فرمایا ہے اور فرمایا کہ ان کا چہرہ خوب نورانی ہوگا اور انکی ناک بلند ہوگی حضور ﷺ کا یہ سب کچھ فرمانا آپکے علم غیب پر دلیل ہے۔

۹۲۔ حضور ﷺ کا خبر دینا کہ حضرت مھدی رضی اللہ عنہ جب آئیں گے تو ان کی عمر کتنی ہوگی اور ان کا دورِ حکومت کتنا ہوگا

ایک روایت جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

عن أبی أمامة رضی اللّٰہ عنہ مرفوعًا قال: سیکون بینکم و بین الروم أربع ھدن تقوم الرابعة علی ید رجل من آل ھرقل یدوم سبع سنین قیل: یا رسول اللّٰہ! من امام الناس یومئذ؟ قال: من ولدی ابن أربعین سنة کان وجھه کوکب دری فی خدہ الأیمن خال أسود علیه عباء تان قطوانیتان کأنّه من رجال بنی اسرائیل یملك عشر سنین یستخرج الکنوز و یفتح مدائن الشرك (۲)

---

(۱) ابوداؤد: السنن کتاب المھدی الرقم: ۴۲۸۵ص: ۸۴۵مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(۲) الطبرانی: المعجم الکبیر الرقم: ۷۴۹۵جلد: ۸ص: ۱۰۱مطبوعه دار احیاء التراث عربی بیروت، لبنان، الھیثمی: مجمع الزوائد جلد:۷ ص: ۳۱۹

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو آل ھرقل سے ہوگا اور صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری اولاد میں سے ہوگا اس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہوگا بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص وہ دس سال حکومت کرے گا۔ خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔

حاصل کلام:

اس روایت میں سے کئی طرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ثابت ہوتا ہے:

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روم والوں سے تمہاری چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھوں ہوگی جو آلِ ھرقل سے ہوگا۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صلح سات سال تک قائم رہے گی۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ شخص میری اولاد سے ہوگا۔ یعنی حضرت مہدی رضی اللہ عنہ۔

(۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی عمر چالیس سال ہوگی۔

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی شکل وصورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا چہرہ ستارے کی طرح روشن اور چمکدار ہوگا اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا اور دو قطوانی عبائیں پہنے گا۔

(۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ایسے لگ رہے ہوں گے جیسے کوئی بنی اسرائیل کا شخص ہو۔

(۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام مھدی رضی اللہ عنہ دس سال تک حکومت کریں گے۔
(۹) حضرت امام مھدی رضی اللہ عنہ خزانوں کو نکالیں گے۔
(۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت امام مھدی رضی اللہ عنہ مشرکین کے شہروں کو فتح فرمائیں گے۔
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا روایت میں دس غیبی خبریں ارشاد فرمانا آپکے علم غیب پر محکم دلیل ہے۔

۹۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا کہ زمین و آسمان والے سب حضرت مھدی رضی اللہ عنہ سے خوش ہوں گے

عن أبی سعید رضی اللہ عنہ قال: ذکر رسول اللہ ﷺ بلاء یصیب ھذہ الأمّۃ حتّی لا یجد الرجل ملجاء یلجاء الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی و أھل بیتی فیملأ بہ الأرض قسطا کما ملئت ظلما و جورا یرضی عنہ ساکن السماء و ساکن الارض لا تدع السماء من قطرھا شیئا الاّ صبتہ مدرارا و لا تدع الأرض من ماءھا شیئا الا أخرجتہ حتّی تتمنی الاحیاء الأموات (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس اُمت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ میری اولاد میں سے ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے پھر ویسا ہی بھر دے گا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں آسمان

---

(۱) حاکم: المستدرك الرقم: ۸۴۳۸ جلد: ۴ ص: ۵۱۲، نعیم بن حماد: الفتن الرقم: ۹۸۵ ص: ۲۵۲ (مختصرًا) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کے زندہ لوگوں کو تمنا ہو گی کہ ان سے پہلے لوگ تنگی وظلم کی حالت میں گزر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی علم غیب کی خبریں ارشاد فرمائی ہیں۔ مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ظلم ہو گا کے کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی اس وقت حضرت امام مھدی رضی اللہ عنہ آئیں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے پھر ویسا ہی بھریں گے۔ جیسا کہ وہ ظلم وجور سے پہلے بھر چکی ہو گی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت امام مھدی رضی اللہ عنہ پر زمین اور آسمان کے رہنے والے سب راضی ہوں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان اپنی موسلا دھار بارش برسائے گا زمین اپنی سب پیداوار نکالے گی یہاں تک کے اس وقت کے لوگ خواہش کریں گے کہ ہم سے قبل جو لوگ تنگی اور ظلم میں گزر گئے وہ اس سماں کو بھی دیکھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سب کچھ اتنا واضح اور کھول کر ارشاد فرمانا آپکے علم غیب پر دلیل ہے۔

۹۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ سب سے پہلے حجر اسود اور مقام ابراھیم علیہ السلام کے درمیان حضرت مھدی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَ هُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ يُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَإِذَا

رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَؤُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَ ذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَ الْخَيْبَةُ لِمَنْ يَشْهَدُ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجَرَانِهِ اِلَى الْاَرْضِ (۱)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف واقع ہوگا تو اہل مدینہ سے ایک شخص مکہ مکرمہ کی طرف بھاگے گا تو اہل مکہ سے کچھ لوگ اُس کے پاس آئیں گے اور اُسے امامت کے لئے نکالیں گے جبکہ وہ ناخوش ہوگا پس حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اُس کے ہاتھ پر بیعت کی جائی گی۔ شام سے اُس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے جب لوگ ایسا دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے جتھے حاضر کر بیعت کریں گے۔ پھر اللہ تعالٰی قریش سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو بنی کلب کا بھائی ہوگا۔ وہ ایک لشکر بھیجے گا جس پر مھدی فتح پائیں گے۔ بنی کلب کی فوج یہی ہوگی اُس پر افسوس ہے جو بنی کلب کے مال غنیمت میں شامل نہ ہوا۔ پس مال تقسیم کر دیا جائے گا اور لوگوں میں تمہارے نبی کی سنت رائج کر دی جائے گی۔ اسلام اپنے پنجے زمین میں گاڑے گا۔

---

(۱) ابوداؤد: السنن کتاب المهدی الرقم:۴۲۸۶ ص:۸۴۶ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۶۷۵۱ جلد:۵ ص:۸۰۸-۸۰۹ مطبوعه دار الفکر بیروت

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ علم غیب جانتے ہیں تبھی تو یہ سب کچھ ارشاد فرمایا کہ:

(۱) خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔

(۲) اہل مدینہ سے ایک شخص مکہ مکرمہ کی طرف بھاگے گا تو اہل مکہ سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اُسے امامت کے لئے نکالیں گے۔ جبکہ وہ ناخوش ہوگا۔

(۳) حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔

(۴) شام کی طرف سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔

(۵) پھر شام کے ابدال اور عراق کے جتھے اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

(۶) قریش سے ایک آدمی کھڑا ہوگا۔ جو بنی کلب کا بھائی ہوگا وہ ایک لشکر بھیجے گا جس پر مھدی رضی اللہ عنہ فتح پائیں گے۔

یہ سب کچھ سرکار دو عالم ﷺ کا ایک ایک کر کے یوں بیان کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ حضور ﷺ کو اللہ نے ہر شے کی خبر عطاء فرمادی ہے۔

۹۵۔ حضور ﷺ کا خبر دینا کہ خزانے کے پاس تین خلفاء کے بیٹے قتل کئے جائیں گے۔

عن ثوبان رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ :یقتتل عند کنز کم ثلاثۃ کلھم ابن خلیفۃ ثم لا یصیر الی واحد منھم ثم تطلع الرایات السّود من قبل المشرق فیقتلونکم قتلاً لم یقتلہ قوم ثم ذکر شیأ لَا احفظہٗ فقال: فَاِذا رأیتموہ فبایعوہ و لو حبُوا علی الثلج فانّہ خلیفۃ اللّٰہ

المهدی (۱)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے ایک خزانے کے پاس تین خلفاء کے بیٹے قتل کیے جائیں گے لیکن ان میں سے کسی کو بھی وہ خزانہ میسر نہ ہوگا اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ نشان نمودار ہوں گے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور ارشاد فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ سکا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کا خلیفہ مہدی (رضی اللہ عنہ) ظاہر ہوگا جب اسے ظاہر ہوتے دیکھو تو گھٹنوں کے بل برف پر گھس کر بھی جانا ہو تو اس کی بیعت کر لینا کیونکہ وہ مہدی خدا کا خلیفہ ہوگا۔

حاصل کلام:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خزانے کے پاس خلفاء کے بیٹے قتل کیے جائیں گے لیکن خزانہ کسی کو بھی نہ مل پائے گا اس کے بعد مشرق سے سیاہ رنگ کے نشان نمودار ہوں وہ تمہیں ایسے قتل کریں گے کہ اس کے قبل کسی نے ایسے قتل نہیں کیا ہوگا اس کے بعد اللہ کا خلیفہ مہدی ظاہر ہوگا سرکارِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سب کچھ ارشاد فرمانا آپ کے علم غیب پر دلیل ہے۔

---

(۱) ابن ماجہ: السنن کتاب الفتن باب خروج المهدی ص:۳۰۰ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

نعیم بن حماد: الفتن الرقم:۸۵۳ص:۲۱۳-۲۱۴ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

البیهقی: دلائل النبوة باب ما جاء فی الاخبار عن ملک بنی العباس بن عبد المطلب رضی الله عنه الرقم: ۲۹۲۶ جلد۶ ص ۴۵۰ مطبوعه دار الحدیث قاهره

دیلمی: مسند الفردوس الرقم:۳۴۷۰ جلد:۲ص:۳۲۳مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

۹۶۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ اُمت قریشی لڑکوں کے ہاتھوں برباد ہوگی

حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرِيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِا الْمَدِينَةِ وَ مَعَنَا مَرْوَانُ قَالَ أبو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ المَصدُوق يَقُولُ: هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَى غِلمَةٍ مِن قُرَيشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيهِم غِلْمَةً فَقَالَ أَبُو هُرِيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُوْلَ: بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدّى الى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوْا بالشَّامِ فَاذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا: عَسَى هٰؤلاء أَنْ يَكُوْنُوْا مِنهُمْ قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُ (۱)

ترجمہ: میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا تھا اور مروان بھی ہمارے ساتھ تھا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے مصدوق نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت کی ہلاکت و بربادی قریش کے لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے کہا کہ ایسے لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں یہ بتانا چاہوں کہ فلاں کا لڑکا اور فلاں کا لڑکا ہے تو ایسا کر سکتا ہوں پس میں اپنے دادا جان کے ہمراہ بنی مروان کی طرف گیا جب وہ شام پر حکومت کرتے تھے۔ جب نو عمر لڑکوں کو دیکھا تو آپ نے (ہمارے دادا جان حضرت

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ هلاك امتى على يدى أغيلمة سفهاء الرقم: ۷۰۵۸ ص:۱۲۱۷ ص: ۱۲۱۸ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

البیھقی: دلائل النبوة باب ما جاء فی اخبار النبی ﷺ بالفتن الخ الرقم: ۲۸۳۲ (مختصرًا) جلد:۶ ص:۴۰۸ مطبوعه دار الحدیث قاهره

سعید نے) ہم سے فرمایا: شاید یہ ان لڑکوں میں سے ہوں ہم نے عرض کیا: آپ کو زیادہ معلوم ہے۔

یہی روایت باالفاظ مختلفہ بخاری شریف کے ایک اور مقام پر بھی موجود ہے ملاحظہ کریں۔(۱)

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کے نقصان اور ہلاکت اور بربادی کا سبب بننے والوں کے بارے میں بیان فرمایا ہے کہ:

اول: اُمت کو برباد اور ہلاک کرنے والوں کا تعلق قریش سے ہوگا۔

دوم: اُمت کی بربادی اور ہلاکت کا سبب بننے والے نوعمر اور نوجوان لڑکے ہوں گے۔

سوم: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے نام ونسب بھی بتادیئے تھے۔

کتب حدیث اور کتب شروع اور کتب تاریخ کا مطالعہ کرنے والے حضرات جانتے ہیں کہ یہ حدیث مبارکہ یزید کے دور کی نشاندہی کرتی ہے۔

حضرت شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث مبارکہ ہی کی شرح میں لکھتے ہیں:

در مجمع البحار آورده که ابو هریرة می شناخت ایشان را باسماء و اشخاص ایشان و سکوت می کرد از تعین و نام بردن ایشان از جهت ترس و مفسده و مراد یزید بن معاویه و عبید الله بن زیاد و مانند ایشان انداز احداث و نو سالان بنی امیه خذلهم الله و بتحقیق صادر شد از ایشان از قتل اهل بیت پیغمبر ﷺ و بند کردن ایشان و کشتن خیار مهاجرین و انصار آنچه شد و صادر شد از حجاج که امیر الامراء عبد الملک بن مروان بود و از سلیمان بن عبد الملک اولاد او از ریختن خونها و تلف کردن مالها آنچه پوشیده نیست بر هیچ کس۔(۲)

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام الرقم: ۳۶۰۵ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(۲) عبد الحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد: ۴ص: ۲۸۲ ص:۲۸۳ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

ترجمہ: مجمع البحار میں لائے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان لڑکوں کو ان کے ناموں اور صورتوں سے پہچانتے تھے مگر ڈر اور فساد کی وجہ سے اُن کا نام ظاہر نہیں فرماتے تھے اور مراد یزید بن معاویہ اور ابن زیاد اور ان کی مثل بنی اُمیہ کے دوسرے نوجوان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرے بلاشبہ ان ہی سے اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل اور ان کا قید کرنا اور خیار مہاجرین وانصار کا قتل کرنا ظہور میں آیا ہے اور حجاج جو عبد الملک بن مروان کا امیر الامراء تھا اور سلیمان بن عبد الملک اور اس کی اولاد سے جو لوگوں کی جاہ و مال کی تباہی و بربادی ہوئی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

یزید نے جور و جفا کی جیسی داستان رقم کی اس پر وہابی حضرات کے ''نواب اہلحدیث'' مولوی وحید الزمان حیدر آبادی کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے:

''مدینہ والوں نے یزید کے بُرے حالات دیکھ کر اس کی بیعت توڑ ڈالی اور عبد اللہ بن حنظلہ کو اپنے اوپر حاکم بنایا۔ ان کے والد حنظلہ وہی تھے جن کو غسیل الملائکہ کہتے ہیں۔ یزید نے یہ حال سن کر مدینہ والوں کا قتل عام کیا شہر لوٹ لیا سات سو تو صرف عالموں کو شہید کیا جن میں تین سو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے۔ (معاذ اللّٰہ) کوئی دقیقہ پیغمبر صاحب کی بے حرمتی کا نہ چھوڑا اوپر سے طرّہ سنیئے جب یہ مسلم بن عقبہ مرنے لگا تو مرتے وقت یوں دعا کی ''یا اللہ! میں نے (توحید و رسالت کی) شہادت کے بعد کوئی نیکی اس سے بڑھ کر نہیں کی کہ مدینہ والوں کو قتل کیا۔ یہی نیکی ایسی ہے جس کے ثواب کی مجھے اُمید ہے، اے خبیث! بندگانِ خدا پر ظلم کرتا ہے اللہ کے پیغمبر کی توہین کرتا ہے پھر ثواب کی اُمید رکھتا ہے۔'' (۱)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنے علم غیب سے خبر دی تھی آپ کو اس پر پورا یقین و ایمان تھا اسی لئے تو آپ دعا کیا کرتے تھے:

---

(۱) وحید الزمان: تیسیر الباری جلد:۵ ص:۳۹۳ مطبوعہ تاج کمپنی لاہور

اَللّٰھُمَّ اِنّی اَعُوذبِکَ من رَأس السِّتِّینَ وَ اِمَارَۃ الصِّبیَان (۱)

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سن ساٹھ کی ابتداء اور لڑکوں کی حکمرانی سے۔

امام ابن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وکان مع أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ علم من النبی ﷺ بما مر عنہ ﷺ فی یزید فانہ کان یدعو: اللّٰھم انی أعوذبک من رأ س الستین و امارۃ الصبیان فاستجاب فتوفاہ لہ سنۃ تسع و خمسین و کانت و فاۃ معاویہ و ولایۃ ابنہ سنۃ ستین فعلم أبو ھریرۃ بولایۃ یزید فی ھذہ السنۃ فاستعاذ منھا لما علمہ من قبیح أحوالہ بواسطۃ اعلام الصادق المصدوق ﷺ بذلک (۲)

ترجمہ: یزید کے بارے میں مذکورہ بالا باتیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہوئی ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ان کا علم تھا۔ اسی لئے وہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں ۶۰ھ کی ابتداء اور لڑکوں کی حکومت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو ۵۹ھ میں وفات دے دی اور ۶۰ھ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور یزید کی حکومت ہوئی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ ۶۰ھ میں یزید کی حکومت ہوگی اور یزید کے قبیح حالات کو وہ صادق ومصدق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے سے جانتے تھے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اس سال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے گزرتے تو یوں دعا کرتے تھے:

---

(۱) الھیثمی: مجمع الزوائد / ابن ابی شیبہ: المصنف

(۲) ابن حجر مکی: الصواعق المحرقہ ص: ۲۲۱ مطبوعہ مکتبہ حقیقت کتابوی ترکی

اللّٰھم لا تدرکنی سنة الستین۔۔ اللّٰھم لاتدرکنی امارة الصبیان (۱)

ترجمہ: حضور ﷺ کے فرمان عالیشان اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فرمان اور شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی، امام ابن حجر مکی ہیتمی اور مخالف گروہ وہابیہ کے "علامہ و نواب اہلحدیث" وحید الزمان حیدر آبادی کے اقوال کی روشنی میں ثابت ہوا کہ وہ بیوقوف، ناتجربہ کار، نوعمر لڑکے جن کی حضور ﷺ نے غیبی خبریں دی تھیں ان میں پہلا یزید ہے جس سے امت کی تباہی و بربادی کا سلسلہ شروع ہوا چنانچہ اس کے چار سالہ دور میں جو سیاہ کاریاں اور بربادیاں ہوئیں ان کا اجمالی خاکہ یہ ہے کہ:

۶۱ھ:

۶۱ھ میں کربلا کا واقعہ ہوا جس میں اہلِ بیتِ نبوت جگر گوشۂ خاتون جنت، راحتِ شہنشاہِ ولایت حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے شہزادوں، بھتیجوں، بھائیوں اور دوستوں کو بھوکے پیاسے اور بے کسی کے عالم میں عورتوں اور بچوں سمیت بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا۔ اوران کی مقدس لاشوں کی بے حرمتی کی گئی، ان کے خیموں کو توڑا اور جلایا گیا رسول زادیوں کو اونٹوں پر بٹھا کر گلی کوچوں میں پھرایا گیا اور یزید اور ابن زیاد کے درباروں میں غیروں کی موجودگی میں حاضر کیا گیا الغرض اہلِ بیت رسول ﷺ کی توہین و تنقیص کی تمام حدیں پھلانگی گئیں۔

۶۳ھ:

۶۳ھ میں واقعہ حرہ ہوا جس میں سات سو صحابہ کرام اوران کی اولاد اور اہل مدینہ منورہ چھوٹے بڑے دس ہزار کی تعداد میں ظلم تشدد کے ساتھ شہید کئے گئے۔ تین دن کے

---

(۱) البیہقی: دلائل النبوة باب ما جاء فی اخبار النبی ﷺ بالفتن الخ الرقم: ۲۸۳۷ جلد: ۶ ص: ۴۱۰ مطبوعه دار الحدیث قاہرہ

لئے مدینہ طیبہ کو مباح قرار دے کر یزیدی فوج نے گھروں میں گھس گھس کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں رہنے والی پاکدامن عورتوں کی عزت وآبرو کو لوٹا۔

۶۴ھ:

۶۴ھ میں مکہ مکرمہ پر حملہ ہوا۔ جس میں بیت اللہ شریف کی سخت بے حرمتی و بے ادبی ہوئی منجنیق کے ذریعے کعبۃ اللہ پر پتھر برسائے گئے جس سے کعبۃ اللہ کی دیواریں ہل گئیں اور کعبۃ اللہ کا غلاف مبارک جل گیا علاوہ ازیں حرام کو حلال کر دیا گیا۔ یہی وہ دین کی تباہی و بربادی تھی جو یزید کے دور میں ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبی خبریں حرف بحرف پوری ہوئیں۔

۹۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک حجاز سے ایسی آگ نہ نکلے جو بصرہ میں موجود اونٹوں کی گردنوں کو روشن نہ کر دے

قال سَعِيد بْن الْمُسَيَّبِ: أخبرني أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: لا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ أعناقَ الابِلِ بِبُصْرى (۱)

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک حجاز کی سرزمین سے وہ آگ نہیں نکلے گی جو بصریٰ میں موجود اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الفتن باب خروج النار الرقم:۷۱۱۸ ص: ۱۲۲۶ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب فی ظہور عشر آیات جلد:۲ ص:۳۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

حاصل کلام:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے موافق ہی ہوا اور یہ غیبی خبر ۶۵۴ھ میں حرف بحرف پوری ہوئی۔

چنانچہ شارح مسلم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

وقد خرجت فی زماننا نار بالمدینة سنة اربع و خمسین و ستمائة و کانت نارا عظیمة جدا خرجت من جنب المدینة الشرقی وراء الحرة تواتر العلم بھا عند جمیع اھل الشام و سائر البلدان و اخبرنی من حضرھا من اھل المدینة (۱)

ترجمہ: یہ آگ ہمارے زمانے میں ۶۵۴ھ میں مدینہ طیبہ کے اندر ظاہر ہوئی۔ یہ آگ اس قدر بڑھی تھی کہ مدینہ طیبہ کے مشرقی جانب سے لے کر ''حرہ'' کی پہاڑیوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس آگ کا حال ملک شام اور تمام شہروں میں تواتر کے طریقے پر معلوم ہوا اور ہم سے اس شخص نے بیان کیا جو اس وقت مدینہ طیبہ میں موجود تھا۔

سرزمین حجاز میں اس آگ کے ظہور سے قبل پے در پے زلزلے آئے جن کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا حتی کے تمام مکانات اور دیواریں جنبش میں آگئیں جیسا کہ علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

قرطبی میگوید که از ابتدائے سلخ جمادی الاولیٰ سنه اربع و خمسین و ستماته در مدینه با سکینه تا غایت ثالث جمادی الاخریٰ زلازل عظیمه بوجود آمد که مانند رعد آوازہا کرد و جمیع بیوت وجدو راں و

---

(۱) النووی: شرح المسلم علی ہامش صحیح المسلم جلد:۲ ص :۳۹۳ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

تزلزل و تحریک در آمد در یک شب چهار ده بار یا ہنردہ بار عود نمود
و در ثالث شهر مذکوره بعد از نماز عشاء آتشے از جانب حجاز نمایاں
شد مثل شہرے بزرگ که اورا قلعه باشد با بروج و شراریف و گویا که
جماعه از اور میان ہستند که او را می کشند و بہر کوہی که میرسد چون
خاکستر بباد فنا میدہد و چوں ازریز بگداز میرد چون رعه فریاد میکند
و چوں دریا جوش می زند و گویا که از میان او جویہای سرخ و کبود می
بر آید و بقرب مدینه منوره میرسد و باوجود آن نسیمے بار و از انسو
بمدینه منوره می آید (۱)

ترجمہ: قرطبی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں شروع جمادی الاولیٰ ۶۵۴ھ سے تیسری
جمادی الاخریٰ تک زبردست زلزلے آئے جن کی آوازیں ایسی تھیں گویا بادل گرج
رہے ہیں۔ تمام مکانات اور دیواریں جنبش میں آگئیں۔ ایک رات میں متواتر چودہ یا
اٹھارہ مرتبہ زلزلہ آتا رہا۔ اس کے تقریباً تین مہینے بعد جب کہ لوگ عشاء کی نماز سے
فارغ ہو چکے تھے ایک آگ حجاز کی جانب سے ظاہر ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ
آگ ایک بڑا قلعہ بند شہر ہے جس میں بڑے بڑے برج دکھائی دیتے تھے۔ اور ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ آدمیوں کی ایک بڑی جماعت ہے جو اس کو کھینچ کر لا رہی رہے۔ جو
پہاڑ اس کے درمیان آجاتا ہے یہ آگ اس کو جلا کر خاک کر دیتی ہے اور اکثر پہاڑوں
کو رانگ کیطرح پگھلا دیتی ہے اور رعد کی مانند آواز کرتی ہے اور دریا کے مثل موجیں
مارتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کے درمیان سے سُرخ اور نیلی نہریں نکلتی ہیں

---

(۱) شاہ عبد الحق: جذب القلوب الی دیار المحبوب ص:۳۶ باب دوم
مطبوعه مکتبه نعیمیه چوك دالگراں لاہور

لیکن جب آگ مدینہ کے قریب پہنچتی ہے تو ان تمام باتوں کے باوجود ایک ٹھنڈی ہوا اس آگ کی طرف سے مدینہ میں آتی ہے۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ جو اس زمانہ میں زندہ تھے فرماتے ہیں کہ:

قسطلانی از اہل آن عصر است میگوید که رضوان نار اکناف و اطراف آن بوادی و براری را گرفته بود و حرم نبوی و جمله بیوت مدینه منوره را مثل لوز آفتاب در گرفته ومردم بشب ہا در روشنائی آن کار میکردند و نور آفتاب و ماه دران ایّام از کار افتاده و انخساف پذیرفته و بعضے درمکه معظمه نور این نار را دیده و در تیماء و بصری مشاهده نمود و مصدوق آن که مخبر صادق خبر داده بود که آتشے از جانب حجاز برآید کے بنور وے گره نہائے شتران در بصریٰ نماید مشهود گشته (۱)

ترجمہ: قسطلانی جو اس زمانے میں موجود تھے کہتے ہیں کہ اس آگ کی روشنی تمام اطراف آبادی اور جنگل کو گھیرے ہوئے تھی۔ حرم نبوی اور مدینہ منورہ کے جملہ مکانات کو مثل آفتاب کے روشن کئے ہوئے تھی۔ یہاں تک کہ لوگ راتوں کو اس کی روشنی میں کام کر لیتے تھے۔ ان تمام ایام میں آفتاب و ماہتاب کو گہن لگ گیا تھا اور ان کی روشنی زائل ہو گئی تھی۔ بعض لوگوں نے مکہ معظمہ میں بھی اس آگ کی روشنی کو دیکھا اور تیماء و بصریٰ میں بھی مشاہدہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخبر صادق نے جس طرح سے خبر دی تھی کہ ایک آگ حجاز کی جانب سے نکلے گی اس کی روشنی میں اونٹوں کی گردنیں بصریٰ میں دکھلائی پڑیں گی۔

---

(۱) شاہ عبد الحق: جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب ص: ۳۷ باب دوم مطبوعه مکتبه نعیمیه چوك دالگراں لاہور

۹۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ! جب تم دومہ کے بادشاہ کے پاس جاؤ گے تو اس کو گائے شکار کرتے پاؤ گے

حدثنی یزید بن رومان و عبد اللّٰہ بن ابی بکر ان رسول اللّٰہ ﷺ بعث خالد بن الولید الی اکیدر رجل من کندہ کان ملکا علی دومة و کان نصرانیا فقال النبی ﷺ (لخالد) انک ستجدہ یصید البقر فخرج خالد حتی اذا کان من حصنہ منظر العین فی لیلة مقمرة صافیة وھو علی سطح ومعہ امراتہ فاتت البقرة تحک بقرونھا باب القصر فقالت لہ امرأتہ ھل رایت مثل ھذا قط قال لا و اللّٰہ قالت فمن ترک مثل ھذا قال لا احد فنزل فامر بفرسہ فاسرج و رکب معہ نفر من اھل بیتہ فخرجوا بمطاردھم فتلقتھم خیل رسول اللّٰہ ﷺ فاخذتہ فقال رجل من طئ یقال لہ بجیر بن بجرة فی ذلک

تبارک سائق البقرات انی　　　　رایت اللّٰہ یھدی کل ھاد
فمن یک حائدًا عن ذی تبوک　　　　فانا قد امرنا بالجھاد

فقال لہ النبی ﷺ لا یفضض اللّٰہ فاک فاتی علیہ تسعون سنة فما تحرک لہ فرس و لا سن (۱)

---

(۱) نبہانی: حجة اللّٰہ العالمین الباب السابع الفصل الاول اخبارہ ﷺ بشوؤن بعض أصحابہ رضی اللّٰہ عنھم من المغیبات ص: ۳۵۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی

البیھقی: دلائل النبوة باب بعث خالد بن الولید الیٰ اکیدر دومة الخ الرقم: ۱۹۹۱ جلد۵ ص۱۸۹ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

السیوطی: الخصائص الکبریٰ لقاء الیاس مع النبی ﷺ و بیان ارتفاع قامة علیہ السلام جلد:۱ص:۴۶۱ مطبوعہ المکتبة الحقانیة پشاور

قاضی عیاضی مالکی: الشفاء جلد:۱ص:۳۰۲ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور

ترجمہ: حضرت یزید بن رومان اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومہ کے حکمران اکیدر کی طرف بھیجا اکیدر نصرانی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی کہ تم اسے اس حالت میں پاؤ گے کہ وہ جنگلی گائے کے شکار میں مصروف ہوگا۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ قلعے کے اتنے قریب پہنچ گئے جہاں سے آدمی نظر آسکتا تھا رات چاندنی تھی۔ اکیدر اپنی بیوی کے ہمراہ قلعہ کی چھت پر تھا۔ اسی اثناء میں ایک جنگلی گائے قلعہ کے دروازے کے ساتھ سر ٹکرانے لگی۔ اکیدر کی بیوی نے اس سے کہا کیا آپ نے کبھی ایسا منظر دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں اس کی بیوی نے کہا کیا اس طرح کے شکار کو چھوڑا جا سکتا ہے؟ اکیدر نے کہا نہیں کوئی یہ موقع ہاتھ سے ضائع نہیں کر سکتا۔ وہ قلعہ کی چھت سے نیچے آیا حکم دیا کہ گھوڑے پر زین رکھی جائے۔ پھر اس پر سوار ہوا اس کے ہمراہ اس کے گھرانے کے چند آدمی تھے۔ وہ اپنے شکار کے لئے روانہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے سے ان کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ انہوں نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کے بھائی حسان کو قتل کر دیا جس پر دیباج کی سنہری قباء تھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے چھین کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکیدر کے ہمراہ بھیج دیا۔ جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اکیدر کو لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جان بخشی فرمائی اور جزیہ پر صلح کر لی پھر اسے رہا کر دیا بنو طے کے ایک شخص بجیر نے اس واقعہ کا یوں ذکر کیا ہے:

بابرکت ہے وہ جو نیل گائیوں کو ہنکا کر لانے والا ہے میں نے دیکھا کہ اللہ ہر طالب ہدایت کو ہدایت دیتا ہے پس جو شخص تبوک والے نبی سے منحرف ہوتا ہو تو ہمیں تو جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔

پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شاعر کو دعا دیتے ہوئے اللہ تمہارے منہ کو سلامت

رکھے اس دعا کا ثمرہ یہ ہے کہ نوے سال کی عمر میں اس شخص کی نہ تو داڑھ میں حرکت ہوئی اور نہ اس کا کوئی دانت ٹوٹا۔

حاصل کلام:

اس روایت سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا تبھی تو فرمایا اے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جب تم دومہ کے بادشاہ اکیدر کے پاس جاؤ گے تو اس کو گائے کا شکار کرتے ہوئے پاؤ گے اور پھر حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ویسا ہی ہوا جیسا ہونے کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔

۹۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو عراق کی سرزمین پر شہید کیا جائے گا

عن انس بن الحارث رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان ابنی هذا یقتل بأرض من ارض العراق فمن ادرکه منکم فلینصره فقتل انس یعنی مع الحسین بن علی علیهما السلام (۱)

---

(۱) قرطبی: التذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة باب ما جاء فی بیان مقتل الحسین رضی اللہ عنه والارض عن قاتله جلد: ۲ص: ۱۴۳ مطبوعه دار ابن کثیر دمشق
الهندی: کنز العمال الرقم: ۳۴۳۰۹ جلد: ۱۲ص:۵۸ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
السیوطی: خصائص الکبری باب اخباره ﷺ بقتل الحسین رضی اللہ عنه جلد:۲ ص:۲۱۳ مطبوعه المکتبة الحقانیه پشاور
النبهانی: حجة اللہ علی العالمین (بالفاظ مختلفه) الباب السابع الفصل الاول اخباره ﷺ بعض أصحابه رضی اللہ عنهم من المغیبات ص:۳۴۲ مطبوعه قدیمی کتب خانه بالمقابل آرام باغ کراچی

ترجمہ: حضرت انس بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرا یہ بیٹا (امام حسین رضی اللہ عنہ) عراق کی سرزمین پر قتل کیا جائے گا پس تم میں سے جو شخص اس زمانے کو پائے وہ اس کی مدد کرے چنانچہ انس بن حارث رضی اللہ عنہ امام حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے اور ان کے ساتھ ہی شہید ہوئے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی عمریں بھی جانتے ہیں اور وہ طبعی موت سے انتقال فرمائیں گے یا شہید ہوں گے۔ اور دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی علم غیب رکھتے ہیں کہ کون کہاں شہید ہوگا اسی لئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو عراق میں شہید کیا جائے گا وقت نے حرف بحرف کئی سال قبل کی گئی اس غیبی خبر کو ثابت کر دیا۔

۱۰۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ستاروں اور نیکیوں کی تعداد کا بھی علم

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ وَ اَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کسی کی اتنی

---

(۱) التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما الفصل الثالث ص:۵٦۰ مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

نیکیاں بھی ہیں جتنے آسمان پر ستارے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نیکیاں اتنی ہیں۔ پھر میں نے پوچھا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کا کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ساری نیکیاں حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے چند باتیں ثابت ہوئیں جو درج ذیل ہیں:

پہلی: حضور ﷺ نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سوال جتنے آسمان پر ستارے ہیں کیا اتنی بھی کسی کی نیکیاں ہیں؟ کے جواب میں فرمایا ''ہاں'' اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کو تمام ستاروں کی تعداد کا بھی علم ہے۔

دوسری: حضور ﷺ نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کی تعداد آسمان کے ستاروں جتنی ہے۔ آپ ﷺ کے اس فرمان سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کو اپنے امتیوں کی نیکیوں کی تعداد کا بھی علم ہے اور حضور ﷺ کو یہ بھی علم ہے کہ آسمان کے ستاروں کی اتنی تعداد ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کی تعداد بھی اتنی ہی ہے۔

تیسری: حضور ﷺ کو یہ بھی علم ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ بھی علم ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ساری نیکیاں ایک طرف ہوں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی اس کے برابر ہے۔

دو چیزوں کی برابری و کمی بیشی صرف وہی بتا سکتا ہے جسے دونوں چیزوں کا علم بھی او ر مقدار بھی معلوم ہو۔ ثابت ہوا کہ حضور سید دو عالم ﷺ کو قیامت تک کے لوگوں کے تمام ظاہری و پوشیدہ اعمال کا بھی علم ہے اور آسمانوں کے بھی تمام ظاہری و پوشیدہ تاروں کا بھی تفصیلی علم حاصل ہے۔

۱۰۱۔ حضور ﷺ کا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دفن کرنے والوں کی خبر دینا

عَنْ اُم ذر رضی اللہ عنها قالت: لما حضرت أبا ذر الوفاة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لنفر انا فيهم ليموتن رجل منكم بفلاة من الارض يشهده عصابة من المؤمنين و ليس من أولئك النفر أحد الا و قد مات في قريته و جماعته فانا ذلك الرجل فابصرى الطريق فقلت أنّى و قد ذهب الحاج و نقطعت الطريق فبينا انا و هو كذلك اذا أنا برجال على رحالهم فاشحت بثوبى فأسرعوا الىَّ حتى وقفوا علىَّ فحضروه و قاموا عليه حتى دفنوه (۱)

ترجمہ: حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: انہوں سے کہا کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ان لوگوں سے جن میں میں تھا فرمایا تم میں سے ایک شخص بیابان سر زمین میں فوت ہوگا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے پاس آئے گی تو ان لوگوں میں کوئی فرد ایسا نہیں ہے جس نے آبادی اور جماعت میں وفات نہ پائی ہو البتہ ایک

---

(۱) البيهقى: دلائل النبوة باب ما جاء فى اخباره عن حال أبى ذر رضى الله عنه موته الخ الرقم:۲۷۲۳ جلد:۶ ص:۳۵۱ ص:۳۵۲ مطبوعه دار الحديث قاهره
السيوطى: خصائص الكبرىٰ باب اخباره ﷺ بحال ابى ذر رضى الله عنه جلد:۲ ص:۲۲۲ مطبوعه المكتبة الحقانية پشاور
ابن جوزى: الوفاء باحوال المصطفىٰ الباب الخامس عشر فى اخباره رسول الله ﷺ بالغائبات الرقم:۴۴۰ ص:۳۱۱ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت
النبهانى: حجة الله على العالمين: الباب السابع الفصل الاول اخباره ﷺ بشؤن بعض أصحابه رضى الله عنهم من المغيبات ص:۳۴۸ مطبوعه قديمى كتب خانه بالمقابل آرام باغ كراچى

میں ہی وہ شخص رہ گیا ہوں لہذا تم سرراہ انتظار کرو اس پر میں نے کہا اس زمانے میں لوگ کہاں آتے جاتے ہیں کیونکہ حجاج گزر چکے ہیں اور راستہ رک چکا ہے ہم اسی حال میں تھے اور وہ وفات پا چکے تھے کہ اچانک چند سواروں کو اونٹوں پر دیکھا اور میں نے ہاتھ اور کپڑے سے انہیں اشارہ کیا وہ لوگ تیزی کے ساتھ آ کر کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ٹھہر کر انہیں دفن کیا۔

حاصل کلام:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کئی سال قبل حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فوت ہونے کے مقام کی خبر دینا کہ وہ بیابان جگہ ہوگی اور پھر مسلمانوں کی ایک جماعت آ کر حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو دفن کرے گی کئی سال قبل دی گئی اس غیبی خبر کا حرف بحرف پورا ہونا اور حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کا بھی بار بار اس کا ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بھی عقیدہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے۔

۱۰۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اُمت کے اچھے اور برے اعمال کا پیش کیا جانا

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُهَا وَ سَیِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ (۱)

ترجمہ: حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر میری اُمت

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب المساجد باب النھی عن البصاق فی المسجد جلد:۱ ص:۲۰۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی

التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ الفصل الاول ص:۶۹ مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

احمدبن حنبل: المسند الرقم:۲۱۶۲۳ جلد:۵ ص:۸۸مطبوعہ دار الفکر بیروت

کے اچھے برے اعمال پیش کئے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال سے تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کر دینا پایا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تا قیامت جو بھی نبی کریم ﷺ کا اُمتی اچھا یا برا عمل کرے گا حضور ﷺ کو دکھا دیا جائے گا۔ اس سے واضح لفظوں میں ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ اپنے ہر امتی اور اس کے اعمال سے کلی طور پر خبردار ہیں۔ حضور ﷺ کی نگاہیں اندھیرے، اجالے، ظاہر، پوشیدہ، موجود و معدوم ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ جن کی آنکھ میں ''مـا زاغ'' کا سرمہ ہو ان کی نگاہیں ہمارے خواب و خیال سے بھی زیادہ تیز ہیں ہم خواب و خیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نگاہ سے ہر چیز کا مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ اسی لئے تو شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

یعنی وباشد رسول شما بر شما گواه زیرا که او مطلع است به نور نبوت رتبۂ ہر متدین بدین خود که در کدام درجه از دین من رسیده و حقیقت ایمان او چیست و حجابی که بدان از ترقی محجوب مانده است کدام است پس اور میشناسد گناہان شما را و درجات ایمان شما را و اعمال نیک و بد شما را و اخلاص و نفاق شما را (۱)

تُرجمہ: اور تمہارے رسول تم پر گواہ ہوں گے کیونکہ حضور اقدس نبوت کے نور کے سبب اپنے دین پر ہر چلنے والے کے رتبہ سے واقف ہیں کہ حضور ﷺ کے دین میں اس کا کتنا درجہ ہے اس کے ایمان کی حقیقت کیا اور جس پردے کے سبب وہ ترقی سے رک گیا ہے وہ کونسا

---

(۱) شاہ عبد العزیز دہلوی: تفسیر فتح العزیز المعروف به تفسیر عزیزی سورة البقرة پاره: ۲ جلد: ۲ ص: ۶۳۲ مطبوعه المکتبة الحقانیة کانسی روڈ پشاور

حجاب ہے تو حضور ﷺ تم میں سے سب کے ایمان کے درجوں کو جانتے ہیں اور تمہارے اچھے برے کاموں سے واقف ہیں اور تمہارے اخلاص اور نفاق پر مطلع ہیں۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و معني شهادة الرسول عليهم اطلاع على رتبة كل متدين بدنيه و حقيقته التي هو عليها من دينه و حجابه الذى هو به محجوب عن كمال دينه فهو يعرف ذنوبهم و حقيقة ايمانهم و اعمالهم و حسناتهم و سيئاتهم و اخلاصهم و نفاقهم و غير ذلك بنور الحق (۱)

ترجمہ: اور رسول اللہ کی ان پر شہادت کا مطلب ہر دین والے کے اس کے دینی رتبہ اور اس کی حقیقت پر اطلاع اور اس کے اس حجاب پر جس کے سبب وہ اپنے دینی کمال سے محجوب ہے۔ پس آپ لوگوں کے نور حق کے ساتھ گناہوں کو جانتے ہیں اور ان کے ایمان کی حقیقت کو ان کے اعمال کو اور ان کی نیکیوں کو اور خطاؤں کو اور ان کے اخلاص اور نفاق وغیرہ کو۔

۱۰۳۔ حضور ﷺ تمام اہلِ جنت و نار کے اسماء اور ان کے آباؤ اجداد و قبائل کے اسماء کو بھی جانتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِى يَدَيْهِ كتابان فقال تدرون ما هذا الكتابان قلنا لا يا رسول اللّٰه الّا ان تخبرنا فقال للذى فى يده اليمنىٰ هذا كتاب من رب العالمين فيه اسماءُ اهل الجنة و اسماء أبائهم و قبائلهم ثم اجمل علىٰ اٰخرهم فلا يزاد فيهم و لا

---

(۱) اسماعیل حقی: روح البیان زیر آیت و یکون الرسول علیکم شہیدًا (پارہ :۲، سورۃ البقرۃ آیت: ۱۴۳) جلد:۱ ص:۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

ینقص منهم ابدا ثم قال للذی فی شماله هذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل النار و اسماء اٰبائهم و قبائلهم ثم اُجمل علٰی اخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدًا (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم پر رسول اللہ تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں تو آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کتابیں کیسی ہیں تو ہم نے عرض کی کہ نہیں مگر یہ کہ آپ ہمیں خبر دیں تو آپ نے فرمایا یہ کتاب جو میرے دائیں ہاتھ میں ہے یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ اس میں تمام جنتیوں کے نام اوران کے آباؤ اجداد کے نام اوران کے قبیلوں کے نام درج ہیں۔ پھر اس کے اخیر پر میزان لگائی گئی اوران میں نہ زیادہ کیا جائے گا اور نہ کم کیا جائے گا ہمیشہ تک پھر فرمایا یہ جو کتاب میرے بائیں ہاتھ میں ہے یہ رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں تمام دوزخیوں کے نام ہیں اوران کے آباؤ اجداد کے نام اوران کے قبیلوں کے نام پھر ان کے اخیر میں میزان لگائی گئی نہ ان میں کچھ زیادہ کیا جائے گا اور نہ کم ہمیشہ تک۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے روز روشن کیطرح واضح ہو گیا کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کو ہر ایک بہشتی اور جہنمی کا علم دیا گیا۔ حضور ﷺ ہر ایک جنتی اور دوزخی کو اور اُس کے آباؤ اجداد کے ناموں کو اوران کے قبیلوں کو جانتے ہیں۔

---

(۱) التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب الایمان و القدر الفصل الثانی ص:۲۱ مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۶۵۶۳ جلد: ۲ص:۲۲۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:
کشف کردہ شد بر آنحضرت ﷺ حقیقت ایں امرو مطلع شد بر آں چنانکہ شبہ و خفائے ......و نوشتہ نہ واہلِ باطن و ارباب مکاشفہ گویند کہ وجوہ کتاب حق است و محمول بر حقیقت بے شائبہ مجاز و تاویل(۱)

ترجمہ: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس امر (یعنی دو کتابوں کا دستِ اقدس میں ہونا) کی حقیقت کھول دی گئی اور اس پر آپ اسی طرح باخبر ہو گئے کہ کسی طرح کا شبہ وخفا باقی نہ رہا...... اور اصحاب کشف وارباب باطن (صوفیاء عظام) کہتے ہیں کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں) کتاب کا پایا جانا بالکل سچ ہے اور ایسی حقیقت پر محمول ہے جو مجاز و تاویل کے شائبہ سے بالاتر ہے۔

اس حدیث مبارکہ کے تحت فقیہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:
"کوٹلی لوہاراں میں ایک منکرِ علم غیب نے حضور علیہ السلام کے علم کے متعلق مجھ سے سوال کیا۔ کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا علم بھی ہے کہ کوٹلی میں ایک فلاں نام کا آدمی ہوگا۔ میں نے کہا ہاں حضور علیہ السلام کو نہ صرف تیرا بلکہ تیرے باپ اور تیرے قبیلہ کا بھی علم ہے۔ اس نے کہا کہ کسی حدیث میں یہ پتہ درج ہے۔ میں نے مشکوٰۃ سے یہی حدیث دکھائی اور کہا کہ دونوں کتابیں جو حضور علیہ السلام کے پاس تھیں۔ ان میں اگر داہنے ہاتھ والی میں تمہارا نام نہ ہوا تو بائیں ہاتھ والی میں ضرور ہوگا۔ وہ دونوں کتابیں لاؤ۔ میں نکال دوں گا۔ تو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری ص: ۱۸۷ جلد: ۱۳ میں اس حدیث کی سند کو حسن فرمایا اور لکھا کہ یہ دونوں کتابیں صحابہ کو نظر آتی تھیں۔ واللہ اعلم (۲)

---

(۱) شاہ عبد الحق دہلوی: اشعۃ اللمعات جلد: ا ص: ۱۰۰ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
(۲) محمد شریف محدث کوٹلوی: دلائل المسائل ص: ۲۶۵ مطبوعہ فرید بکسٹال: ۳۸ اردو بازار لاہور

باب ہفتم:

احادیث مبارکہ سے علم غیب کُلی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر ایک سو سے زائد احادیث سے ثبوت پیش کیا جاچکا ہے اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کلی پر بھی دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر شے کا علم ہے ہر شے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر روشن ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں آپ ہر غیب پر مامون ہیں۔ ما کان (جو ہو چکا) و ما یکون (اور جو ہونے والا ہے) یہ سب کچھ باطلاع الہٰی، باعلام ربانی و بفیض سبحانی و بتوفیق رحمانی جانتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کلی بھی اللہ کے علم سے بعض ہے۔
بطور اجمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کلی پر کچھ دلائل احادیث طیبات سے پیش کیے جاتے ہیں:

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر چیز روشن ہوگئی اور آپ نے ایک ایک چیز کو پہچان لیا

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: احْتَبَسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ غَدَاۃٍ مِنْ صَلَاۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی کِدْنَا نَتَرَاءَی عَیْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِیْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاۃِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِی صَلَاتِہٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِہٖ فَقَالَ لَنَا: عَلٰی مَصَافِکُمْ کَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَیْنَا ثُمَّ قَالَ: أَمَا اِنِّی سَأُحَدِّثُکُمْ مَا حَبَسَنِی عَنْکُمُ الْغَدَاۃَ: أَنِّی قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَوَضَّأْتُ فَصَلَّیْتُ مَا قُدِّرَ لِی فَنَعَسْتُ فِی صَلَاتِی فَاسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا أَنَا بِرَبِّی تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی أَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ: رَبِّ لَبَّیْکَ قَالَ: فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰی؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِی رَبِّ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ: فَرَأَیْتُہٗ وَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ قَدْ وَجَدْتُ

بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ (ا)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ صبح کی نماز کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہوگئی اور ہم لوگوں نے آپ کا انتظار اس حد تک کیا کہ قریب تھا کہ آفتاب کی شعاعیں نظر آنے لگیں اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے تشریف لائے چنانچہ تکبیر کہی گئی اور آپ نے اختصار سے نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ نے با آواز بلند فرمایا جس طرح تم بیٹھے ہو اسی طرح صف بندی کئے ہوئے بیٹھے رہو پھر فرمایا میں اپنی تاخیر کا واقعہ تم کو سناتا ہوں پھر واقعہ سنایا (واقعہ یہ ہے.) رات کے وقت وضو کر کے جس قدر نماز میرے لئے مقدور تھی میں نے پڑھی اس کے بعد مجھے نیند آگئی اور میں نماز میں ہی سو گیا۔ یکا یک کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے رب کے حضور میں ہوں اور میں نے اپنے رب کو (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) نہایت اچھی صورت میں دیکھا (مجھ سے) ارشاد ہوا اے محمد! میں نے عرض کیا لبیک اے میرے پروردگار میں حاضر ہوں فرمایا اس وقت ملائکہ آسمانی کیا گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا مجھے معلوم نہیں تین مرتبہ یہی ارشاد ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے سینے پر رکھا حتیٰ کہ میں

(ا) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب تفسیر القرآن باب و من سورة صٓ الرقم: ۳۲۳۵ ص: ۹۵۹ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۲۱۷۰ جلد: ۵ ص: ۱۷۰ مطبوعه دار الفکر بیروت
ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم الرقم: ۵۷۶۷ جلد: ۵ ص: ۳۹۳ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه
التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ الفصل الثالث ص: ۷۱ ص: ۷۲ مطبوعه دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی پس ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

فوضع کفه بین کتفی فوجدت بردا نامله بین ثدیی فتجلی لی کل شی وعرفته (۱)

ترجمہ: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے سینے پر رکھا حتی کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی پس ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

حاصل کلام:

پہلی روایت کونقل کر کے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ (حَسَنٌ) صَحِيْحٌ (۲)

ترجمہ: ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا یہ حدیث (حسن) صحیح ہے۔

نوٹ: وہابیوں کے "محقق العصر" زبیر علی زئی نے بھی اس روایت کو "حسن" قرار دیا ہے۔ (۳)

---

(۱) السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر الماثور سورة صٓ آیت: ۶۹ جلد: ۵ ص: ۵۹۷ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

(۲) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب تفسیر القرآن باب و من سورة صٓ ص: ۹۲۰ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

(۳) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب تفسیر القرآن باب و من سورة صٓ ص: ۹۲۰ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

اس حدیث مبارکہ کے تحت شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"فتجلی لی کل شئ و عرفت"

پس ظاہر شد و روشن شد مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمه را(۱)

ترجمہ: "پس ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور (اکیلی اکیلی کر کے) میں نے پہچان لی" ہم پر ہر قسم کا علم ظاہر ہو گیا اور ہم نے سب کو پہچان لیا۔

احادیث مبارکہ کے الفاظ "فتجلی لی کل شیٔ وعرفت" پس مجھ پر کل شے (دنیائے کائنات کی ہر چیز) ظاہر ہوگئی اور میں نے اس کو (اکیلی اکیلی کر کے) پہچان لیا سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کلی حاصل ہے اگر اس فرمان عالی شان کو پڑھ کر بھی کوئی شخص کہے کہ نہیں کل شئ نہیں بعض شے کا علم تھا تو میں صرف چند جملے ہی کہہ سکتا ہوں کہ مصطفیٰ تو فرمائیں "کل شئ" اور نام نہاد مفتی، مولانا کہے بعض شے تو عاشقانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے چند سوال ہیں۔

۱۔ آپ نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ماننی ہے یا پرفتور کی ماننی ہے؟

۲۔ آپ نے سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ماننے ہے یا غدار کی ماننی ہے؟

۳۔ آپ نے "نبی" (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ماننی ہے یا پھر "غبی" کی ماننی ہے؟؟؟

۴۔ آپ نے "کریم" (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ماننی ہے یا رجیم کی ماننی ہے؟؟؟؟

ضرور سوچیئے گا کہ کہیں ہم حضور کو چھوڑ کر پرفتور، سرکار کو چھوڑ کر غدار، نبی کو چھوڑ کر غبی اور کریم کو چھوڑ کر رجیم کے پیچھے تو نہیں چلنا چاہ رہے۔

---

(۱) شاہ عبد الحق: اشعة اللمعات شرح مشکوة کتاب الصلوٰة باب المساجد و مواضع الصلوٰة جلد اول ص: ۳۴۲ مطبوعه مکتبه نوریه رضویه سکھر

۲۔ مشرق و مغرب کی کل شی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَتَانِی رَبِّی فِی أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ :یَا مُحَمَّدُ! فَقُلْتُ :لَبَّیْكَ رَبِّی وَ سَعْدَیْكَ فَقَالَ :فِیمَ یَخْتَصِمُ الْمَلأُ الأَعْلَی؟ قُلْتُ :(رَبِّ) لَا أَدْرِی فَوَضَعَ یَدَهُ بَیْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب میرے پاس نہایت اچھی (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عرض کیا میرے رب! حاضر ہوں فرمایا مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میرے رب میں نہیں جانتا۔ بس اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی اور مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب کچھ میں نے جان لیا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے سب کا علم ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کلی حاصل ہے۔

---

(۱) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب تفسیر القرآن باب و من سورۃ صٓ الرقم: ۳۲۳۴ ص: ۹۵۹ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
المنذری: الترغیب و الترھیب باب الترغیب فی صلاۃ الجماعۃ و ما جاء فیمن خرج یرید الجماعۃ فوجد الناس قد صلوا جلد: ۱ ص: ۱۵۹ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ،

۳۔ زمین وآسمان کی کل شئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَآئِش رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأَیْتُ رَبِّی عزوجل فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ تَلَا وَ کَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرَاهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ (۱)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ابن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا رب تعالیٰ نے پوچھا کہ مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا مولیٰ تو ہی بہتر جانے تب رب تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب کچھ میں نے جان لیا اور یہ آیت تلاوت کی ''ہم یونہی ابراھیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمینوں کے ملک دکھاتے ہیں تاکہ وہ یقین والوں میں ہوجائیں۔

---

(۱) دارمی: السنن کتاب الرؤیا باب فی رویته الرب تعالیٰ فی النوم الرقم: ۲۱۸۶ ص: ۲۹۲ مطبوعه دار ابن حزم بیروت
ابن القانع: معجم الصحابه باب العین الرقم: ۸۶ جلد: ۲ ص: ۳۷ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت
التبریزی: مشکوٰة المصابیح باب المساجد و مواضع الصلوٰة الفصل الثانی ص: ۶۹-۷۰ مطبوعه دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
خفاجی: نسیم الریاض جلد: ۲ ص: ۲۹۰ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کلی حاصل ہے۔

امام ملا علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

فعلمت ای بسبب وصول ذٰلك الفيض ما فى السمٰوٰت و الارض يعنى ما اعلمه الله تعالٰى مما فيها من الملٰئكة و الاشجار و غيرهما عبارة عن سعة علمه الذى فتح الله به عليه وقال ابن حجر اى جميع الكائنات التى فى السمٰوٰت بل وما فوقها كما يستفاد من قصة المعراج و الارض هى بمعنى الجنس اى و جميع ما فى الارضين السبع بل و ما تحتها كما افاده اخباره عليه السلام من الثور و الحوت الذى عليها الارضون كلها يعنى ان الله ارٰى ابراهيم عليه الصلٰوة و السلام ملكوت السمٰوٰت و الارض و كشف له ذٰلك و فتح على ابواب الغيوب (۱)

ترجمہ: اس فیض کے حاصل ہونے کے سبب سے میں نے وہ سب کچھ جان لیا جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تعلیم فرمایا اُن چیزوں میں سے جو آسمان وزمین میں ہیں ملائکہ اور اشجار وغیرھما میں سے یہ عبارت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسعت علم سے جو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف فرمادیا۔ علامہ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ "ما فی السمٰوٰت" سے آسمانوں بلکہ اُن سے بھی اوپر کی تمام کائنات کا علم مراد ہے جیسا کہ واقعہ معراج سے مستفاد ہے اور "الارض" بمعنی جنس ہے یعنی وہ

---

(۱) ملا علی قاری: مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:۲ص:۲۱۰ مکتبہ امدادیہ ملتان

تمام چیزیں جو ساتوں زمینوں میں بلکہ جو ان سے بھی نیچے ہیں سب معلوم ہو گئیں۔ جیسا کہ ثور وحوت کی خبر دینا جن پر سب زمینیں ہیں اس کو مفید ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آسمانوں اور زمینوں کے ملک دکھائے اور اس (آسمانوں اور زمینوں کے ملک کو) ان (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے لئے کشف فرما دیا اور مجھ پر (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) پر غیبوں کے دروازے کھول دیئے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

"فعلمت ما فی السمٰوٰت والارض" پس دانستم ہر چہ در آسمان ہا و ہر چہ در زمین بود عبارت است از حصُول تمامۂ علوم جزوی و کلی و احاطۂ آن و تلا و خواند آنحضرت مناسب این حال و بقصد استشهاد بر امکان آن این آیت را کہ وکذلك نری ابراهیم ملکوت السمٰوٰت والارض و ہمچنین نمودیم ابراهیم خلیل اللّٰہ علیہ الصلوٰۃ والسلام را ملک عظیم تمامہ آسمان ہا را و زمین را و لیکون من الموقنین و تاآنکہ گرد و ابراہیم از یقین کنندگان بوجود ذات و صفات و توحید و اہل تحقیق گفتہ اند کہ تفاوت است درمیان این دورو آیت زیرا کہ خلیل علیہ السلام ملک آسمان و زمین را دید و حبیب ہر چہ در آسمان و زمین بود حالی از ذوات و صفات و ظواہر و بواطن ہمہ را دید و خلیل حاصل شد مرد ریقین بوجوب ذاتی و وحدت حو بعد از دیدن ملکوت آسمان و زمین چنانکہ حال اہل استدلال و ارباب سلوك و محبان و طالبان میباشد

حبیب حاصل شد مراو را یقین و وصول الی اللہ اول پس ازان دانست عالم را و حقائق آنرا چنانکه شان مجذوبان و محبوبان و مطلوبان ست (۱)

ترجمہ: ''پس میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے'' یہ عبارت تمام جزئی وکلی علموں کے حاصل ہونے اور اس کے احاطہ کا بیان ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال کے مناسب بقصد استشہاد یہ آیت تلاوت فرمائی ''وکذلك نری'' یعنی اور ایسے ہی ہم نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام آسمانوں اور زمینوں کا ملک عظیم دکھایا تا کہ وہ ذات وصفات وتوحید کے ساتھ یقین کرنے والوں میں ہوں۔ اہل تحقیق نے فرمایا کہ ان دونوں روایتوں کے درمیان فرق ہے اس لئے خلیل علیہ السلام نے آسمان وزمین کا ملک دیکھا اور حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ زمین وآسمان میں تھا ذوات صفات ظواہر و باطن سب دیکھا اور خلیل کو وجوب ذاتی و وحدت حق کا یقین ملکوت آسمان وزمین دیکھنے کے بعد حاصل ہوا جیسا کہ اہل استدلال اور ارباب سلوک اور محبوں اور طالبوں کی حالت ہے اور حبیب پاک وصول الی اللہ اور یقین اوّل حاصل ہوا۔ پھر عالم اور اس کے حقائق کو جانا جیسا کہ مجذوبوں، مطلوبوں اور محبوبوں کی شان ہے۔

ملا علی قاری الحنفی کی شرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسعت علم کی کھلی دلیل ہے۔ رب تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ساتوں آسمانوں بلکہ اوپر کی تمام چیزوں اور زمینوں اور ان کے نیچے کہ ذرہ ذرہ اور قطرے قطرے بلکہ مچھلی اور بیل جن پر زمین قائم ہے ان سب کا علم کلی عطا فرمایا۔ اسی طرح شیخ محقق شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے ثابت ہوا کہ شیخ کے نزدیک حدیث

(۱) شاہ عبد الحق: اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ فصل الثانی جلد اول ص: ۳۳۳ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

مبارکہ سے مراد تمام کلی و جزئی علوم کا احاطہ عطا فرمانا ہے۔ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گذشتہ موجودہ اور تا قیامت ہونے والی ہر چیز کا علم دیا کیونکہ زمین پر لوگوں کے اعمال اور آسمانوں پر ان کے اعمال کے لئے فرشتوں کے یہ جھگڑے تا قیامت ہوتے رہیں گے۔ جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے۔

یہی حدیث مبارکہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے جس کی تخریج امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''الجامع الصحیح'' میں فرمائی ہے ملاحظہ ہو:

قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَو قَالَ: فِي نَحْرِي فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ (۱)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتی یا فرمایا اپنے سینے میں پائی اور میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا۔

اس اور مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

(۱) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب تفسیر القرآن باب و من صورة صٓ الرقم:۳۲۳۳ ص:۹۵۸ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

احمد بن حنبل: المسند الرقم:۳۴۸۴ جلد:۱ ص:۵۴۰، جلد:۵ ص:۳۴۰، الرقم: ۲۳۲۷۰ مطبوعه دار الفکر بیروت

ابن کثیر: التفسیر القرآن العظیم الرقم:۲۳۴۴، ۲۳۷۵ جلد:۲ ص:۲۵ ص:۲۶ جلد: ۳ ص:۱۴۹ الرقم: ۲۹۲۰ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

صالحی: سبل الهدی و الرشاد جلد:۱۰ ص:۱۰ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر الماثور سورة صٓ آیت:۶۹ جلد:۵ ص:۵۹۶ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

ذات وہ ذات ہے جس کو اللہ رب العالمین نے جمیع ممکنات و جمیع اشیاء و جملہ کائنات یعنی تمام ممکنات حاضرہ و غائبہ ''ماوجدہ ویوجدہ'' کا علم کلی مرحمت فرما دیا ہے۔

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدائے آفرینش وانتہاء کا کلی علم حاصل ہے

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رضی اللّٰه عنه يَقُوْلُ: قامَ فِينا النَّبِيُّ ﷺ مَقامًا فأخبرَنا عَنْ بَدْءِ الخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أهل الجَنَّةِ منازِلَهُمْ و أهْل النَّارِ مَنَازِلَهم حَفِظَ ذٰلكَ مَنْ حَفِظَهُ و نَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ (١)

ترجمہ: حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ قیام فرمایا پس ہم کو ابتداء پیدائش کی خبر دے دی یہاں تک کے جنتی لوگ اپنی منزلوں میں پہنچ گئے اور جہنمی اپنی (منزلوں) میں جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

حاصل کلام:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق کی ابتداء سے لیکر ان کے جنت اور دوزخ میں استقرار تک کے احوال بیان کیے اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی خبر دی۔

(۱) ابتدائے آفرینش کی (۲) دخول جنت تک کے حالات و واقعات کی پہلے ہی خبر ''ما کان'' اور دوسری خبر ''مَا يَكُون'' کی ہے۔

---

(١) البخاری: الصحیح کتاب بدء الخلق باب ما جاء فی قول اللّٰه تعالیٰ: و هو الذی یبدوأ الخلق الخ الرقم: ۳۱۹۲ ص: ۵۳۲ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

التبریزی: مشکوۃ المصابیح باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء علیهم السلام الفصل الاول ص: ۵۰۲ مطبوعه دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

یہ دوقسم کی خبر مستلزم ہے، علم "ما کان و مایکون" کو۔ پس رسول اللہ ﷺ کو "ما کان و مایکون" کا علم حاصل تھا اسی لئے تو خبر دی، اگر نہ ہوتا تو آپ کیسے خبر دیتے یہی تو علم کلی ہے۔

اس حدیث مبارکہ کی شرح میں امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وفی تیسیر ایراد ذلك فی مجلس واحد من خوارق العادة امر عظیم ویقرب ذلك مع کون معجزاته لا مریة فی کثرتها انه ﷺ اعطی جوامع الکلم و مثل هذا من جهة اخری ما رواه الترمذی من حدیث عبد اللّٰه بن عمرو ابن العاص خرج علینارسول ﷺ و فی یده کتابان فقال الذی فی یده الیمنی هذا الکتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة و اسماء آبائهم و قبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلا یزاد فیهم و لا ینقص منهم ابدا ثم قال للذی فی شماله مثله فی اهل النار (۱)

ترجمہ: حضور ﷺ کا ایک ہی مجلس میں روز قیامت تک کہ احوال وواقعات کا بیان فرمانا آپ کا عظیم معجزہ ہے اور آپ ﷺ کی شان جوامع الکلم کا آئینہ دار ہے۔ اور اس کی مثال ایک دوسری جہت سے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ کہ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں دائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا یہ کتاب رب تعالیٰ کی طرف سے ہے اس میں اہل جنت اور ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں ان پر کبھی بھی نہ کوئی نام زیادہ ہوسکتا ہے اور نہ کوئی کم ہوسکتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں اہل دوزخ کی نسبت اسی کی مثل بیان فرمایا:

---

(۱) ابن حجر عسقلانی: فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد:۶ ص:۲۹۱ مطبوعه دار النشر الکتب الاسلامیه لاہور

امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ المفاتیح میں لکھا ہے:

قال الطیبی حتی غایة اخبرنا ای مبتدئاً من بدء الخلق حتی انتهی الی دخول اهل الجنة الجنة و وضع الماضی موضع المضارع للتحقیق المستفاد من قول الصادق الامین و دل ذلك علی انه اخبر بجمیع احوال المخلوقات منذ ابتدائت الی ان تفنی الی ان تبعث (۱)

ترجمہ: طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "حتی اخبرنا" کی غایت کے لئے ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مخلوق کی پیدائش سے لیکر لوگوں کے جنت میں داخل ہونے تک کے بارے میں خبر دی اور یہاں ماضی مضارع کی جگہ ہے صادق اور امین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان گرامی سے حاصل ہونے والے تحقق کی وجہ سے یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مخلوقات کے تمام احوال از ابتداء تا انتہا اور دوبارہ اُٹھائے جانے تک کے بارے میں خبر دے دی۔

۵۔ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم کلی

عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ: صَلَّی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِیْبًا فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلَی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَ نَسِیَهُ مَنْ نَسِیَهُ (۲)

---

(۱) ملا علی قاری: مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:۱۱ ص:۴ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

(۲) الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء اخبر النبی ﷺ اصحابه بما هو کائن الی یوم القیامة الرقم:۲۱۹۱ ص:۲۶۳ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

نعیم بن حماد: الفتن کتاب الفتن باب ما کان من رسول اللّٰه ﷺ من التکلم و اصحابه من بعده فی الفتن هی کائنة الرقم:۱ ص:۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام (کلی) واقعات کی ہمیں خبر دی یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

حاصل کلام:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث مبارکہ پر "**مَا اَخْبَرَنَا النَّبِیُّ ﷺ اَصْحَابَهٗ بِمَا هُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ**" ترجمہ: "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قیامت تک کے تمام (کلی) واقعات کی خبر دے دی۔"

یہ باب قائم کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے کلی علوم عطا فرمائے تھے۔

یہی مذکورہ بالا روایت ایک دوسری سند سے حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے ملاحظہ:

عن المغیرة بن شعبة انه قال قام فینا رسول اللّٰه ﷺ مقامًا اخبرنا بما یکون فی امته الی یوم القیامة وعاه من وعاه و نسیه من نسیه (۱)

---

(۱) الهیثمی: مجمع الزوائد باب فیما اوتی من العلم ﷺ الرقم: ... جلد: .... ص: ....مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

السیوطی: الخصائص الکبریٰ ذکر المعجزات فیما اخبر به من الکوائن بعده فوقع کما اخبر جلد: ۲ ص: ۱۸۴ مطبوعه المکتبة الحقانیة محله جنگی پشاور

البیهقی: دلائل النبوة اخباره النبی ﷺ بالکوائن بعده و تصدیق اللّٰه جل ثناؤهٗ رسوله ﷺ فی جمیع ما وعده الرقم: ۲۵۸۶ جلد: ۶ ص: ۲۶۸ مطبوعه دار الحدیث قاهره

النبهانی: حجة اللّٰه علی العالمین الباب السابع الفصل الاول فی اخباره بالمغیبات الواقعه الخ ص: ۳۳۶ ص: ۳۳۷ مطبوعه قدیمی کتب خانه بالمقابل آرام باغ کراچی

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۳۳۳۴ جلد: ۵ ص: ۳۵۰، الرقم: ۲۳۳۶۹ جلد: ۵ ص: ۳۵۵، الرقم: ۲۳۴۶۵ جلد: ۵ ص: ۳۶۹ مطبوعه دار الفکر بیروت

ترجمہ: حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ کھڑے ہوئے اور قیامت تک جو کچھ آپ کی امت کرے گی آپ نے ان سب کی خبر ہمیں دے دی جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

رواہ احمد و الطبرانی و رجال احمد و رجال الطبرانی رجال عمر بن ابراھیم بن محمد و قد وثقة ابن حبان (۱)

ترجمہ: روایت کیا اسے احمد اور طبرانی نے اور احمد اور طبرانی کے رجال (رواۃ) عمر بن ابراہیم بن محمد کے رجال ہیں۔ اور اسے ابن حبان نے ثقہ کہا۔

مذکورہ بالا دونوں احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس کا علم کلی عطا فرمایا گیا اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات حتی کہ قیامت تک کے (کلی) واقعات بالتفصیل نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر تھے۔

۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کائنات کو مثلِ ہتھیلی ملاحظہ فرما رہے ہیں:

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ عزوجل قد رفع لی الدنیا فأنا أنظر الَیھَا و الی ما ھُوَ کائن فِیْھا الی یَومِ القِیٰمَۃِ کأنما أنظر الی کفی ھٰذِہٖ (۲)

---

(۱) الھیثمی: مجمع الزوائد

(۲) الھیثمی: مجمع الزوائد باب اخبارہ ﷺ بالمغیبات الرقم:۱۴۰۶۷ جلد:۸ ص: ۳۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

نعیم بن حماد: الفتن باب ما کان من رسول اللہ ﷺ من التکلم و أصحابہ من بعدہ فی الفتن التی ھی کائنۃ الرقم:۲ ص:۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو سامنے کیا اور میں دیکھ رہا ہوں اس میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک اس میں ہونے والا ہے جس طرح میں اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے روشن ہے کہ جو کچھ سماوات وارض میں اور جو کچھ قیامت تک ہوگا اس کا علم کلی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔

علامہ زرقانی شرح مواہب قسطلانی میں اسی حدیث شریف کے ضمن میں لکھا ہے:

﴿ان اللّٰہ قدر رفع﴾ أی أظهر و كشف ﴿لی الدنيا﴾ بحيث أحطت بجميع ما فيها ﴿فأنا أنظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة كانّما أنظر الٰى كفى

الاصفهانی: الترغيب والترهيب جلد:۲ص:۲۱۱مطبوعه دار الحديث قاهره

الهندی: كنز العمال الرقم: ۳۱۸۰۷ جلد:۱۱ ص:۱۷۰، الرقم:۳۱۹۲۸ جلد:۱۱ص: ۱۸۹ مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور

زرقانی: شرح مواهب اللدنيه المقصد الثامن الفصل الثالث فی انبائه ﷺ بالأنبائه المغيبات جلد:۱۰ ص: ۱۲۳مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت

ابو نعيم: حلية الاولياء حريک بن كريب جلد: ۶ص:۱۰۱ مطبوعه دار الكتاب العربی بيروت

السيوطی: خصائص الكبریٰ ذكر المعجزات فيما اخبر به من الكوائن بعده فوقع كما اخبر جلد:۲ ص:۱۸۵ مطبوعه المكتبة الحقانية محله جنگی پشاور

النبهانی: حجة اللّٰه على العالمين الباب السابع الفصل الاول فی اخباره بالمغيبات الواقعة قبل اخبار أو بعده ما عداء أشراط الساعة فقد ذكرتها فی آخر الكتاب ص: ۳۳۶ مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ بالمقابل كراچی

حقی: روح البيان جلد: ۴ص: ۵۱۵ زير آيت(۹-۸) سورة ابراهيم مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور

هذہ اشارة الی أنہٗ نظر حقیقةً دفع بِهٖ احتمال انه ارید با لنظر العلم (۱)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دُنیا ظاہر فرما دی اسی لئے میں نے دنیا کی ہر شئے کا احاطہ کرلیا۔ پس میں دنیا کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کی طرف۔ یہ اشارہ اس طرف ہے کہ (حدیث میں) نظر سے حقیقۃً دیکھنا مراد ہے یہ مراد نہیں کہ نظر سے مراد صرف اس کے معنی مجازی ہوں، یعنی محض جاننا۔

حدیث مبارکہ اور اس کی شرح سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دنیا ظاہر فرمائی اور آپ نے جمیع مـا فیھـا کا احاطہ کرلیا اور یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے حدیث قدسی میں تو یوں آتا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں کسی کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو:

فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ (۲)

ترجمہ: میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت لکھتے ہیں:

وَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰهِ سَمْعًا لَه سَمِعَ الْقَرِیْبَ وَ الْبَعِیْدَ وَ اِذَا صَارَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَصَرًا لَهٗ رَأَی الْقَرِیْبَ وَ الْبَعِیْدَ (۳)

---

(۱) زرقانی: شرح مواھب اللدنیه الفصل الثالث فی انبائه جلد ۱۰ ص ۱۲۳ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

(۲) البخاری: الصحیح کتاب الرقاق باب التواضع الرقم: ۶۵۰۲ ص ۱۱۲۷ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

(۳) فخر الدین رازی: تفسیر کبیر جلد: ۲۱ ص: ۹۱

ترجمہ: جب اللہ کے جلال کا نور بندے کے کان بن جاتا ہے تو بندہ قریب اور بعید کی بات سُن لیتا ہے۔ اور جب یہی نُور بندے کی آنکھ بن جاتا ہے تو بندہ قریب اور بعید کو دیکھ لیتا ہے۔

اس حدیث قدسی اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ولی (دوست) اسی کی قوت سے سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ قدرتِ خداوندی قرب و بعد کا فرق نہیں رکھتی جب اللہ تعالیٰ کا ایک ولی دور و نزدیک کو دیکھتا سنتا ہے تو سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مقدسہ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

۷۔ دنیا و آخرت میں ہونے والے کلی امور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش

امیر المؤمنین خلیفہ اول افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

أصبح رسول الله ﷺ ذات يوم فصلَّى الغداةَ ثم جلس حتى اذا كان من الضُّحى ضحكَ رسولُ الله ﷺ ثم جلس مكانه حتى صلَّى الأُولى و العصر و المغرب كل ذلك لا يتكلم حتى صلى العشاء الآخرة ثم قام الى أهله فقال الناسُ لأبى بكرٍ ألا تسأل رسولَ الله ﷺ ما شأنُه؟ صنع اليوم شيئاً مايصْنَعُهُ قطّ قال فسأله فقال نعم عُرض عليَّ ما هو كائن من أمر الدنيا و أمر الآخرة (۱)

ترجمہ: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا فرمائی پھر آپ اسی جگہ بیٹھ گئے حتی کہ چاشت کا وقت آ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ بیٹھے مسکرائے یہاں تک کے آپ نے ظہر، عصر اور مغرب ادا فرمائی (اس دوران) کسی کے ساتھ کوئی گفتگو نہ فرمائی پھر عشاء ادا

---

(۱) احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۱۵ جلد: ۱ ص: ۴۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت

فرمائی پھر اُٹھ کر اہل خانہ کے پاس تشریف لے گئے لوگوں نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کیا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آج کے عمل کے بارے میں دریافت نہیں کریں گے کہ پہلے کبھی آپ نے ایسا عمل نہیں فرمایا۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ہاں! دنیا و آخرت میں ہونے والے تمام امور میرے اوپر پیش کئے گئے (یعنی ان کے بارے میں پیشگی آگاہ کیا گیا)۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے واضح لفظوں میں ثابت ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں ہونے والے تمام امور کلی معاملات و واقعات سے واقف و آگاہ ہیں۔

دیوبندی مسلک کے ''مولانا'' (فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی) محمد ہارون معاویہ نے لکھا ہے کہ:

''صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھ کر تقریر شروع کی یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا، ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر عصر تک پھر تقریر کی، اس کے بعد عصر کی نماز پڑھی۔ اس سے فارغ ہو کر غروب آفتاب تک پھر تقریر کا سلسلہ جاری رہا۔ اس طویل خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہو گا یعنی آغاز آفرینش سے لے کر قیامت تک کے واقعات، پیدائش عالم، علامات قیامت، فتن، حشر و نشر سب کچھ سمجھایا۔ صحابہ کہا کرتے تھے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ، بہت کچھ بھول گئے، بعض کو بہت کچھ یاد ہے ان واقعات میں کوئی واقعہ پیش آ جاتا تو ہم کو ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے کسی شخص کی صورت ذہن سے اتر جاتی ہے، پھر اس کو دیکھ کر یاد آ جاتی ہے۔''(۱)

---

(۱) ہارون معاویہ دیوبندی: خصوصیات مصطفی ﷺ جلد دوم ص: ۲۴۱ مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار ایم۔ اے جناح روڈ کراچی

۸۔ مشرق سے لیکر مغرب تک ساری زمین کا حضور ﷺ کو کلی علم

عن ثوبان رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ان اللّٰہ زوی لی الارض فرأیت مشارق الارض ومغاربھا (۱)

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب فصل امارات الساعۃ ص: ۳۹۰ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
حاکم: المستدرک کتاب الفتن و الملاحم الرقم: ۸۵۲۲ جلد: ۵ ص: ۳۶۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی
التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل سید المرسلین صلوٰۃ اللّٰہ و سلامہ علیہ الفصل الاول ص: ۵۱۲ مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
الترمذی: الجامع الصحیح کتاب ابواب الفتن باب ما جاء فی سُؤالِ النبیؐ ﷺ ثلاثا فی اُمتہ الرقم: ۲۱۷۶ ص: ۷۵۸ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
الھیثمی: مجمع الزوائد باب فی قولہ تعالیٰ او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم بأس الرقم: جلد: ۷ ص: ۲۲۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
قسطلانی: مواھب اللدنیہ جلد: ۳ ص: ۹۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
ابوداؤد: السنن کتاب الفتن باب ذکر الفتن و دلائلھا الرقم: ۴۲۵۲ ص: ۸۳۸ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
القضاعی: مسند الشھاب ترجمۃ الباب: ۷۰۶، الرقم: ۱۱۱۳، جلد: ۲ ص: ۱۲۶ مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیہ دمشق
الھندی: کنز العمال الرقم: ۳۱۳۷۳ ص: ۱۱، جلد: ۱۱ ص: ۱۰۶، الرقم: ۳۱۷۵۸ ص: ۱۲۵ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفیٰ الباب الخامس عشرفی اخبار رسول اللّٰہ ﷺ بالغائبات الرقم: ۴۳۸ ص: ۳۱۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
احمدبن حنبل: المسند الرقم: ۲۲۵۱۵ جلد: ۵ ص: ۲۲۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت
البیھقی: دلائل النبوۃ باب ما جاء فی اخبارہ بما دعا لأمتہ و بما أجیب فیہ الخ الرقم: ۲۹۵۱ جلد: ۶ ص: ۴۶۱-۴۶۲ مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ
قاضی عیاض مالکی: الشفاء الفصل الرابع و العشرون ما أطلع علیہ من الغیوب جلد: ۱، ص: ۲۹۴ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ساری زمین سمیٹ دی پس میں نے زمین کے مشرق اور مغرب کو دیکھ لیا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا معاملہ ہی واضح فرمادیا اور یہ دیکھا وہ نہ دیکھا جیسے جملے جو مخالفین علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں سب کا قطعی فیصلہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کل زمین سمیٹ کر کل شی دکھادی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وسیع مشاہد کو "اِنَّ" کی تاکید کے ساتھ بیان فرمایا کہ کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کلی کے بارے میں کوئی شک نہ رہے۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت ان الفاظ سے مروی ہے:

عن شداد بن أوس: أن النبی ﷺ قال: ان اللّٰہ عزوجل زوی لی الارض حتی رأیت مشارقھا و مغاربھا (۱)

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ساری (کل) زمین سمیٹ دی پس میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

---

(۱) احمد بن حنبل: المسند الرقم:۱۷۱۱۴-۱۷۱۱۵ جلد:۴ ص:۵۳، الرقم:۲۲۵۱۵ جلد:۵ ص:۲۲۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت

ابن جوزی: الوفاء بأحوال المصطفیٰ الباب الخامس عشر فی اخبار رسول اللہ ﷺ بالغائبات الرقم:۴۳۸ ص:۳۱۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

زرقانی: شرح مواہب اللدنیہ الفصل الثالث فی انبائہ ﷺ بالانباء المغیبات جلد:۱۰ ص:۱۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الفصل السادس الاخبار عن المغیبات جلد:۱ ص:۲۳۴ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور

۹۔ فضائے آسمانی میں اگر کوئی پرندہ پر بھی مارتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا علم بھی رکھتے ہیں

عَنْ أبی ذر قَالَ: لقد تر کْنَا رَسُولُ اللّٰہ ﷺ وَمَا یُحَرِّكُ طائرٌ جناحیہ فِی السَّماء الاَّ ذکرنا مِنہ عِلمًا (ا)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے بیان نہ فرمادیا ہو۔

(ا) احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۱۴۱۹ جلد: ۵ ص: ۵۴ مطبوعه دار الفكر بیروت

السیوطی : الخصائص الکبریٰ ذکرت المعجزات فیما اخبر به من الكوائن بعد فوقع کما اخبر جلد:۲ ص۱۸۴ مطبوعه مكتبة الحقانية پشاور

زرقانی: شرح مواهب اللدنیه المقصد الثامن الفصل الثالث فی انبائه ﷺ بالانباء المغیبات جلد:۱۰ ص:۱۲۶ مطبوعه دار الكتب العلمیه بیروت

ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم الرقم:۲۸۷۶ جلد:۳ ص:۱۸ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

نبهانی: حجة اللّٰه علی العالمین الباب السابع الفصل الاول فی اخباره بالمغیبات الواقعة قبل الاخبار الخ ص:۳۳۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا حضور ﷺ کو علم کلی حاصل ہے جیسا کہ علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کی شرح میں تحریر فرمادیا ہے:

﴿لقد ترکنا رسول اللہ ﷺ﴾ ای ذھب عنا و انتقل الی الآخرۃ من بین اظھرنا و لم یدع شیئاً الا بیّنہٗ لنا بحیث لا یخفی علیناشیٔ من بعدہ و کان قد خطب قبل موتہ خطبا اطال فیھا مرۃ من الصباح الی الظھر و مرۃ من الظھر الی قبیل الغروب لم یدع شیئاً الا بیّنہ لاصحابہ (وما یحرك طائر جناحیہ فی السماء) ای فی الجو و ھو کنایۃ عن بیان کل شیٔ (الا ذکرنا منہ علما) و فی نسخۃ الا ذکرنا منہ علما ای تذکرنا من طیرانہ علما یتعلق بہ فکیف بغیرہ مما یھمنا فی الارض؟ و ھذا تمثیل لبیان کل شیء تفصیلاً تارۃ و اجمالاً اخری (۱)

ترجمہ: اور حضرت ابوذر نے کہا جو مشہور صحابی ہیں اس حدیث میں جسے احمد اور طبرانی وغیرہما نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ کہ "ہم نے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑا" یعنی آپ ﷺ ہمارے پاس سے دار آخرت کی طرف منتقل ہو گئے اور آپ نے کوئی شے نہ چھوڑی مگر اسے ہمارے لیے بیان کر دیا یوں کہ آپ کے بعد ہم پر کوئی شے مخفی نہ رہی اور آپ نے اپنے وصال سے پہلے ایک مرتبہ ایسا خطاب فرمایا کہ اس میں آپ نے صبح سے ظہر تک طول دیا اور ایک مرتبہ ظہر سے غروب سے کچھ پہلے تک۔ نہ چھوڑی آپ نے کوئی شے مگر اسے اپنے صحابہ کے لیے بیان کر دیا (اور پرندے آسمان میں

---

(۱) خفاجی: نسیم الریاض فصل فیما اطلع علیہ من الغیوب و ما یکون جلد ۳ ص ۱۵۲ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

اپنے پر نہیں ہلاتے) یعنی فضا میں اور وہ ہر شے کے بیان سے کنایہ ہے (مگر آپ نے ہمارے لیے اس کا علم ذکر کر دیا) اور ایک نسخہ میں مگر ہمیں اس سے علم ذکر کیا یعنی اس کے اڑنے سے متعلق علم ہمیں ذکر کیا تو کیسے ذکر کیا ہوگا اس کے غیر کا ان چیزوں سے جو زمین میں ہمارے لیے اہم ہوتی ہیں اور یہ تمثیل ہے ہر شے کے بیان کی کبھی تفصیلاً اور کبھی اجمالاً۔

اسی روایت کی شرح میں امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و هذا تمثيل لبيان كل شئ تفصيلا تارة و اجمالاً أخرى (١)

ترجمہ: یہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز بیان فرمادی کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً۔

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی شروح سے روز روشن کیطرح واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کلی حاصل ہے۔

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا روایت کو حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے:

عن ابی درداء رضی اللّٰہ عنہ قال: لقد تركنا رسول اللّٰہ ﷺ وَمَا فِي السَّمَاءِ طائرٍ يطير بجناحيه الا ذكرنا مِنهُ علمًا (٢)

ترجمہ: حضرت ابودرداء نے کہا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا اس حال میں کہ آسمان میں کوئی پرندہ اپنے پروں کے ساتھ اڑتا ہوگا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا علم بیان کر دیا۔

---

(١) زرقانی: شرح مواهب اللدنيه الفصل الثالث فی انبائه ﷺ بالأنباء المغيبات جلد:١٠ ص:١٢٦ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت

(٢) الهيثمی: مجمع الزوائد الرقم:١٣٩٧٣ كتاب علامات النبوة باب فيما أوتی من العلم ﷺ جلد: ٨ ص: ٢٣٧ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا روایت کو ان الفاظ سے بھی نقل کیا ہے:

لقد ترکنا رسول اللّٰہ ﷺ و ما یتقلب فی السماء طائر الا ذکرنا منه علمًا(۱)

ترجمہ: تحقیق ہم نے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑا اس حال میں کہ آسمان میں کوئی پرندہ نہیں پلٹتا مگر آپ نے اس کا ہمیں علم ذکر کر دیا ہے۔

۱۰۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو چاہو مجھ سے پوچھو میں بتاؤں گا

حضرت سیدنا انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَت الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَقَامَ عَلى الْمِنبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ فَذَكَرَ أَنَّ فِيها أُمُورًا عِظامًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأل فَلا تَسْأَلُونِی عَنْ شَیْءٍ الَّا أَخبَرْتُكُمْ ما دُمْتُ فی مَقامی هَذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فی الْبُكاءِ و أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنی فَقامَ عَبْدُ اللّٰهِ بنُ حُذَافَةَ السَّهْمِیُّ فَقالَ: مَنْ أَبِی؟ قالَ: أَبُوكَ حُذَافَة ثُمَّ اكثَرَ أنْ يقُولَ: سَلُونی فَبرك عُمَرُ عَلی رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِيْنا بِا للّٰهِ رَبًّا و بالاسلام دينًا و بِمُحَمَّدٍ نبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قال: عُرِضَتْ عَلَیَّ الجَنَّةُ و النَّارُ اٰنِفًا فِی عُرْضِ هذا الحائِطِ فَلَمْ أَرَ كالْخَيْرِ والشَّرِّ (۲)

---

(۱) احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۱۴۹۵ جلد: ۵ ص: ۲۵ مطبوعه دار الفکر بیروت

(۲) البخاری: الصحیح کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب وقت الظهر عند الزوال الرقم: ۵۴۰ ص: ۹۱ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفضائل جلد: ۲ ص: ۲۶۳ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

احمدبن حنبل: المسند الرقم: ۱۲۶۵۹ جلد ۳ ص: ۲۱۱ مطبوعه دار الفکر بیروت

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے وقت باہر تشریف لائے نماز ظہر ادا فرمائی اور منبر پر رونق افروز ہو گئے اور قیامت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس دن بڑے بڑے واقعات رونما ہوں گے۔ پھر فرمایا جو کوئی کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے پوچھ لے تم جس کے متعلق بھی مجھ سے پوچھو گے تمہیں بتاؤں گا جب تک میں اس جگہ ہوں۔ لوگوں نے زاروقطار رونا شروع کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو مجھ سے سوال کرو۔ عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور سوال کیا میرا باپ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت فرمانے لگے مجھ سے پوچھو مجھ سے پوچھو حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دو زانو بیٹھ کر کہنے لگے ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ پھر فرمایا ابھی میرے سامنے اس دیوار کے عرض میں جنت اور دوزخ پیش کی گئی پس میں نے اس کی مثل خیر (جنت) اور شر (دوزخ) نہیں دیکھی۔

وہابیوں کے ''نواب اہلحدیث'' وحید الزمان حیدر آبادی اس حدیث مبارکہ کی شرح میں لکھتا ہے:

''آپ کو خبر پہنچی تھی کہ منافق لوگ امتحان کے لئے آپ سے سوالات کرنا چاہتے ہیں اس لئے آپ کو غصہ آیا اور فرمایا کہ جو تم چاہو وہ مجھ سے پوچھ لو عبد اللہ بن حذافہ کو لوگ کسی اور کا بیٹا کہتے اس لئے اس نے پوچھا کہ واقعی میرا باپ کون تھا۔''(۱)

ایک روایت جو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ اَشْیَآءَ کَرِھَھَا فَلَمَّا اُکْثِرَ علیہِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: سَلُوْنِی عَمَّا شِئْتُم قَالَ رَجُلٌ: مَنْ اَبِی؟ قَالَ: أبُوْكَ

(۱) وحید الزمان: تیسیر الباری جلد: ۱ ص: ۳۶۹ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

حُذَافَةُ فقامَ آخرُ فَقالَ: مَنْ أَبِی یا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ: أَبُوكَ سالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَةَ فَلَمَّا رَأٰی عُمَرُ مَا فِی وَجْھِہٖ قالَ: یا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! انّا نَتُوْبُ الٰی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (۱)

وہابیوں کے "نواب اہلحدیث" وحید الزمان حیدر آبادی نے اس روایت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"ابو موسیٰ اشعریؓ سے (روایت ہے کہ انہوں نے) کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتیں پوچھیں کہ آپ کو برا معلوم ہوا جب بہت پوچھا تو آپ کو غصہ آگیا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا (اچھا یونہی سہی) اب جو چاہو پوچھتے جاؤ ایک شخص (عبد اللہ بن حذافہ) نے کہا میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر دوسرا کھڑا ہوا (سعد بن سالم) کہنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا غلام جب حضرت عمر نے آپ کے چہرہ مبارک کے غصہ کو دیکھا تو کہنے لگے یا رسول اللہ ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔"

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

عَنِ الزُّھْرِیِّ: أَخْبَرَنِی أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللّٰہ عنہ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّی الظُّھْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَ ذَكَرَ أَنَّ بَینَ یَدَیْھَا أُمُوراً عِظَامًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ یَسْأَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْأَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰہِ لا تَسْأَلُونِی عَنْ شَیْءٍ اِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِہٖ مَا دُمْتُ

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب العلم باب الغضب فی الموعظة و التعلیم اذا رأی ما یکرہ الرقم:۹۲ ص:۲۱، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة باب ما یکرہ من کثرة السوال و من تکلف ما لا یعنیة الرقم:۷۲۹۱ ص: ۱۲۵۴ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

المسلم: الصحیح کتاب الفضائل جلد: ۲ص: ۲۶۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

فِی مَقَامِی هٰذا قَالَ أنسٌ: فَأَكْثَرَ الأنصارُ البُكاءَ وَ اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِی فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: النَّارُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِی يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَبُوْكَ حُذَافَةُ قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِی سَلُوْنِی (۱)

حضرت زہری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ سورج ڈھلے باہر تشریف لائے نماز ظہر ادا فرمائی جب سلام پھیر لیا تو منبر پر کھڑے ہو گئے قیامت کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں بڑے بڑے امور ہیں پھر فرمایا جو کسی شے کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہے وہ سوال کرے اللہ کی قسم تم مجھ سے کسی خبر کے بارے میں سوال نہیں کرو گے مگر میں تمہیں جب تک یہاں ہوں اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے زارو قطار رونا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ بار بار فرمانے لگے مجھ سے پوچھو؟ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا دوزخ میں۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ کثرت سے فرمانے لگے مجھ سے پوچھو (کچھ بھی پوچھنا چاہتے ہو)! مجھ سے پوچھو! (جو کچھ بھی پوچھنا چاہتے ہو)۔

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة باب ما یکرہ من کثرۃ السوال من تکلف ما لا یعنیه الرقم: ۷۲۹۴ ص: ۱۲۵۴-۱۲۵۵ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

حاصل کلام:

ان احادیث مبارکہ سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ حضور ﷺ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس کا علم کلی رکھتے ہیں۔ علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ ان احادیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

هذا تمثيل لبيان كل شيء تفصيلاً و اجمالاً اخرى (۱)

ترجمہ: یہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی کریم رؤف رّحیم ﷺ نے ہر چیز (کل شیء) بیان فرمادی کبھی تفصیلاً اور کبھی اجمالاً۔

مخالفینِ علم مصطفیٰ ﷺ یہ کہا کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا فرمان عالی شان "سلونی عما شئتم" (مجھ سے جس چیز کے بارے میں چاہو پوچھ لو) مسائل شرعیہ سے متعلق ہے؟

مخالفینِ علم مصطفیٰ ﷺ کا یہ موقف اور دعویٰ سراسر باطل اور بے سروپا ہے کیونکہ حضور ﷺ کا یہ فرمانِ عالی شان آپکے علم کلی سے متعلق ہے اگر اس فرمان عالی شان کو مسائل شرعیہ تک محدود کر دیا جائے تو سوال و جواب کی نوعیت میں کافی فرق پڑ جائے گا۔ کیونکہ حضور ﷺ سے جو سوالات پوچھے گئے تھے ان کا تعلق مسائل شرعیہ سے نہیں بلکہ براہِ راست سرکار کریم ﷺ کے علم سے ہے۔ عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ یہی سوال ایک دوسرے شخص نے کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ شیبہ کا آزاد کردہ غلام سالم ہے۔ کسی کے نسب کا تعین سوائے ماں کے کوئی نہیں کرسکتا حتی کے باپ بھی وثوق سے نہیں بتاسکتا کہ یہ میرا نطفہ ہے۔ لیکن قربان جائیں سرکارِ دوعالم ﷺ پر جنہوں نے اپنے علم غیب کلی کی بنا پر ان افراد کے نسب کا تعین بھی فرمادیا۔

---

(۱) خفاجی: نسیم الریاض فصل و من ذٰلک ما اطلع علیہ من الغیوب جلد۳ ص ۱۵۲ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

ایک شخص نے سوال کیا میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اس مقام پر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ کسی کا جنتی یا دوزخی ہونا میں کیا جانوں؟ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ سوان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف موت و حیات کا علم رکھتے ہیں بلکہ آخرت کو بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ سوان احادیث مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حال و مستقبل کے جمیع وکلی علوم غیبیہ سے واقف ہیں۔

۱۱۔ دجال سے جہاد کرنے والوں اوران کے باپ دادوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انی لأعرف أسمآءَ هم و اسمآء آباء هم و ألوَانَ خیولهم خیرُ فوارسَ او من خیر فوارس علی ظهر الارض (۱)

ترجمہ: میں ان کے (دجال کذاب سے جہاد کرنے والوں کے) نام، ان کے باپ دادوں کے نام اوران کے گھوڑوں کے رنگ بھی پہچانتا ہوں۔ وہ اس وقت روئے

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب الفتن باب فصل فی قتال الروم جلد:۲ ص:۳۹۲ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

احمد بن حنبل: المسند الرقم:۳۶۴۳ جلد:۱ ص:۵۶۴ مطبوعه دار الفکر بیروت

التبریزی: مشکوٰة المصابیح کتاب الفتن باب الملاحم الفصل الاول ص:۴۶۷ مطبوعه دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

قسطلانی: مواهب اللدنیه المقصد الثامن الفصل الثالث فی انبائه ﷺ بالانباء المغیبات جلد:۳ ص:۹۵ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

زرقانی: شرح مواهب اللدنیه الفصل الثالث فی انباء بالانباء المغیبات جلد:۱۰ ص:۱۲۴، ص:۱۲۵ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

زمین پر سب سے اچھے شہسوار ہوں گے یا اچھے شہسواروں میں سے ہوں گے۔

ایک روایت جس کو امام احمد بن حنبل نے اپنی المسند میں نقل کیا ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

انی لأعلم أسماءَ ھم و أسماء آبائھم و الوانَ خیولھم، ھم خیرُ فوارس علی ظھر الارض یومئذٍ (۱)

ترجمہ: بے شک میں ان کے اور ان کے باپ دادوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ۔ وہ اس دن روئے زمین پر سب سے بہتر شہسوار ہوں گے۔

حاصل کلام:

ان احادیث مبارکہ سے چند باتیں ایسی ثابت ہوئیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب کلی جانتے ہیں:

پہلی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دجال کذاب سے جہاد کرنے والوں کے نام اور ان کے باپ دادوں کے نام بھی جانتا ہوں۔

دوسری: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کذاب سے جہاد کرنے والوں کے گھوڑوں کے رنگ بھی پہچانتا ہوں۔

تیسری: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اس وقت روئے زمین کے بہترین گھڑسوار ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سب کچھ فرمانا آپکے علم غیب کلی پر واضح ثبوت ہے۔ جس پر امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی بھی گواہی پیش خدمت ہے۔

---

(۱) احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۳۱۴۶ جلد: ۱ ص: ۶۳۲ مطبوعہ دار ا لفکر بیروت

فیہ مع کونہ من المعجزات دلالۃ علی ان علمہ علیہ السلام محیط بالکلیات و الجزئیات من الکائنات وغیرھا (۱)

ترجمہ: اس حدیث مبارکہ میں معجزہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس پر بھی دلالت ہے کہ حضور ﷺ کا علم مبارک کلی اور جزئی کے واقعات کو گھیرے ہوئے ہے۔

۱۲۔ کائنات کی ہر شئ (کل شئ) علم مصطفیٰ ﷺ میں

حضرت سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ شَیءٍ لَمْ أَکُنْ أُرِیتُہُ الاَّ رَأیتُہُ فِی مَقَامِی حَتَّی الجَنَّۃَ و النَّارَ (۲)

ترجمہ: جو جو چیزیں مجھے نہیں دکھائی گئی تھیں وہ سب چیزیں میں نے دیکھ لیں۔ یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو دیکھ لیا۔

۱۳۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے کل شئ کا علم عطا فرمایا گیا

ایک روایت جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

فوضع یدہ بین ثدیی و بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدیی فعلمنی کل شئ (۳)

---

(۱) ملا علی قاری: مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:۱۰ ص:۱۵۱

(۲) البخاری: الصحیح کتاب العلم باب من اجاب الفتیاہ باشارۃ الید و الرأس الرقم:۸۶ ص:۲۰، کتاب الوضوء باب من لم یتوضا الا من الغشی المثقل الرقم:۱۸۴ ص:۳۶، کتاب الجمعۃ باب من قال فی الخطبۃ بعد الثناء اما بعد الرقم:۹۲۲، ص:۱۴۸ کتاب الکسوف باب صلاۃ النساء مع الرجال فی الکسوف الرقم:۱۰۵۳ ص:۱۷۰، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ الرقم:۷۲۸۷ ص:۱۲۵۳ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
السیوطی: خصائص الکبریٰ باب تجلئ ملکوت السموات و الارض ﷺ جلد: ۲ ص:۱۴۷ مطبوعہ مکتبۃ الحقانیۃ پشاور

(۳) السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر الماثور سورۃ صٓ آیت:۶۹ جلد:۵ ص:۵۹۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان میں رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے (کائنات) کی ہر چیز کا علم (کلی) عطا فرمایا۔

﴿۱﴾ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِیُّ ﷺ خُطْبَةً ما تَرَكَ فیها شَیْئاً الی قیامِ السَّاعَةِ الَّا ذَكَرَهُ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ انْ كُنْتُ لَأَرَی الشَّیْءَ قَدْ نَسِیتُ فَأَعرِفُهُ كما یَعْرِفُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ اذا غابَ عَنْهُ فَرآهُ فَعَرَفَهُ (۱)

ترجمہ: تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا خطاب کیا کہ اس میں آپ نے قیامت قائم ہونے تک کوئی شے نہ چھوڑی کہ جس کا ذکر نہ کیا ہو۔ جان لیا اسے جس نے جان لیا اور نہ جانا اسے جس نے نہ جانا بے شک میں ضرور دیکھتا ہوں کسی شے کو جسے میں بھول چکا ہوں تو اسے پہچان لیتا ہوں جیسے آدمی آدمی کو پہچان لیتا ہے جو اس سے غائب ہو چکا ہو پھر جب دیکھے تو اسے پہچان لیتا ہے۔

﴿۲﴾ مسلم اور ابوداؤد میں یہی روایت ان الفاظ سے مروی ہے:

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ: قَامَ فِینَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا فَمَا تَرَكَ شَیْئًا یَكُوْنُ فی مَقَامِهِ ذٰلِكَ الی قِیَامِ السَّاعَةِ الَّا حَدَّثَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَ نَسِیَهُ من نَسِیَهُ

---

(۱) البخاری: الصحیح کتاب القدر باب وکان امر اللّٰه قدرا مقدورًا الرقم:۶۶۰۴ ص:۱۱۴۱ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

احمد بن حنبل: المسند الرقم:۲۳۳۳۴ جلد:۵ ص:۳۵۰ مطبوعه دار الفکر بیروت

النبهانی: حجة اللّٰه علی العالمین الباب السابع الفصل الاول فی اخباره بالمغیبات الواقعة قبل الأخبار أو بعده الخ ص:۳۳۷-۳۳۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه بالمقابل آرام باغ کراچی

قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِی هٰؤُلَاءِ وَ انَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّیْءُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجهَ الرَّجُلِ اذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اذَا رَآهُ عَرَفَهُ (١)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور اس جگہ پر کوئی بات آپ نے نہیں چھوڑی جو قیامت تک ہوگی مگر وہ بیان فرمادی۔ یادرکھا جس نے اسے یادرکھا اور بھول گیا جو اسے بھول گیا میرے یہ ساتھی اس بات کو جانتے ہیں اور جب ان میں سے کوئی چیز واقع ہوتی ہے تو مجھے بھی یاد آ جاتی ہے جیسے کوئی ایسے آدمی کے سامنے بیان کرے جو موجود نہ ہو پھر جیسے اسے دیکھے تو جان لے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں:

﴿٣﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

اخبرنی رسول اللہ ﷺ بما هو كائن الى ان تقوم الساعة فما منه شیء الا قد سألته الا انی لم اسأله ما يخرج اهل المدينة من المدينة (٢)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو کچھ قیامت کے قائم ہونے تک ہونے والا ہے کے بارے میں خبر دے دی۔ پس اس میں سے کوئی شئ ایسی نہیں کہ جس کے بارے میں

---

(١) المسلم: الصحيح كتاب الفتن و اشراط الساعة باب فصل فی امارات الساعة جلد:٢ ص:٣٩٠ مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ کراچی

ابوداؤد: السنن كتاب الفتن و الملاحم باب ذكر الفتن و دلائلها الرقم:٤٢٤٠ ص:٨٣٦ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض

احمد بن حنبل: المسند الرقم:٢٣٣٣٢ جلد:٥ ص:٣٥٠ مطبوعه دار الفكر بيروت

حاكم: المستدرك كتاب الفتن و الملاحم الرقم:٨٢٧٥ جلد:٥ ص٣٩٥ مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ کراچی

(٢) المسلم: الصحيح كتاب الفتن و اشراط الساعة فصل فی امارات الساعة جلد:٢ ص:٣٩٠ مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ کراچی

میں نے حضور ﷺ سے سوال نہ کیا ہو ما سوائے اس کے کہ اہل مدینہ کو مدینہ منورہ سے کون سی شے نکالے گی۔

حاصل کلام:

ان سب احادیث میں سے ہر ایک سرکار کریم ﷺ کے علم کلی پر دلیل ہے۔ اور ان میں ہر حدیث مبارکہ سے واضح لفظوں سے ثابت ہوا کہ کائنات میں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایک ایک کر کے نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ جانتے ہیں۔

پہلی روایت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو جو چیزیں پہلے مجھے نہیں دکھائی گئیں تھیں وہ سب چیزیں مجھے دکھادی گئیں یہاں تک جنت بھی دکھادی گئی اور دوزخ بھی دکھادی گئی۔

دوسری روایت میں حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے کائنات کی ہر چیز کا علم (کلی) عطا فرمایا۔

تیسری اور چوتھی روایت میں نبی کریم ﷺ نے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا وہ سب کچھ ایک ایک کر کے بیان فرما دیا۔ حتی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جو چیزیں ہمیں بھول چکی تھیں جب وہ واقع ہوتی ہیں تو ہمیں یاد آجاتی ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا۔

حدیث نمبر چار میں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا اس میں سے کوئی چیز نہیں جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال نہ کیا ہوا اور حضور ﷺ نے سب کے جواب ارشاد فرمائے ایک سوال میں نے نہ پوچھا کہ اہل مدینہ کو مدینہ طیبہ سے کونسی چیز نکالے گی۔ ان سب احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کو علم غیب کلی حاصل تھا۔

منکرینِ علمِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایک اشکال اور اس کا ازالہ:

منکرین علم مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کہتے ہیں کہ تم اہلسنت و جماعت جو یہ احادیث مبارکہ پیش کرتے ہو کہ جن میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک ہی مقام پر کھڑے ہو کر یا ایک ہی دن میں یا ایک ہی نشست میں ابتداء سے لے کر انتہا تک یعنی لوگوں کے پیدا ہونے سے جنت یا دوزخ میں جانے تک کے بارے سارے حالات و واقعات کا ذکر فرما دینا۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ یا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ کہ زمانہ متناہیہ میں امورِ کثیرہ غیر متناہیہ کا بیان کرنا محال ہے؟؟؟ لہٰذا ان سب احادیث مبارکہ سے مراد بڑی بڑی باتیں یعنی امور عظام ہیں یا شریعت کے مسائل!

ازالہ:

اللہ تعالیٰ اپنے مقرب اور برگزیدہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کو بطور معجزہ و کرامت طیِ مکانی اور طیِ زمانی کے کمالات سے سرفراز فرماتا ہے اور حضور پرنور شافع یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے یہ کمالات بدرجہ اتم عطا فرمائے ہیں۔ جن احادیث کیطرف معترض نے اشارہ کیا ہے یا ہم نے نقل کی ہیں (مثلاً حدیث نمبر ۴، ۵ کی جز نمبر (۱) ۷ یا حدیث نمبر ۱۲ کی جز (۱)، (۳)) وہ بھی طیِ مکانی اور طیِ زمانی کی جامعیت کا مظہر ہیں۔

طیِ مکانی کیا ہے؟

کروڑوں اربوں میل کی وسعتوں پر محیط مسافتوں کو ایک جنبشِ قدم میں سمٹ آنے کو اصطلاحاً "طیِ مکانی" کہتے ہیں۔

طیِ زمانی کیا ہے؟

سالوں اور صدیوں پر محیط وقت کو چند لمحوں میں سمٹ آنے کو اصطلاحاً "طیِ زمانی" کہتے ہیں۔

قرآن مجید سے طیِ مکانی کا ثبوت:

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے سوال کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ (۱)

ترجمہ: سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اُس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہوکر حاضر ہوں۔ (کنز الایمان)

ملکہ سبا بلقیس کا تخت حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے دربار سے سینکڑوں میل دور تھا کئی مفسرین نے اس سے بھی زیادہ لکھا ہے۔

وہابیوں کے ''حافظ'' صلاح الدین یوسف نے لکھا ہے کہ:

''وہ یقیناً ایک جن ہی تھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابلے میں غیر معمولی قوتوں سے نوازا ہے۔ کیونکہ کسی انسان کے لئے چاہے وہ کتنا ہی زور آور ہو یہ ممکن نہیں کہ وہ بیت المقدس سے مآرب یمن (سبا) جائے اور پھر وہاں سے تختِ شاہی اُٹھا لائے اور ڈیڑھ ہزار میل کا یہ فاصلہ جسے دو طرفہ شمار کیا جائے تو تین ہزار میل بنتا ہے ۳،۴ گھنٹے میں طے کر لے۔'' (۲)

جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی نے لکھا ہے:

''حضرت سلیمانؑ کے دربار کی نشست زیادہ سے زیادہ تین چار گھنٹے کی ہوگی۔ اور بیت المقدس سے سبا کے پایۂ تخت مآرب کا فاصلہ پرندے کی اڑان کے لحاظ سے بھی کم از کم ڈیڑھ ہزار میل کا تھا۔'' (۳)

---

(۱) پارہ: ۱۹ سورۃ النمل آیت: ۳۸

(۲) صلاح الدین یوسف: تفسیر احسن البیان ص: ۲۹۷ مطبوعہ دار السلام لاہور

(۳) مودودی: تفہیم القرآن جلد: ۳ ص: ۵۷۶ طبع نہم ۱۹۷۶ء مطبوعہ مکتبہ تعمیر انسانیت اندرون موچی دروازہ لاہور

ملکہ بلقیس کا تخت جو کہ سینکڑوں بلکہ ڈیڑھ ہزار میل کے فاصلے پر تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ بلقیس کا تخت شاہی اس کے دربار میں پہنچنے سے پیشتر میرے سامنے حاضر ہونا چاہیے تو ایک بڑا جن کھڑا ہوا اور اس نے کہا:

اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ مِنۡ مَّقَامِكَ وَ اِنِّیۡ عَلَیۡهِ لَقَوِیٌّ اَمِیۡنٌ (۱)

ترجمہ: کہ وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بے شک اس پر قوت والا امانت دار ہوں۔ (کنز الایمان)

اس آیت مقدسہ سے واضح لفظوں میں ثابت ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار کے ایک جن کو قاعدہ طئ مکانی کے تحت یہ قدرت حاصل تھی کہ وہ دربار برخاست ہونے سے پہلے سینکڑوں بلکہ کئی مفسرین کے بقول ڈیڑھ ہزار میل کی مسافت سے تختِ بلقیس لا کر حاضر کر دے۔

لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے بھی جلدی لانے کی خواہش ظاہر کی تو حضرت آصف بن برخیا اُٹھے اور انہوں نے کہا:

اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡكَ طَرۡفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ (۲)

ترجمہ: کہ میں اُسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان علیہ السلام نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔ (کنز الایمان)

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا کا یہ حال کہ پلک جھپکنے سے قبل تختِ شاہی ملکہ سبا بلقیس کا حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے دربار میں حاضر کر

---

(۱) پارہ:۱۹ سورۃ النمل آیت:۳۹

(۲) پارہ: ۱۹ سورۃ النمل آیت:۴۰

دیا۔ یہ ''طئ مکانی'' کی ایک ناقابل تردید دلیل ہے کہ فاصلہ سمٹ گیا اگر اس کا صدور سیدنا سلیمان علیہ السلام کے وزیر حضرت آصف بن برخیار سے ہوسکتا ہے تو اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے اولیاء کرام رحمہم اللہ کے کمالات کی کیا حد ہوگی! اور خود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام وکمالات کی کیا حد ہوگی۔

طئ مکانی پر فتاویٰ شامی میں لکھا ہے کہ:

و طی المسافة منه لقوله علیه السلام زویت لی الارض و یدل علیه ما قالوا فیمن کان فی المشرق و تزوج امراة بالمغرب فاتت بولد یلحقه وفی التتارخانیة ان هذه المسئلة توید الجواز (۱)

ترجمہ: اور راستہ طے کرنا بھی اسی کرامت میں سے ہے حضور کے فرمانے کی وجہ سے کہ میرے لئے زمین سمیٹ دی گئی۔ اس پر وہ مسئلہ دلالت کرتا ہے جو فقہاء نے کہا کہ کوئی شخص مشرق میں ہو اور مغرب میں رہنے والی عورت سے نکاح کرے پھر وہ عورت بچہ جنے تو بچہ اس مرد سے ملحق ہوگا اور تاتارخانیہ میں ہے کہ یہ مسئلہ اس کرامت کے جائز ہونے کی تائید کرتا ہے۔

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب جمال الاولیاء میں ''محمد الحضرمی مجذوب'' کے تذکرہ میں لکھا ہے:

''آپ ابدال میں سے تھے آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے۔۔۔ ایک شخص نے آپکی دعوت کی اور شہد پیش کیا آپ نے تناول فرما کر یہ فرمایا شہد کو محفوظ رکھو کہ میں لوٹ آؤں اور کوئی پندرہ منٹ غائب رہ کر

---

(۱) ابن عابدین: فتاوی شامی باب المرتد مطلب کرامات اولیاء جلد: ۳ص: ۳۳۷ مطبوعه مکتبه رشیدیه کوئٹه

لوٹ آئے اور فرمایا ہم نے اسرو دین منبولی پر نماز پڑھی اور اُن کو دفن کر دیا ہے پھر باقی شہد تناول فرمایا آپ کی وفات ۹۰۷ھ میں ہوئی" (۱)

حضرت محمد الحضر ومی مجذوب کا بیک وقت تیس شہروں میں خطبہ دینا اور جمعہ نماز پڑھنا اور کئی شہروں میں بیک وقت قیام کرنا اس پر واضح دلیل ہے کہ آپ کے لئے زمین سمٹ گئی۔

قرآن مجید سے طئ زمانی کا ثبوت

قرآن مجید میں طئ زمانی کا ثبوت اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کے حوالے سے یوں بیان کیا ہے۔ اصحاب کہف تقریباً تین سو نو سال تک وہ ایک غار میں لیٹے رہے اور جب سو کر اُٹھے تو انہیں گمان ہوا گویا وہ محض ایک دن یا دن کا کچھ حصہ سوئے رہے ہیں۔ قرآن مجید نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا ہے:

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (۲)

ترجمہ: ان میں ایک کہنے والا بولا تم یہاں کتنی دیر رہے ہو کچھ بولے ایک دن رہے یا دن سے کم۔ (کنز الایمان)

تقریباً تین سو نو سال گزر جانے کے باوجود انہیں یوں گمان ہوا کہ وہ ایک یا آدھ دن سو پائے ہیں اور ان کے اجسام پہلے کی طرح تر و تازہ اور توانا تھے۔ طئ زمانی پر یہ قرآن مجید سے نا قابل تردید مثال ہے۔

حدیث مبارکہ سے طئ زمانی کا ثبوت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى داؤد علیه

---

(۱) اشرف علی تھانوی: جمال الاولیاء ص: ۱۸۸ مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بون ضلع مظفر نگر

(۲) پارہ:۱۵ سورۃ الکہف آیت: ۱۹

السلام القُرآنُ فَکانَ یَأمُرُ بِدَوَآبِّهِ فَتُسْرَجُ فَیَقرَأُ القُرآنَ قَبلَ أنْ تُسْرَجَ دَوَآبُّهُ وَلا یَأکُلُ الاَّ مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور پڑھنا آسان کیا گیا تھا۔ آپ اپنے جانوروں پر زِین کسنے کا حکم فرماتے پس زِین کس جاتی آپ پڑھنا شروع کرتے اور زین کس چکنے سے پہلے آپ زبور ختم فرما لیتے اور اپنے کسب سے کھاتے (یعنی زرہ بنا کر)۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کے لئے طیِ زمانی کو یعنی زمانے کو طے وبسط کرتا ہے۔ زمانہ کبھی تھوڑا ہو جاتا ہے اور کبھی بہت زیادہ تھوڑا ہو جاتا ہے۔

امام ملا علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ اسی مذکورہ بالا روایت کی شرح میں لکھتے ہیں:

قال التور بشتی یرید بالقرآن الزبور لانه قصد اعجازه من طریق القرأة و قد دل الحدیث علیٰ ان اللّٰه تعالیٰ یطوی الزمان لمن یشاء من عباده کما یطوی المکان لهم و هذا باب لا سبیل الی ادراکه الا بالفیض الربانی (۲)

ترجمہ: تورپشتی نے کہا کہ (اس حدیث میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے زبور مراد لیتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے اس کی قرأت کی رو سے معجزہ ہونے کا قصد کیا ہے اور تحقیق حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے سے جس کے لیے چاہے زمانہ مختصر کر

---

(۱)البخاری: الصحیح کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللّٰه تعالی و آتینا داؤد زبوراالخ الرقم: ۳۴۱۷ ص: ۵۷۴ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

التبریزی: مشکوٰة المصابیح بابُ بدأ الخلق و ذکر الانبیاء علیهم السلام الفصل الاول ص: ۵۰۸ مطبوعه دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

خفاجی: نسیم الریاض جلد: ۲ص: ۱۵۸ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان

(۲) ملا علی قاری: مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المفاتیح جلد: ۵ص: ۳۳۴

دیتا ہے جیسا کہ ان کے لیے مسافت مکانی مختصر کر دیتا ہے اور یہ ایسا باب ہے جس کے ادراک کی طرف فیض ربانی کے بغیر کوئی راستہ نہیں۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ:

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک رکاب میں قدم رکھتے دوسری تک پیر مبارک جاتے جاتے قرآن ختم کر دیتے تھے۔''(۱)

آخر میں دیوبندی مسلک کے ''حکیم الامت مجدد الملت'' اشرف علی تھانوی کا حوالہ پیش خدمت ہے جو ہمارے موقف کی بھرپور تائید کرتا ہے۔

''فرمایا جب کوئی عارف کوئی کام کرتا ہے اُس کو خدا کی طرف سے وسعت زمانی مرحمت ہوتی ہے۔ حضرت امام العارفین امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر قریب باون سال کے تھی اور تصانیف اُن کی بے شمار ہیں اتنی مدت میں غیر ممکن ہیں یہ وسعت زمانی تھی یونہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک رکاب میں قدم مبارک رکھتے تھے اور دوسری تک پیر جاتے جاتے قرآن ختم کر دیتے عالم خلق وامر سب خدا کے دست (قدرت) میں ہے۔''(۲)

منکرین علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد وعناد ہے۔ اسی لئے وہ ہر چیز میں نقص ڈھونڈتے ہیں، باقی رہا جمیع احوالِ مخلوقات کو ایک مجلس میں بیان فرما دینا یہی تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے۔ کیا قدرت نبوی اور طاقت رسالت سے یہ بعید ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

جتنی بھی روایات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں یا ایک نشست میں یا ایک دن

---

(۱) امداد اللّٰہ مہاجر مکی: شمائم امدادیہ حصہ دوم ص: ۶۹ مطبوعہ مدنی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

(۲) اشرف علی تھانوی: امداد المشتاق الیٰ اشرف الاخلاق ملفوظ: ۱۷۲، ص: ۹۳ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور

میں ابتداء سے لیکر قیامت تک سب احوال کی خبر دی گئی ہے میں الفاظ عموم موجود ہیں جو تخصیص کے مخالف ہیں علاوہ ازیں بطور طیِ زمانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کم وقت میں شرح وبسط سے سب کچھ بیان فرمادیا۔

جیسا کہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و فی تیسیر ایراد ذلك فی مجلس واحد من خوارق العادة امر عظیم و یقرب ذلك مع كون معجزاته (۱)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی مجلس میں روز قیامت تک کے احوال وواقعات کا بیان فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ ہے۔

۱۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا علم کلی

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

و اللّٰه ما ترك رسول اللّٰه ﷺ من قائد فتنة الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معه ثلث مائة فصاعدًا قد سماه لنا باسمه و اسم ابیه و اسم قبیلته (۲)

ترجمہ: خدا کی قسم! نہیں چھوڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنہ چلانے والے کو دنیا کے ختم ہونے تک جن کی تعداد تین سو سے زیادہ تک پہنچے گی مگر ہم کو اس کا نام اس کے باپ کا نام اس کے قبیلے کا نام بتادیا۔

---

(۱) ابن حجر عسقلانی: فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد:۶ ص:۲۹۱ مطبوعه دار النشر الکتب الاسلامیه لاہور

(۲) ابوداؤد: السنن کتاب الفتن و الملاحم باب ذکر الفتن و دلائلها الرقم: ۴۲۴۳ ص:۸۳۶ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

التبریزی: مشکوٰة المصابیح باب الفتن الفصل الثانی ص:۴۶۳ مطبوعه دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

النبهانی: حجة اللّٰه علی العالمین الباب السابع الفصل الاوّل فی اخباره بـ لمغیبات الواقعة قبل الاخبار أو بعده الخ ص:۳۳۷ مطبوعه قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک پیدا ہونے والے ایک ایک فتنہ پرور شخص کو ہی نہیں بلکہ اس کے نام کو بھی جانتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے آباء کے ناموں کو بھی جانتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت تک پیدا ہونے والے ہر ایک فتنہ پرور اس کے اور اس کے باپ کے اسماء ان کے خاندانوں اور ان کی تعداد تین سو سے زائد ہو گی یہ سب کچھ ارشاد فرمانا آپکے علم کلی پر واضح اور روشن دلیل ہے۔

۱۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اولین وآخرین کا علم حاصل ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے:

فاورثنی علم الاولین و الآخرین و علمنی علوما شتی فعلم اخذ علی کتمانه اذ علم انه لا یقدر علی حمله غیری و علم خیرنی فیه و علم أمرنی بتبلیغه الی العام و الخاص (۱)

ترجمہ: مجھے علم اولین اور علم آخرین کا وارث بنایا اور مختلف علوم کی مجھے تعلیم دی۔ ایک علم وہ ہے کہ جس کا چھپانا مجھ پر لازم قرار دیا کیونکہ وہ ایسا علم ہے جس کو میرے بغیر کوئی نہیں اُٹھا سکتا دوسرا علم وہ ہے جس کے بتانے اور چھپانے میں مجھے اختیار دیا۔ تیسرا علم وہ ہے جس کے متعلق یہ حکم ہوا کہ خاص و عام کو تبلیغ کر دو۔

دیوبندی مسلک کے ''حجۃ الاسلام'' مولوی محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے:

علمت علم الاولین و الآخرین (۲)

اس حدیث مبارکہ سے بھی ثابت ہوا کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم الاولین (یعنی پہلوں کا علم) و علم الآخرین (یعنی پچھلوں کا علم) علم کلی حاصل ہے۔

---

(۱) حقی: تفسیر روح البیان زیر آیت سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ جلد: ۵ ص: ۱۴۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۱) قاسم نانوتوی: تحذیر الناس ص ۵، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

باب ہشتم:

حضور ﷺ کو علم ”ما کان و ما یکون“ حاصل ہے

(۱)حدثنی ابو زید قال صلی بنا رسول اللّٰہ ﷺ الفجر و صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظھر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فأخبرنا بما کان و ما ھو کائن فأعلمنا أحفظنا (۱)

ترجمہ: حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا پھر حضور ﷺ منبر سے اترے نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہو کر خطبہ شروع کیا یہاں تک عصر کی نماز کا وقت ہو گیا حضور ﷺ نیچے تشریف لائے اور عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر اپنا خطبہ جاری فرمایا اور یہ خطبہ غروب آفتاب تک جاری رہا۔ اس طویل خطبہ میں حضور ﷺ نے ہمیں (بما کان) جو کچھ پہلے گزر

---

(۱) المسلم: الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب فصل فی امارات الساعۃ جلد:۲ ص:۳۹۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

احمد بن حنبل: المسند الرقم:۲۲۹۵۱ جلد:۵ ص:۲۹۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت

البیھقی: دلائل النبوۃ (بالفاظ مختلفہ) باب اخبار النبی ﷺ بالکوائن بعدہ و تصدیق اللّٰہ جل ثناؤہ رسولہ ﷺ فی جمیع ما وعدہ الرقم:۲۵۸۷ جلد: ۶ ص: ۲۶۹ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

السیوطی: الخصائص الکبریٰ ذکر المعجزات فیما اخبر بہ من الکوائن بعدہ فوقع کما اخبر جلد:۲ص:۱۸۴ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ پشاور

النبھانی: حجۃ اللّٰہ علی العالمین الباب السابع الفصل الاول فی اخبارہ بالمغیبات الواقعۃ الخ ص:۳۳۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب فی المعجزات الفصل الاول ص:۵۴۳ مطبوعہ دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

چکا تھا کی خبر دی اور (ما کائن) جو کچھ ہونے والا تھا اس کی بھی خبر دی ہم سے بڑا عالم وہ ہے جسے یہ خطبہ زیادہ یاد ہے۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے روز روشن کیطرح واضح وعیاں ہو گیا کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کو ما کان و ما یکون (یعنی جو کچھ ہو چکا ہے اور جو آئندہ قیامت تک ہونے والا ہے) سب کا علم ہے۔ اگر مخالف علم غیب مصطفیٰ ﷺ اس حدیث مبارکہ کو پڑھ کر بھی حضور ﷺ کے علم ما کان و ما یکون کا انکار کرے تو اس کی بدنصیبی و بدبختی ہے۔

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرِیْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ رَاعِیْ حَتّٰی اِنْتَزَعَهَا فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَاَقْعٰی وَ اسْتَثْفَرَ وَ قَالَ قَدْ عَمَدْتُ اِلٰی رِزْقٍ رَّزَقَنِیْهِ اللّٰهُ أَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ یُخْبِرُ کُمْ بِمَا مَضٰی وَمَا هُوَ کَائِنٌ بَعْدَ کُمْ قَالَ فَکَانَ الرَّجُلُ یَهُوْدِیًّا فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ وَ اَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ ﷺ (۱)

---

(۱) احمد بن حنبل: المسند الرقم:۸۰۹۹ جلد:۲ ص:۴۱۵ مطبوعه دار الفکر بیروت
التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب المعجزات الفصل الثانی ص: ۵۴۱ مطبوعه دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
الهیثمی: مجمع الزوائد کتاب علامات النبوة باب اخبار الذئب بنوّته ﷺ الرقم:۱۴۰۸۳ جلد:۸ ص:۳۷۰ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت
ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفیٰ باب الثانی فی ذکراعلام الوحش بنبوته الرقم:۱۸۸ ص:۱۵۵ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت
قرطبی: التذکرة فی احوال الموتی و امور لآخرة باب امور تکوین بین یدی الساعة جلد:۲ ص:۲۴۷ ص: ۲۴۸ مطبوعه دار ابن کثیر دمشق
ابن کثیر: البدایة والنهایة قصّة الذئب و شهادته بالرسالة جلد: ۲

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ایک چرواہے کی طرف آیا۔ اس نے بکریوں کے ریوڑ سے ایک بکری پکڑی چرواہے نے بھیڑیے کو ڈھونڈا یہاں تک کہ اس بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور اپنی دم اپنے دونوں پیروں کے درمیان کی اور کہا میں نے اس رزق کا ارادہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا تھا اور میں نے اس کو لے لیا پھر تو نے مجھ سے چھڑا لیا، چرواہے نے تعجب سے کہا خدا کی قسم میں نے آج کی طرح کبھی بھیڑیا کلام کرتے نہیں دیکھا بھیڑیے نے کہا اس سے زیادہ تعجب انگیز ایک شخص کا حال ہے جو دو سنگستانوں کے درمیان کھجور کے درختوں (مدینہ طیبہ) میں ہے وہ شخص گذشتہ اور آئندہ یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو آئندہ تمہارے بعد ہوگا (دنیا و عقبیٰ میں) سب کی خبریں دیتے ہیں۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا چرواہا یہودی تھا یہ واقعہ دیکھ کر خدمت بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ سنایا اور اسلام لے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خبر کی تصدیق فرمائی۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ سے بھی واضح لفظوں میں ثابت ہوا کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام گذشتہ و آئندہ یعنی ما کان و ما یکون کا علم حاصل ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ جانوروں میں درندہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ما کان و ما یکون جانے اور بیان کرے مگر صد افسوس کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کا دعویٰ کرنے والا ابھی تک علم ما کان و ما یکون میں کفر و شرک کے فتوے داغ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسوں کے لئے کیا خوب فرمایا ہے:

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ (۱)

---

(۱) پارہ:۹ سورۃ الاعراف آیت: ۱۷۹

ترجمہ: وہ چوپائیوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر گمراہ وہی غفلت میں پڑے ہیں۔ (کنز الایمان)

امام ملا علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

یخبرکم بما مضی ای بما سبق من خبر الاولین من قبلکم وما ھو کائن بعد ای من نبأ الآخرین فی الدنیا و من احوال الاجمعین فی العقبی (۱)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ اور آئندہ تم سے پہلوں اور تمہارے بعد والوں کی دنیا اور عقبیٰ کے جمیع احوال کی خبر دیتے ہیں:

(۳) علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے زیر آیت:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (۲)

روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال علیہ السلام: علمت ما کان و ما سیکون لانہ شاھد الکل و ما غاب لحظة و شاھد خلق آدم علیہ السلام و لأجلہ (۳)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے سب کچھ جان لیا جو کچھ ہو چکا اور جو ہو رہا ہے اور ہوگا۔ مخالفین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "**عالم ما کان و ما یکون**" کا عقیدہ رکھنے کو کفر و شرک سے تعبیر کرتے ہیں اور وجہ یہ بتاتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ سے خاص ہے۔ مخالفین کا یہ کہنا

---

(۱) ملا علی قاری: مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح جلد:۱۰ ص:۱۵۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

(۲) پارہ :۲۶ سورة الفتح آیت :۹

(۳) حقی: تفسیر روح البیان جلد: ۹ ص۲۳ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

شان الوہیت سے نا آشنا، عقل وعلم کے پست، نام کے توحید پرست اللہ تعالیٰ کے علم غیر متناہی وغیرہ محدود کو "ما کان و ما یکون" کے تین زمانوں کی حدود میں محدود ماننے کے مترادف ہے۔

ملا علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر:

فان من جودك الدنيا و ضرتها

ومن علومك علم اللوح وَالْقَلَمِ (۱)

کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے:

وكون علومهما من علومه عليه السلام ان علومه تتنوع الى الكليات و الجزئيات و حقائق و معارف و عوارف تتعلق بالذات و الصفات و علمهما يكون نهرا من بحور علمه و حرفا من سطور علمه (۲)

ترجمہ: اور لوح وقلم کے علوم حضور ﷺ کے علوم کے بعض اس لئے ہیں کہ حضور ﷺ کے علوم منقسم ہیں جزئیات اور کلیات اور حقائق اور معرفت اور ان معرفتوں کی طرف جن کا تعلق ذات اور صفات سے ہے۔ لہٰذا لوح وقلم علم حضور ﷺ کے علوم کے دریاؤں کی ایک نہر ہے اور حضور ﷺ کے علوم کی سطروں کا ایک حرف ہے۔

---

(۱) بوصیری: قصیدہ بردہ ص ۱۸۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

(۲) ملا علی قاری
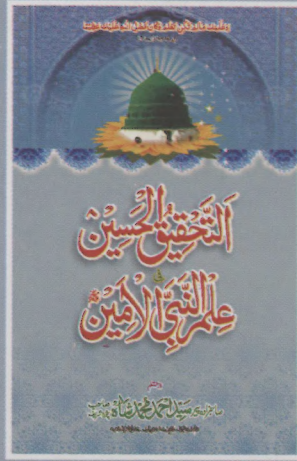
قصر عارفاں پیر چورہ شریف سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ

0300-4522933